عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں ڈوب کر سجایا گیا ایک حسین گلدستہ

مجموعہ درود شریف

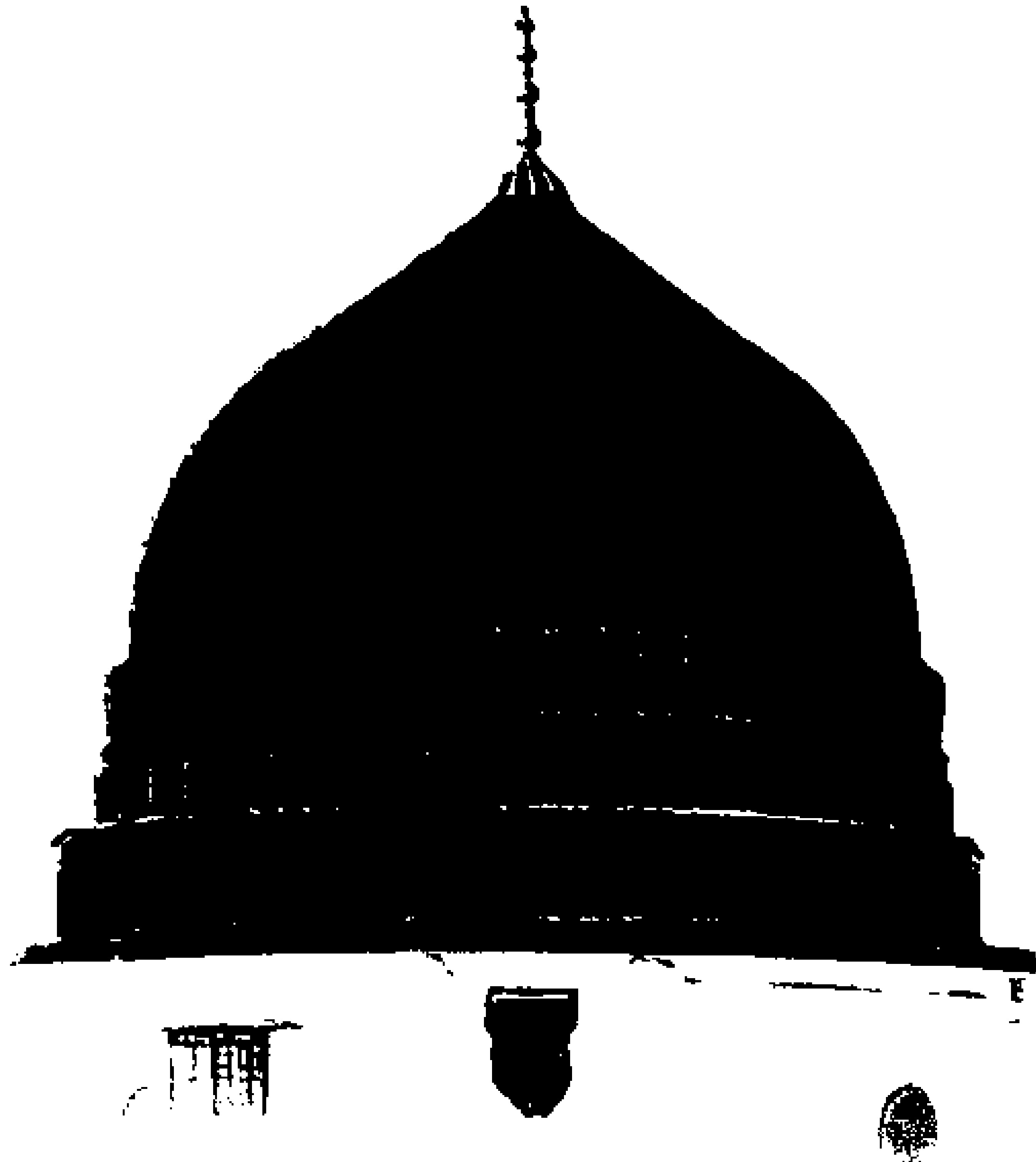
صَلُّوا عَلَی الحَبِیبِ

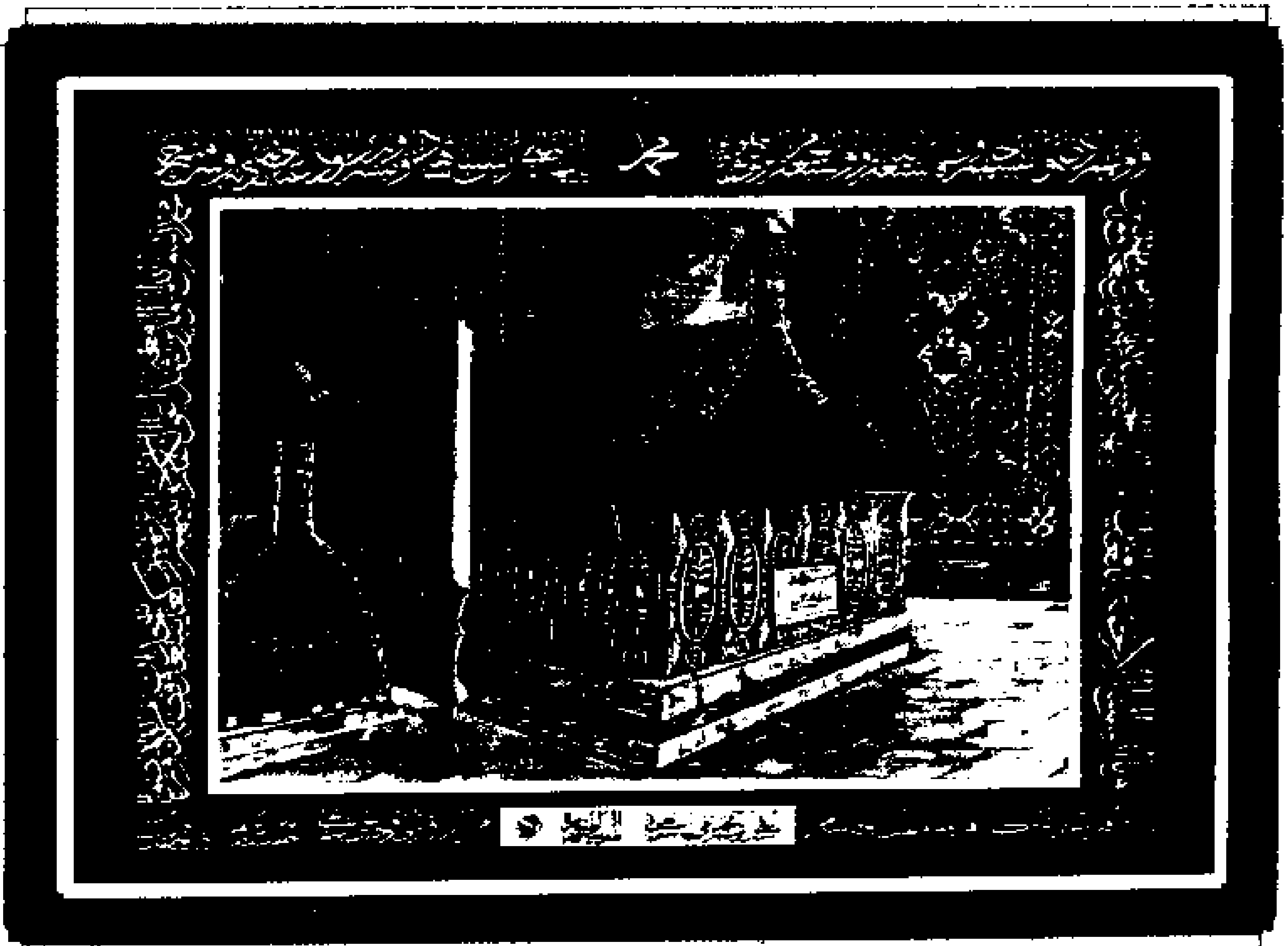
مؤلف: مولانا تنویر احمد عطاری قادری سلمہ الباری



12
2.

صلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ وسلم

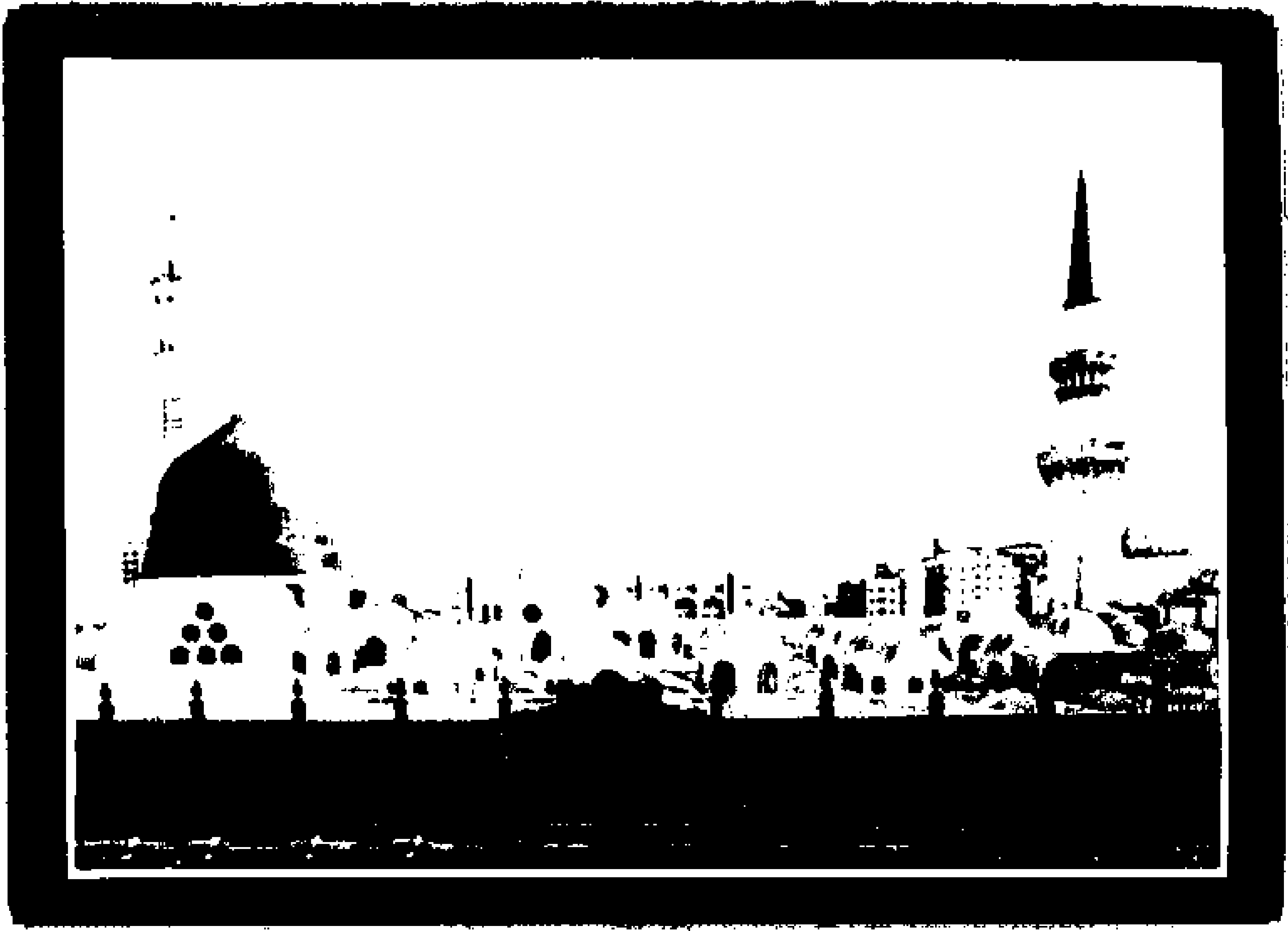


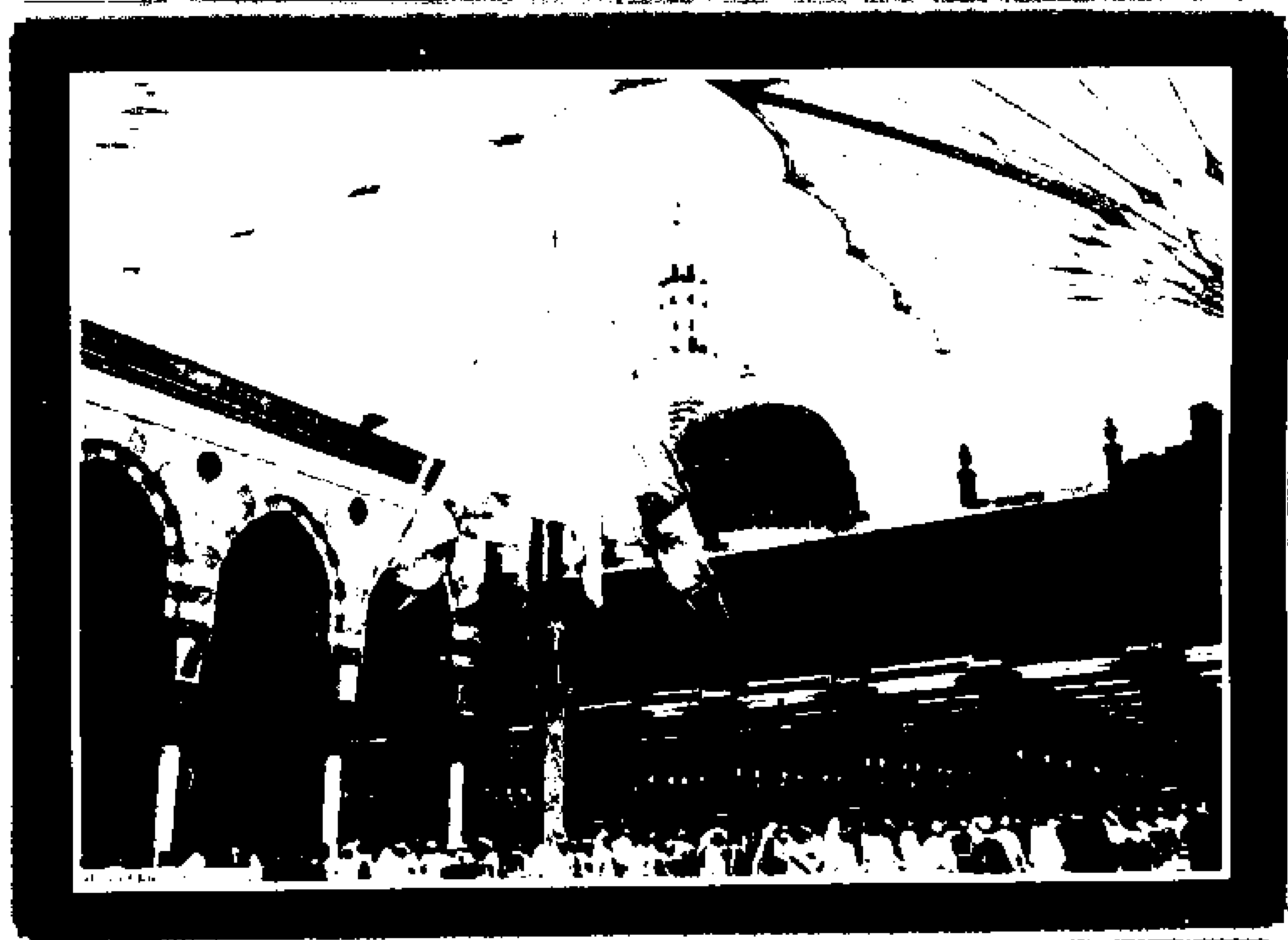


تاج والے دیکھ کر تیرا عمامہ نُور کا
سر جھکاتے ہیں الٰہی بول بالا نور کا

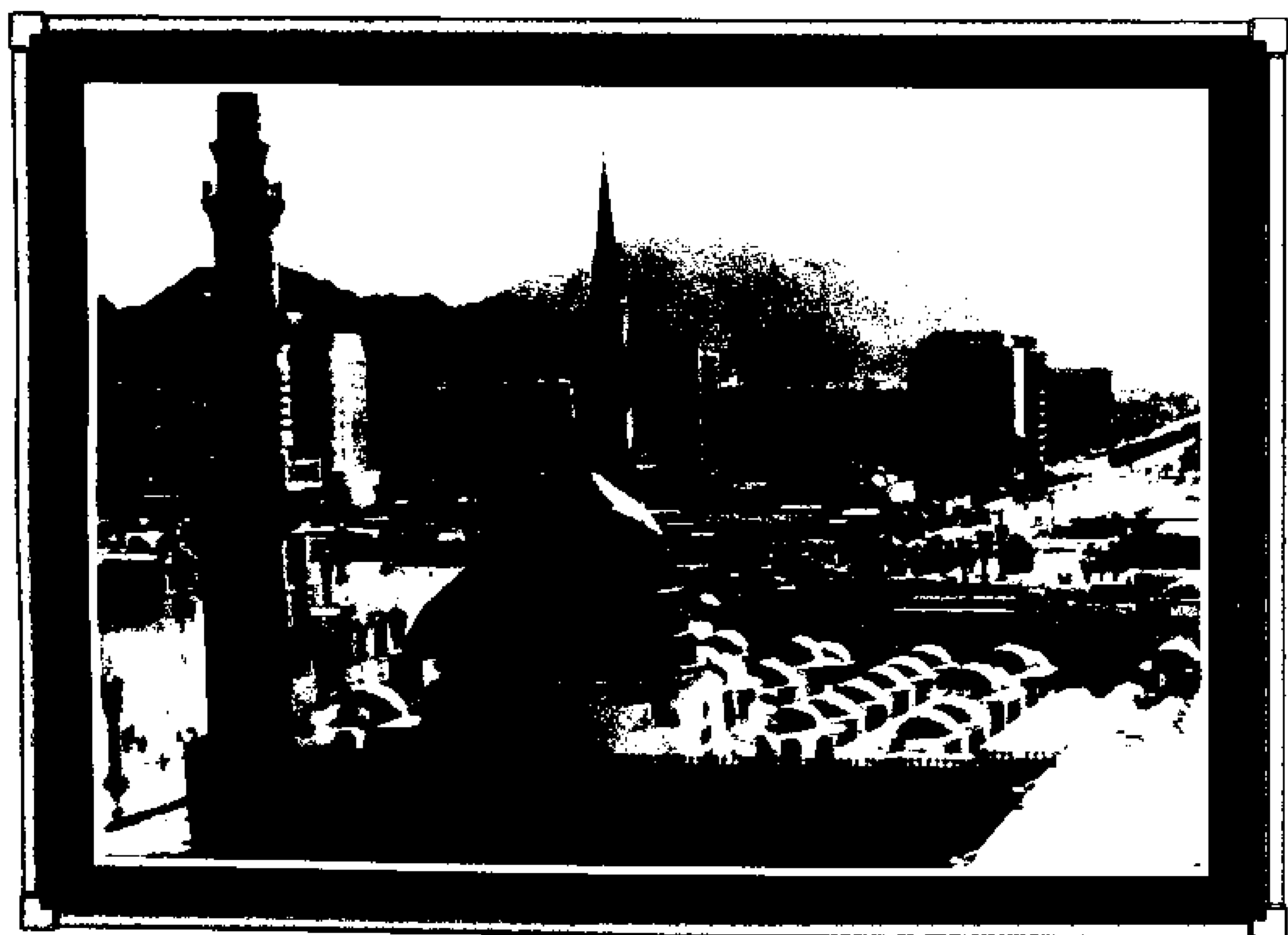


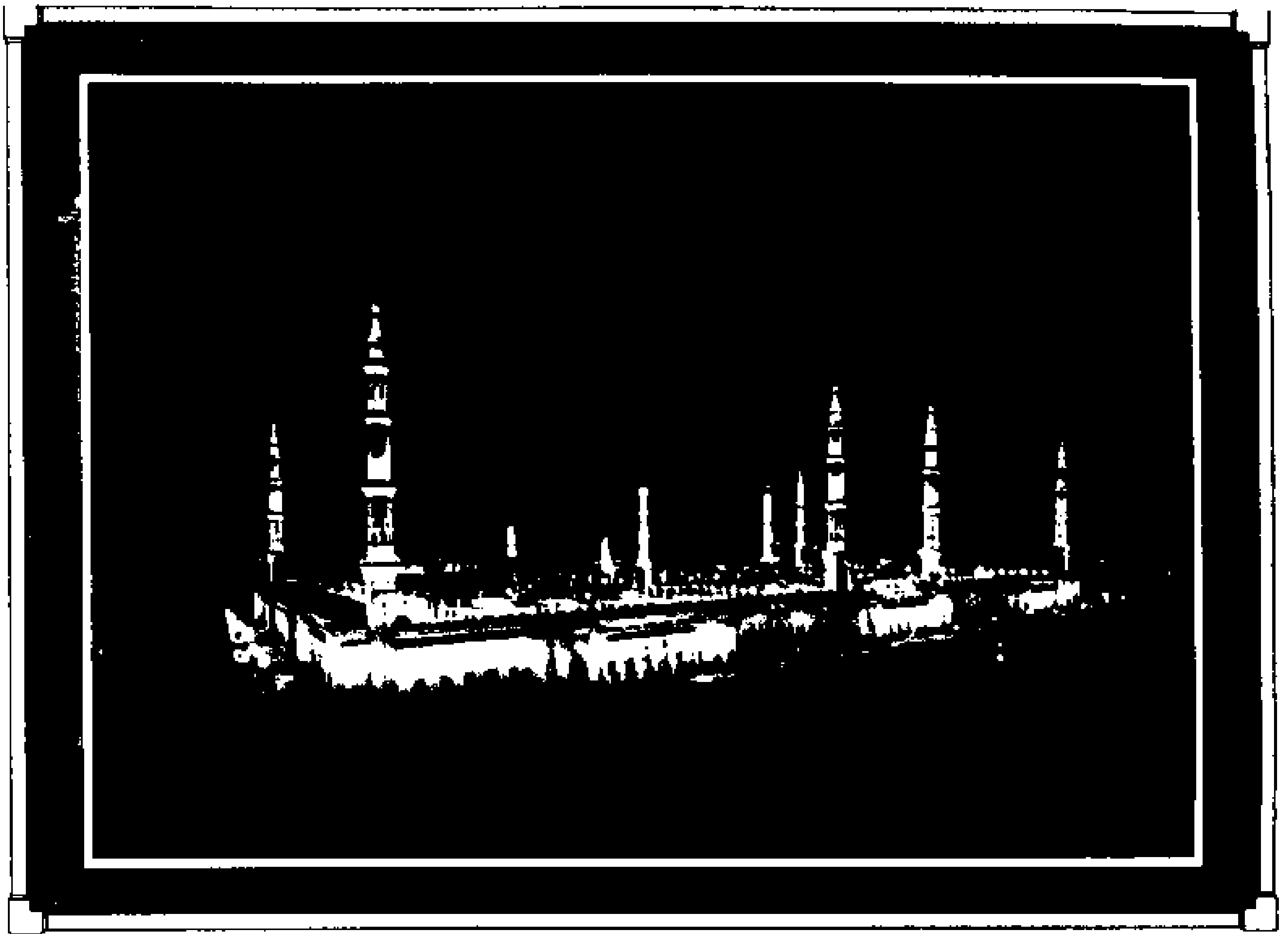




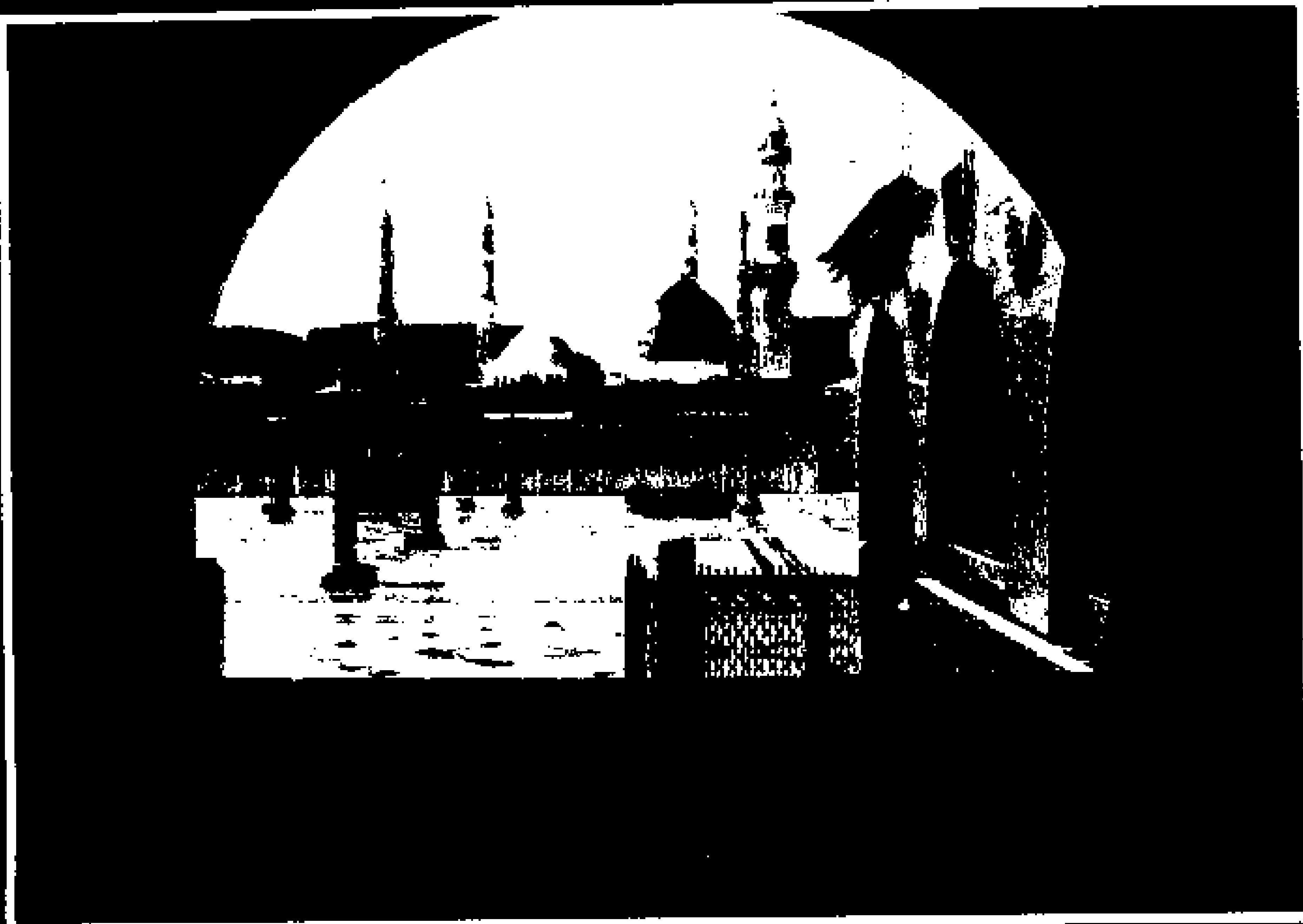


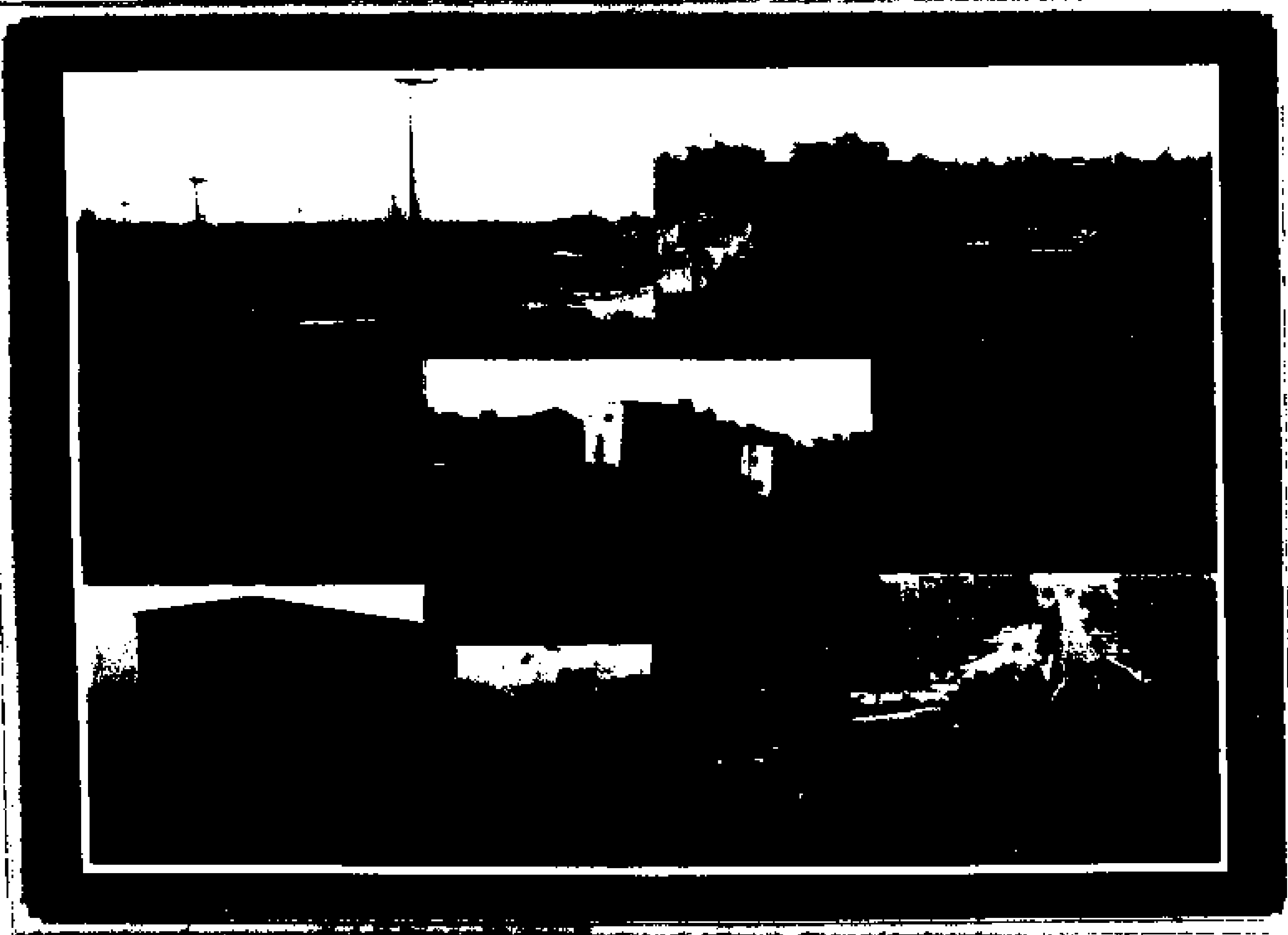












عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں ڈوب کر سجایا گیا ایک حسین گلدستہ



مؤلف: مولانا تنویر احمد عطاری قادری سلمہ الباری

نظرِ ثانی: مولانا محمد شہباز عطاری قادری سلمہ الباری



کرماں والا بک شاپ

Voice: 042-7249515

0300-4306876 0307-4132690

10 2327



حضرت سید میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید محمد علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید محمد عثمان علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید غضنفر علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ



صمصام علی شاہ بخاری

میر طیب علی شاہ بخاری

برکت علی

سمیع اللہ برکتی

الحاج انعام الٰہی نقشبندی برکاتی

قیمت 200 روپے

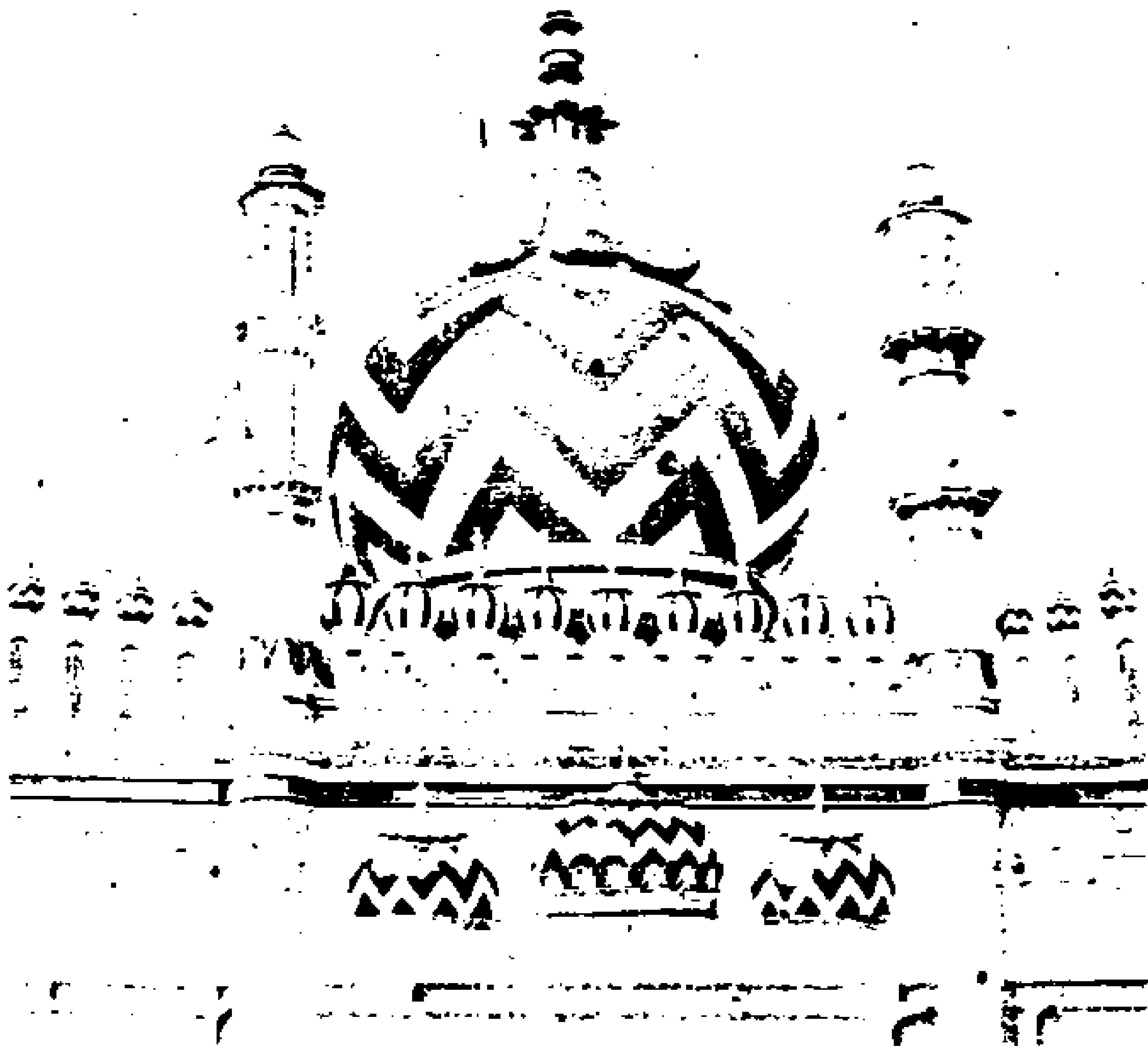
اشاعت 5-01-2011

”اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ
الذَّاکِرُوْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا
غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ“



بفیضانِ کرم

امامِ اہلِ سنت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن



بفیضانِ نظر

فنافی الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم امیر اہل سنت

ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

انتساب

اس عظیم ہستی کے نام جو خوف خداعزوجل وعشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، جذبۂ اتباع قرآن وسنت، جذبۂ احیاء سنت، زہد وتقویٰ، عفوودرگزر، صبروشکر، عاجزی و انکساری، سادگی، اخلاص، حُسن اخلاق، دنیا سے بے رغبتی، حفاظتِ ایمان کی فکر، فروغ علم دین،

خیر خواہی مسلمین جیسی صفات میں یادگارِ اسلاف ہیں

میری مراد

شیخ طریقت، امیر اہلسنّت، بانی دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا

ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

و اپنے والدین کریمین کے نام

جن کی مسلسل حوصلہ افزائی اور دن رات کی دعائیں ہمہ وقت میرے ساتھ ہیں

اور جامعۃ المدینہ کے ان اساتذہ کے نام جو بڑی محنت ولگن سے

علم دین کی شمعیں روشن کررہے ہیں

۱- بالخصوص حضرت علامہ شیخ الحدیث غلام شبیر سعیدی دامت برکاتہم العالیہ

۲- حضرت علامہ مولانا محمد تصدق حسین اویسی دامت برکاتہم العالیہ

۳- حضرت علامہ مولانا مفتی محمد ہاشم عطاری قادری دامت برکاتہم العالیہ

۴- حضرت مولانا محمد حامد رضا مصطفائی عطاری دامت برکاتہم العالیہ

فقط

تنویر احمد عطاری سلمہ الباری

الشمس کالونی، مدینۃ الاولیاء اوچ شریف ضلع بہاولپور

۳ ربیع النور شریف ۱۴۳۲ھ

فہرست



مقدمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لولیہ والصلوٰۃ والسلام علٰی نبیہ

وعلٰی آلہٖ واصحابہ المتادبین بادابہ ۔ امابعد!

قارئین کرام!

مجھے اپنی کم علمی اور بے بضاعتی کا خوب اندازہ ہے۔ میدانِ قلم میں سواری کرنے کے طرق سے بالکل ناآشنا ہوں۔ تحریر کی انجمن میں اناڑی ایسا ہوں کہ ثانی نہیں رکھتا۔ صف تصنیف کے شرکاء میں اپنا وجود تک نہیں ۔ رحمت عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ ستودہ صفات پر لکھنے کے لیے قلمِ جامی وعشقِ اعلٰی حضرت اور سوزامیر اہل سنت ہونا چاہیے اور بندہ ناچیز تو ان میں سے کسی وصف کا بھی حامل نہیں۔ ان اوصاف سے بعینہٖ متصف ہونا تو کجا۔ میں تو ان کے کروڑویں حصے سے بھی مزین نہیں۔ بنا بریں میں مقدمہ لکھنے سے مجتنب رہا۔ لیکن مؤلف عزیز کا اصرار اتنا ہی بڑھا جتنی کہ میں نے معذرت کی۔ الختصر یہ کہ خواہی ناخواہی میں نے حامی بھر لی اور اللہ ورسول سے استمداد کرتے ہوئے اپنے ہی بزرگوں کے گلستان نظم ونثر میں سے چند پھول چن کر ایک گلدستہ تیار کر کے آپ کی خدمت میں پیش کیے دیتا ہوں۔

قارئین کرام! چونکہ یہ کتاب دوحصوں پر مشتمل ہے' لٰہذا دونوں حصوں کا مختصر تعارف پیشِ خدمت ہے' پہلے حصے میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم کے فضائل وخصائل اور آپ کے صدقے آپ کی امت کو حاصل ہونے والی فضیلتوں کو بالاختصار پیش کیا گیا ہے۔ ایک شاعر نے بڑے ہی دلنشین انداز میں آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم کی یوں مدح سرائی کی ہے:

زندگی آپ تابندگی آپ ہیں
کوئی عالم ہو بس آپ ہی آپ ہیں
دار تاریک میں کفر و الحاد کے
شمع توحید کی روشنی آپ ہیں
صورت مشعل راہ فکر و نظر
جلوہ گر قلب مؤمن میں بھی آپ ہیں
فخر انسانیت کو ہے جس ذات پر
جس پہ نازاں ہے پیغمبری آپ ہیں

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل کی بابت تو میرے خیال سے امام بوصیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے یہ اشعار حرف آخر ہیں' فرماتے ہیں:

دع ما ادعته النصارى فى نبيهم
واحكم بما شئت مدحا فيه واحتكم
فانسب الى ذاته ما شئت من شرف
وانسب الى قدره ما شئت من عظم
فان فضل رسول اللّٰه ليس له
حد فيعرب عنه ناطق بفم

ترجمہ: جو کچھ نصاریٰ نے اپنے نبی کے بارے دعویٰ کیا' اسے چھوڑ دے' اس کے علاوہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مدح کرنے میں آپ کی فضیلتیں خوب فیصلہ کر کے بیان کر۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کی طرف تو جو چاہے بزرگی منسوب کر۔ اور آپ کی قدر و منزلت میں جو بھی عظمت چاہے اسی کی نسبت کر دے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت کی کوئی حد و غایت نہیں کہ جسے کوئی بولنے

والا بیان کرنے پر قادر ہو۔

(الکوکب الدریۃ فی مدح خیر البریۃ' المعروف قصیدہ بردہ شریف' الفصل الثالث)

اور امام اہل سنت سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی اسی مقام پر اپنا قلم توڑا ہے' فرماتے ہیں:

لیکن رضا نے ختم سخن اس پہ کر دیا
خالق کا بندہ خلق کا مولیٰ کہوں تجھے

(حدائق بخشش)

جبکہ دوسرے حصے میں نبی محترم شہنشاہِ اُمم شاہِ آدم و بنی آدم حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے نہ بھیجنے کے متعلق قدرے تفصیل سے گفتگو کی گئی ہے اور کثیر احادیث ذکر کی گئی ہیں۔ قارئین کرام! درود شریف کے کیا کہنے۔

حصولِ برکت و ترقیٔ معرفت اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی قربت کے لیے درود وسلام سے بہتر کوئی ذریعہ نہیں یقیناً سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام بھیجنے کے بے شمار فضائل و برکات ہیں۔ ان کو احاطہ بیان میں لانا ممکن نہیں۔ قلم کی روشنائی تو ختم ہوسکتی ہے' بیان کے الفاظ تو ختم ہوسکتے ہیں' مگر فضائل درود وسلام بر خیر الانام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا شمار نہیں ہوسکتا۔ دن ہو یا رات' ہمیں اپنے محسن وغمگسار آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام کے پھول نچھاور کرتے ہی رہنا چاہیے' اس میں کوتاہی نہیں کرنی چاہیے' یوں بھی سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہم پر بے شمار احسانات ہیں۔ بطن سیّدہ آمنہ رضی اللہ عنہا سے دنیائے آب وگل میں جلوہ افروز ہوتے ہی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سجدہ فرمایا اور ہونٹوں پر یہ دعا جاری تھی: ''رب ھب لی اُمتی'' اے پروردگار! میری امت میرے حوالے فرما! مداح حبیب مولانا جمیل الرحمٰن رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

رب ھب لی امتی کہتے ہوئے پیدا ہوئے
حق نے فرمایا کہ بخشا الصلوٰۃ والسلام

رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سفر معراج پر روانگی کے وقت امتِ عاصی کو یاد فرما کر آبدیدہ ہو گئے۔ دیدار جمالِ خداوندی اور خصوصی نوازشات کے وقت بھی گنہگار اُمت کو یاد فرمایا۔ عمر بھر گنہگار و سیاہ کار اُمت کے لیے غمگین رہے۔ لہٰذا محبت و عقیدت بلکہ مروّت کا تقاضا بھی یہی ہے کہ غمخوارِ اُمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی یاد اور درود و سلام سے کبھی بھی غفلت نہ کی جائے۔

جو نہ بھولا ہم غریبوں کو رضا
ذکر اس کا اپنی عادت کیجیے

(حدائق بخشش)

اگر کوئی شخص کسی پر احسان کرے تو چاہیے کہ محسن کا بدلہ دیا جائے۔ اگر بدلہ نہ ہو سکے تو کم از کم اس کے لیے دعا ہی کر دی جائے۔ غور فرمائیں! پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہم پر کتنے احسانات ہیں، مگر یہ کب ممکن ہے کہ ہم ان کا شکریہ ادا کر سکیں۔ بس اتنا ہی کریں کہ ان پر درود و سلام کے تحفے بھیجا کریں، یعنی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے حق میں دعائے رحمت کیا کریں، جیسے فقراء سخی داتا کو دعائیں دیتے ہیں، بقول شہنشاہ سخن مولانا حسن رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

شکر ایک کرم کا بھی ادا ہو نہیں سکتا
دل تم پہ فدا جانِ حسن تم پہ فدا ہو

(ذوقِ نعت)

ہمارا تو رُواں رُواں رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے احسانات کا رہین منت ہے۔ یہی تو وہ رحمت کا بادل ہے جس کے ابر کرم سے جہان رنگ و بُو کی ساری رنگینیاں اور رعنائیاں رُوپذیر ہیں۔ بنجر کھیتیوں سے آب زُلال کے چشمے اُبل رہے ہیں، اسی کی بوندوں کی بدولت بوسیدہ زمینیں گلہائے گوناگوں سے بوقلموں ہو رہی ہیں۔ جب چمن زیست کی ساری بہاریں انہیں کے کرم سے ہیں تو پھر ہم کیوں نہ اُن کے

نغمے گائیں اور کیوں نہ درود و سلام کے نذرانے پیش کریں' کیونکہ

زمانے بھر کا یہ قاعدہ ہے کہ جس کا کھانا اُسی کا گانا
تو نعمتیں جن کی کھا رہے ہیں' انہیں کے ہم گیت گا رہے ہیں

(دیوان سالک)

محترم قارئین! فضائل درود و سلام کی تفصیل تو آپ کتاب میں دیکھیں' یہاں چند احادیث کا خلاصہ پیش کر رہا ہوں!

درود و سلام پڑھنے والا کس قدر مبارکباد کا مستحق ہے کہ جب کوئی ایک بار درود شریف پڑھتا ہے تو اللہ عزوجل اس پر دس بار رحمت بھیجتا ہے' دس درجات بلند کرتا ہے' دس نیکیاں عطاء فرماتا ہے' دس گناہ مٹاتا ہے' دس غلام آزاد کرنے کا ثواب اور بیس غزوات میں شمولیت کا ثواب عطاء فرماتا ہے۔ درود پاک سبب قبولیت دعا ہے' درود پاک گناہوں کا کفارہ ہے۔ بزرگ فرماتے ہیں:

صلوا علی الهادی البشیر محمد
تحظوا من الرحمن بالغفران
فالله قد اثنی علیه مصرحا
فی محکم الایات والقرآن

ترجمہ: تم ہدایت اور خوشخبری دینے والے حضرت سیّدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھو' رحمٰن عزوجل سے مغفرت کا حصہ پاؤ گے۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نے واضح نشانیوں اور قرآن پاک میں آپ کی صراحتاً تعریف فرمائی ہے۔ ۱

درود پاک تمام پریشانیوں کو دور کرنے کے لیے اور تمام حاجات کی تکمیل کے لیے کافی ہے' اس کے پڑھنے سے شفاعتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم واجب ہو جاتی ہے اور دین و دنیا کی بھلائیاں حاصل ہوتی ہیں۔ بزرگ فرماتے ہیں:

صلوا علی خیر الانام محمد

ان الصلوٰۃ علیہ نور یعقد

ترجمہ: مخلوق میں سب سے بہتر حضرت سیّدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود پاک پڑھو' بے شک ان پر درود پاک پڑھنا ایسا نور ہے جو بخشش کی گارنٹی ہے۔

مزید فرماتے ہیں:

وقدا سعد الرحمن عبدا دعا لہ

فاضحی سعیدا فی الممات وفی المحیا

علیہ صلاۃ اللّٰہ ما طاف طائف

بمکۃ بیت اللّٰہ قصدا اتی سعیا

صلاۃ شذاھا عطر الکون جھرۃ

فمن قاسھا بالمسک یوما فما استحیا

ترجمہ: رحمٰن عزوجل نے اس بندے کو نیک بخت کیا' جس نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے دعا کی یعنی درود پاک پڑھا تو وہ زندگی اور موت میں سعادت مند ہو گیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر اللہ عزوجل کی رحمتیں نازل رہیں۔ جب تک مکہ مکرمہ زادھا اللہ شرفاً وتعظیماً میں طواف کرنے والے بیت اللہ شریف کے طواف کا قصد کرتے رہیں۔ درود پاک کی خوشبو واضح طور پر کائنات کا عطر ہے تو جس نے کسی دن کستوری کے ساتھ اس کا موازنہ کیا تو کیا اس کو شرم نہ آئی!

مزید فرماتے ہیں:

یا فوز من صلی علیہ فانہ

یحوی الامانی بالنعیم السرمدی

ان شئت بعد الضلالة تهتدی
صل علی الهادی النبی محمد
یا قومنا صلوا علیه لتظفروا
بالبشروا العیش الهنّی الارغد
ویخصکم رب الانام بفضله
والفوز بالجنات یوم الموعد
صلی علیه اللّٰه جل جلاله
مالاح فی الافاق نجم الفرقد

ترجمہ: کامیاب وہ ہے جس نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھا' اس لیے کہ وہ ہمیشہ رہنے والی نعمت والی جگہ (یعنی جنت) میں خواہشات جمع کرتا ہے' اگر تو گمراہی کے بعد ہدایت حاصل کرنا چاہے تو ہدایت دینے والے نبی حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھ۔ اے لوگو! درود پاک پڑھو تا کہ کشادہ روئی اور آرام دہ مبارک زندگی پا کر کامیابی حاصل کرلو۔ اور تا کہ تمہیں رب الانام عزوجل بروزِ قیامت اپنے فضل اور جنت کو حاصل کرنے کی کامیابی کے ساتھ خاص کر دے' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ عزوجل درود پاک بھیجے جب تک آسمان کے کناروں میں فرقد یعنی قطبی ستارہ چمکتا رہے۔

ہم اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعا کرتے ہیں کہ ربِ کریم ہمیں کثرت سے درود شریف پڑھنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

قارئین کرام! درود وسلام کے فضائل و برکات پر بے شمار کتب تصنیف کی جا چکی ہیں اور ایک سے بڑھ کر ایک ہیں۔ اسی گلدان میں ایک پھول مؤلف کتاب مولانا محمد تنویر احمد عطاری سلمہ الباری نے بھی بڑی عقیدت اور محبت کے ساتھ سجایا ہے۔ ماشاء

اللہ کتاب میں ذکر کی گئیں احادیث مبارکہ کے حوالہ جات کا خوب اہتمام کیا گیا ہے۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے حوالہ جات ڈھونڈنے میں مؤلف کا شوق قابل دید تھا۔اور کئی احادیث کے دس' دس بلکہ اس سے بھی زیادہ حوالے بمع صفحہ وجلد دیئے گئے ہیں۔آخر میں ماخذ ومراجع کا اہتمام بھی کیا گیا ہے۔مزید اس کتاب کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ پہلے حصے میں کہیں کہیں لیکن دوسرے حصے میں تقریباً ہر حدیث کے بعد موقع کی مناسبت سے اچھے اچھے شعراء کے اشعار پر وقار درج کیے گئے ہیں' جن کو پڑھنے سے ذوق تروتازہ ہو جاتا ہے۔

قارئین کرام! یہ بات بھی آپ کو بتاتا چلوں کہ مؤلف کتاب مولانا محمد تنویر عطاری سلمہ الباری اپنے شہر مدینۃ الاولیاء اُوچ شریف میں پہلے فرنیچر کا کام کرتے تھے۔دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت سے جامعۃ المدینہ میں داخلہ لیا اور اب الحمدللہ! جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ' لاہور میں (درجہ سابعہ) میں زیر تعلیم ہیں۔مؤلف کی یہ پہلی کتاب ہے۔اللہ تعالیٰ قبول فرمائے! ان کو مزید ترقی' خلوص وللّٰہیت کے ساتھ عطاء فرمائے۔آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

تو غنی از ہر دو عالم من فقیر
روز محشر عذرے ہائے من پذیر
گر تو می بنی حسابم ناگزیر
از نگاہ مصطفیٰ پنہاں بگیر

تو بے حساب بخش کہ ہیں بے حساب جرم
دیتا ہوں واسطہ تجھے شاہِ حجاز صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا

نیاز کش: ناکارہ خلائق
ابوالخیر محمد شہباز عطاری عفی عنہ

عرضِ مؤلف

الحمد لله رب العالمين والصلوٰة والسلام علٰی شفیع المذنبین و سراج السالکین وانیس الغریبین ورحمة للعالمین و سیّد الانبیاء والمرسلین و خاتم النبیین وعلٰی اٰله الطیبین الطاهرین و ذریته واصحابه اجمعین

اللہ جل جلالہٗ وعم نوالہ اور اس کے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وذریتہٖ واصحابہٖ وسلم کا بے حد فضل عظیم ہے کہ مجھ جیسے عاصی سے یہ خدمت لی اور مجھے اپنی عاقبت سنوارنے کا ایک انمول موقع فراہم کیا۔

تاجدارِ حرم شفیع اُمم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وبارک وسلم کی محبت عین ایمان ہے جو سینہ عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تپش سے محروم ہے وہ کسی مومن کا سینہ ہی نہیں۔ سرورِ انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت ہی ہے جس کی بدولت عمر بن خطاب فاروقِ اعظم بنے، جنابِ علی شیرِ خدا بنے، عبدالشمس ابوہریرہ بنے، نعمان بن ثابت امام اعظم بنے، علی بن عثمان، داتا گنج بخش بنے، عبدالقادر جیلانی، غوث اعظم بنے، جلال الدین بخاری، مخدوم جہانیاں اور اُچ شریف کے شہنشاہ بنے۔ امام احمد رضا اعلیٰ حضرت امامِ عشق و محبت بنے اور محمد الیاس عطار قادری، امیرِ اہلسنّت اور لاکھوں عاشقوں کے دل کی دھڑکن بنے (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ودامت برکاتہم العالیہ) کیونکہ مولانا حسن رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ۔

اللہ تعالیٰ بھی ہوا اس کا طرفدار
سرکار تمہیں جس نے طرفدار بنایا

(ذوقِ نعت)

حقیقت بھی یہی ہے کہ جسے عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مل گیا وہ دارین کی ابدی وسرمدی سعادت پا گیا۔ یہی عشق اس عاشق صادق کو قبر وحشر کی تمام سختیوں سے امن دلوائے گا اور شفاعت ہادیٔ دو جہاں سرورِ کون ومکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا مستحق ٹھہرائے گا' اگر عشق مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی کوئی اہمیت نہ ہوتی تو کائنات کے خالق جل مجدہٗ کا فرمان:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (القرآن)

اور عاشقوں کے دلوں کے چین نبی حرمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان

"لایؤمن احدکم حتّٰی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین (متفق علیہ) (مشکوۃ شریف)

بھی نہ ہوتا۔ محبت وعشق آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے بے حد ضروری ہے۔

کتاب ہذا چونکہ زیادہ درود شریف کے بارے میں لکھی گئی ہے اس وجہ سے تمام قارئین کرام سے دلی گزارش ہے کہ عشقِ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں جھوم جھوم کر درودوسلام پڑھیں اور اجر عظیم حاصل کرتے جائیں۔

درود شریف ایک ایسی عبادت ہے جو کہ ہر آن قبول ہی قبول ہے۔ اس میں اندیشہ نہیں کہ شاید قبول نہ ہو بلکہ جیسے ہی منہ سے درودوسلام کے الفاظ مکمل ہوئے فوراً ہی ایک فرشتہ بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں پیش کرتا ہے اور عرض کرتا ہے کہ فلاں بن فلاں نے ابھی درود شریف پڑھا ہے۔

یہ نہیں کہ دن میں ایک چکر لگائے یا شام کو سارے درودوسلام اکٹھے پہنچائے بلکہ

اس فرشتہ کی یہی ڈیوٹی ہے کہ جیسے ہی عاشق کے منہ سے درودوسلام کے الفاظ ادا ہوئے اور جتنی بارادا ہوئے وہ فرشتہ اتنی ہی بار چکر لگائے گا اور درودوسلام پہنچائے گا۔ کتنی سعادت کی بات ہے ہم جیسے گنہگاروں کا نام روزانہ دربارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں پیش ہو جائے تو مدینہ مدینہ

اس کتاب میں ایک باب سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حلیہ مبارکہ کا بھی ہے۔ قارئین سے گزارش ہے کہ اس باب کا اچھی طرح مطالعہ کرنے کے بعد تصور ہی تصور میں آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا سراپا مبارک لے آئیں اور جھوم جھوم کر درودوسلام پڑھیں۔ انشاء اللہ عزوجل پڑھنے کا ذوق دوبالا ہوگا اور کیا عجب کہ شہ انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنے دیدار پُر انوار سے مشرف بھی فرمادیں۔

نگاہِ لطف کے اُمیدوار ہم بھی ہیں
لیے ہوئے یہ دِل بے قرار ہم بھی ہیں
ہمارے دستِ تمنا کی لاج بھی رکھنا
تیرے فقیروں میں اے شہر یار ہم بھی ہیں

(ذوقِ نعت)

میں بالخصوص اپنے والدین کریمین اور اپنے مربی ومحسن استاذ محترم حضرت مولانا محمد امیر عطاری المدنی سلمہ الباری آف چشتیاں شریف (جن کی شفقتوں اور دعاؤں سے مجھے درسِ نظامی میں استقامت ملی) اور اپنے محسن محمد صفدر عطاری سلمہ الباری آف اوچ شریف (ایکسیڈنٹ کی وجہ سے اب چل سکتے ہیں نہ بول سکتے ہیں نہ سن سکتے ہیں) اور اپنے غمگسار محمد مشتاق عطاری سلمہ الباری آف اوچ شریف (جن کے دماغ کی ایک رگ پھٹ گئی تھی اب قدرے بہتر ہیں) اور بالخصوص بالخصوص حضرت علامہ مولانا مفتی محمد سراج احمد سعیدی القادری دامت برکاتہم العالیہ آف اوچ شریف (جن کی شفقتیں اور احسانات مجھ پر اتنے ہیں کہ شمار سے باہر ہیں) کے لئے دل سے

دعائے خیر کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کی جان، مال، اولاد میں برکتیں در برکتیں عطاء فرمائے اور صحتِ کاملہ، عاجلہ عطا فرمائے اور جانِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار نصیب فرمائے اور دین و دنیا کے امتحان میں کامیابی عطا فرمائے اور ان کے طفیل مجھ پُر تقصیر پر دنیا و آخرت میں کرم در کرم فرمائے اور اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو مزید ہمت اور جذبہ دے جو لوگ بالاخلاص سنّیت کے لئے کام کر رہے ہیں اور جملہ دعوتِ اسلامی والے اسلامی بھائیوں اور بہنوں اور بالخصوص اوچ شریف کے اسلامی بھائیوں کو مزید دین کا کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین بجاہ سیّد الانبیاء والمرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وبارک وسلم

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پر جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو

(وسائل بخشش)

فقط-

آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
کی دید کا طالب
سگِ مدینہ- غلامِ عطار
تنویر احمد عطاری قادری عفی عنہ
الشمس کالونی مدینۃ الاولیاء، مدینۃ السادات
اوچ شریف تحصیل احمد پور شرقیہ، ضلع بہاولپور
حال مقیم: جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ کاہنہ نو
مرکز الاولیاء (لاہور)
۳ ربیع النور شریف ۱۴۳۲ھ
بمطابق ۷ جنوری ۲۰۱۱ء

اظہارِ تشکر

من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ (الحدیث)

حدیث پاک کے تحت میں ان احباب کا بہت مشکور ہوں جنہوں نے اس تالیف کے مکمل ہونے میں میرے ساتھ بہت تعاون کیا۔ بالخصوص

۱-مولانا محمد شہباز عطاری (گوجرانوالہ) ۲-مولانا محمد جنید عطاری (ملتان)

۳-محمد احمد رضا عطاری (اوکاڑہ) ۴-حافظ محمد مقصود عطاری (کاہنہ نو-لاہور)

۵-حافظ محمد امان اللہ عطاری (ملتان) ۶-عبدالشکور عطاری (پاک پتن)

۷-غلام عطار عطاری (لاہور) ۸-چچا جان حاجی محمد افضل عطاری (اوچ شریف)

۹-پیارے بھائی محمد عمر فاروق عطاری (قادر پور راواں، ملتان)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان احباب کو

اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب فرمائے

دین و دنیا کے ہر امتحان میں کامیابی عطا فرمائے

بروز محشر اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائے

جنت الفردوس میں جوارِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نصیب فرمائے۔

اور یہ دعائیں میرے اور ان تمام احباب کے حق میں قبول فرمائے جو اس کتاب کو محبت سے پڑھ کر عمل پیرا ہوں۔

فقط

تنویر احمد عطاری سلمہ الباری

الشمس کالونی، مدینۃ الاولیاء اوچ شریف، ضلع بہاولپور

۳ ربیع النور شریف ۱۴۳۲ھ

تقریظِ جلیل

خلیفۂ مجاز قبلہ غزالی زمان رازئ دوراں حضرت علامہ احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سرمایۂ ملت، سراجِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا مفتی محمد سراج احمد سعیدی قادری دامت برکاتہم العالیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ ۔

درود شریف ایک ایسی عبادت ہے جو ہر وقت بارگاہِ ایزدی میں اجابت وقبولیت سے نوازی جاتی ہے اور ایسا کیوں نہ ہو کہ جب باری تعالیٰ بھی اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات پر درود بھیجتا رہتا ہے۔ بایں وجہ درود شریف کو اعلیٰ وافضل عبادت قرار دیا گیا ہے، جب یہ عبادت اعلیٰ وافضل ہے تو عابد کا مقام بھی ارفع واعلیٰ ہوگا، حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ قیامت کے دن مجھ سے زیادہ قریب وہ ہوگا جو درود شریف کثرت سے پڑھے گا۔ اس حدیث سے درود شریف کثرت سے پڑھنے والے کے مقام ومرتبہ کا تعین کرنا چنداں مشکل نہیں ہے۔ قیامت کے دن جو خوش نصیب حبیب خدا، اشرف انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے قرب سے نوازا جائے گا، اس کے مقدر کے کیا کہنے۔ درود شریف ایک ایسی عبادت ہے جس سے دنیوی اُلجھنیں کافور ہو جاتی ہیں اور گناہوں پر قلم عفو کی لکیر کھینچ دیتا ہے، چنانچہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں عرض کیا: میں آپ کی ذاتِ اقدس پہ کثرت سے درود پڑھتا ہوں، آپ فرمائیں کہ میں کتنا پڑھوں، یعنی اس کے لیے کتنا وقت مقرر کروں، سرکار

پُرانوار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: جتنا چاہو' میں نے عرض کیا: چوتھائی وقت' آپ نے فرمایا: جتنا چاہو' اگر وقت زیادہ کرلو تو تمہارے لیے بہتر ہے' انہوں نے عرض کیا: آدھا وقت درود شریف کیلئے' فرمایا: جتنا چاہو اگر اس میں وقت بڑھاؤ تو تمہارے لیے بہتر ہے' میں نے عرض کیا: اب تمام اوقات میں درود شریف پڑھتا رہوں گا' تو آپ نے فرمایا: ''اذا تكفى همك ويكفر لك ذنبك'' تم غموں سے آزاد ہو جاؤ گے اور تمہارے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ (ترمذی) اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بندہ دنیا کی دلدل میں پھنسنے سے اس وقت بچ سکتا ہے کہ جب اس کے دہن و کام کی تراوت کا سامان درود شریف ہو' جب یہ ہو جائے تو اس کے گناہوں کا ازالہ بھی درود شریف کی برکت سے ہوگا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں پڑھا جانے والا درود شریف بارگاہ رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم میں پہنچتا ہے اور آپ اسے سنتے ہیں۔ چنانچہ سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''وصلوا علی فان صلاتكم تبلغني حيث كنتم'' مجھ پر درود شریف پڑھو' کیونکہ تم جہاں بھی ہو' درود مجھ تک پہنچ جاتا ہے۔ (نسائی) دوسری روایت میں ہے: ''ليس من عبد يصلي على الا بلغني صوته حيث كان قلنا بعد وفاتك قال وبعد وفاتي ان الله حرم على الارض ان تاكل اجساد الانبياء'' نہیں کوئی بندہ جو مجھ پر درود پڑھے' مگر اس کی آواز میرے پاس پہنچتی ہے وہ جہاں بھی ہو' ہم نے کہا: اپنی وفات کے بعد بھی (آواز سنیں گے)؟ فرمایا: اور اپنی وفات کے بعد بھی' بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا کہ وہ انبیاء کرام علیہم السلام کے اجساد کو کھائے۔ (جلاء الافہام)

حافظ منذری نے اس کو ترغیب میں ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے کہ اس کو ابن ماجہ نے اسنادِ جید کے ساتھ روایت کیا ہے۔ امام جزولی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک روایت یوں نقل کی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے: محبت والوں کا درود میں خود سنتا ہوں اور انہیں جانتا ہوں۔ (دلائل الخیرات)

102327



زیرِنظر کتاب صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ کے مرتب عزیزم محترم مولانا تنویر احمد عطاری نے اسے جس محبت بھرے انداز میں جمع کیا ہے اور دریا کو کوزے میں سمویا ہے وہ قابلِ دید ہے' طالب علمی کے زمانے میں جس خوبصورت انداز میں اُنہوں نے درود شریف کے علاوہ' اس کے متعلقہ موضوعات کو ایک لڑی میں پرو کر موتیوں کے دانوں کی طرح چمکا دیا ہے' وہ تحسین و آفرین کے لائق ہے' اللہ تعالیٰ مؤلف موصوف کی پہلی کاوش کو اپنے حبیب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں شرفِ قبولیت سے نوازے اور عامۃ الناس کیلئے بہت زیادہ فائدہ مند بنائے اور مولانا کو علم و عمل اور فہم و فراست اور خدمت دین میں برکتوں سے مالا مال فرمائے' آمین!

محمد سراج احمد سعیدی قادری غفرلہ

خادم دین متین' مدرسہ عزیز العلوم

اوچ شریف' بہاولپور

۳ صفر المظفر 1431ھ

ہدیۂ عقیدت

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔

حمد وثناء اور درود وسلام کے بعد قلم بے چین ہے کہ اُس عظیم موضوع پر لکھی گئی کتاب کے بارے میں تاثرات صفحۂ قرطاس کے حوالے کیے جائیں کہ جس کے بارے میں لب کشائی ایک عظیم جرأت ہے۔ تاہم بہت بڑی سعادت سمجھتے ہوئے کچھ عرض کرنے کی جسارت کرتا ہوں۔

درود وسلام ایک بہت بڑی نیکی ہے' یہ ایسی واحد عبادت ہے جو کہ مؤمنین کے ساتھ ساتھ اللہ عزوجل اور اس کے فرشتے بھی کرتے ہیں' لہٰذا اُمت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی خیرخواہی کرتے ہوئے یہ کتاب عزیزم مولانا تنویر احمد عطاری نے درود پاک کے موضوع پر لکھی ہے۔ اس کتاب کے پڑھنے سے مسلمانوں میں درودِ پاک پڑھنے کا شوق پیدا ہوگا اور وہ مزید ذوق کے ساتھ اس عظیم عبادت کو کرنے میں مشغول ہو جائیں گے۔ اللہ عزوجل مصنف کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور اس کے لیے مصنف کو اجرِ عظیم عطاء فرمائے اور ہمیں اس کتاب سے مستفیض ہونے کی توفیق عطاء فرمائے!

والسلام! طالب دعا:

ڈاکٹر امجد مشتاق عطاری

انچارج میڈیکل آفیسر BHU قصور

بابر محمود

(صدر انجمن تاجران الیکٹرونکس' ہال روڈ لنک میکلوڈ روڈ' لاہور)

فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمْ

ترجمہ: (میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان ہوں!)

اس کتاب کا میں نے گہرائی میں جا کر مطالعہ کیا اور یہ کتاب ساری کائنات کے آقا ومولا' تاجدارِ کائنات مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں ڈوب ڈوب کر لکھی گئی ہے' سچ تو یہ ہے کہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ہمہ جہت سیرت و صورت ایسی ہے کہ آج تک کسی قلم نے ان کا احاطہ نہیں کیا اور نہ ہی تاقیامت ان کی ذات کا احاطہ کیا جا سکتا ہے' جو وجہ تخلیق کائنات ہیں۔ تاہم اس کتاب میں مؤلف نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شان' رفعت اور عظمت کو قرآن اور احادیث مبارکہ سے ماخوذ کرتے ہوئے لغات کی روشنی میں مدلل بیان کیا ہے جو کہ قاری کے لیے ایک علمی اثاثہ ہے۔ اس کتاب کے مختلف ابواب میں سے ایک باب ایسا بھی ہے جس میں حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص' فضائل' شمائل اور خصائص کبریٰ بیان کیے گئے ہیں اور مؤلف نے جس انداز میں درود شریف کے حوالہ جات کے ساتھ جمع کیے ہیں' وہ قابلِ دید ہیں۔ اس طرح مرتب شدہ ایک ہی جگہ پر یہ ضخیم معتبر' مدلل اور معتمد اثاثہ ایک عالم' محرر' استاد اور ایک صوفی کو معاشرہ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا مقام بلند کرنے میں راہ ہموار کرے گا۔ یہ کتاب' ہمیں محبتِ رسول' اطاعتِ رسول' تعظیمِ رسول اور ادبِ رسول کا درس دیتے ہوئے ان کے ساتھ والہانہ عقیدت اور عشقِ مصطفیٰ میں مر مٹنے کی دعوت دیتی ہے۔ میں آخر میں مؤلف کتاب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور ان کے لیے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس کاوش کو قبول فرمائے۔

دعا گو۔ بابر محمود

اظہارِ محبت

پروفیسر نعیم حسین

گورنمنٹ شالیمار کالج، باغبانپورہ، لاہور

بندہ اپنے آپ کو پھولوں کے اس گلدستے پر کچھ بھی اظہار کے قابل نہیں سمجھتا۔ لکھے گئے الفاظ کو الفاظ کہوں یا موتی سمجھ سے ماوراء۔ ان خزانوں کو سمیٹوں تو سمیٹوں کیسے ناقابلِ بیان۔ اس ہدیۂ عقیدت میں تحریر کردہ مضامین، محبوبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے محبت کرنے والوں اور عاشقانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے ایک انمول تحفہ ہیں۔ جس محبت اور عقیدت سے اس گلدستہ کو سجایا کیا گیا ہے وہ لائق تحسین ہے۔ کتاب برحق، قرآنِ مجید، فرقانِ حمید میں سے اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے محبت اور اطاعت کے جتنے مضامین شاملِ کتاب ہیں، ان کی تحقیق میں مؤلف کا شوق دیدنی ہے۔ ان پر مختلف حوالوں سے تفسیر اور تشریح اس کے اسرار ورموز کو ہویدا کرتے ہیں۔ یہ مؤلف کی باریک بینی، مطالعہ اور لگن کی ایک عمدہ مثال ہے۔ یہ اُس ذاتِ واحد کا خصوصی کرم ہے کہ رہتی دنیا تک محبوبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے چاہنے والے اپنی عقیدت ومحبت کا اظہار کرتے رہیں گے اور محمدِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ پاک کے اور پہلو اُجاگر ہوتے رہیں گے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے خصائص سے متعلق شامل موتی نہ صرف نایاب ہیں بلکہ شعور کے لیے قابلِ رشک بھی ہیں۔

دلی دعا ہے کہ خدا اس محبتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم میں اور اضافہ عطا فرمائے اور مؤلف کے قلم کو اور زیادہ زور آور کردے! آمین، ثم آمین!

انکسار۔ پروفیسر نعیم حسین

گورنمنٹ شالیمار کالج، باغبانپورہ، لاہور



آیتِ درود

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا٥ الاحزاب:56

ترجمہ کنزالایمان: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر' اے ایمان والو! اُن پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اسی آیت کے تحت فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ خود اور اس کے فرشتے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں' یعنی خدا رحمت نازل کرتا ہے' فرشتے دعا و سلام بجالاتے ہیں' اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود پڑھو اور سلام بھیجو' یعنی حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کیلئے دعا کرو اور ان پر دل و جان نثار کرو' ان کے دربار میں سلام عرض کرو' الٰہی ہم تیرے رسول مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں' تیرے حکم کی تعمیل کرتے ہیں تو ان کے دربار میں قبول فرما دے اور ہم کو دارین میں اس کے برکات عطاء کر۔

(تفسیر ابن عباس ج 2 ص 296' فرید بک سٹال' لاہور)

مؤمنو پڑھتے رہو تم اپنے آقا پر درود
ہے فرشتوں کا وظیفہ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلام

(قبالۂ بخشش)

یہ آیت کریمہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی صریح نعت ہے' علامہ

واحد نیشاپوری لکھتے ہیں کہ عثمان واعظ سے مروی ہے' فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سہل بن محمد بن سلیمان کو سنا' آپ نے فرمایا کہ یہ (درود و سلام کے حکم کا نزول) وہ شرف ہے کہ جس سے اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو مشرف فرمایا اور یہ شرف حضرت آدم علیہ السلام کو عطاء کردہ شرف سے زیادہ بلیغ و تام ہے جو فرشتوں کو سجدے کا حکم دے کر انہیں شرف عطاء فرمایا گیا تھا کیونکہ یہ جائز نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس شرف کے عطاء فرمانے میں فرشتوں کے ساتھ شریک ہوتا اور یہاں اللہ تعالیٰ نے اپنی جناب سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کی خبر دی ہے اور وہ شرف جو اللہ تعالیٰ سے صادر ہو' اُس شرف سے ابلغ ہے جو شرف فرشتوں کے ساتھ مختص ہے۔

اور اس آیت میں ایمان والوں کو اس ذاتِ پاک پر درود پڑھنے کا حکم دیا گیا' مگر لطف کی بات یہ ہے کہ کام ایک مگر کرنے والے تین! اللہ تعالیٰ ۲ فرشتے ۳ مؤمنین

۱-اللہ تعالیٰ کی طرف سے ''صلاۃ'' یہ ہے کہ اللہ رب العزت جل مجدہ لاتعداد فرشتوں کی محفل میں اپنے محبوب کی مدح و ثناء کرتا ہے اور ان میں اپنی پیدا کردہ بے عیب شخصیت پر ناز فرماتا ہے' جیسا کہ بخاری شریف میں ابوالعالیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے۔

صَلَاةُ اللّٰهِ ثَنَاءُ هٗ عَلَيْهِ عِنْدَ الْمَلَائِكَةِ .

(صحیح البخاری' کتاب التفسیر' رقم 95' ص115)

یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ''صلاۃ'' فرشتوں کی محفل میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف و تعظیم کا ذکر کرنا ہے۔

۲-جب ''صلاۃ'' کی نسبت ملائکہ کی طرف ہو تو مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی

نورانی مخلوق (فرشتے) اللہ عزوجل کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے درجات کی مزید بلندی اور اُن کے احکام کی مزید رفعت کیلئے ہر وقت دعا کرتے رہتے ہیں' جیسا کہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے درِاقدس پر روزانہ ستّر ہزار فرشتے صبح حاضر ہو کر شام تک اور شام کو ستّر ہزار فرشتے حاضر ہو کر صبح تک صلاۃ وسلام پیش کرتے ہیں' جو فرشتہ ایک بار حاضری دے چکا' پھر دوبارہ قیامت تک حاضر نہیں ہو سکے گا۔

۳-جب ''صلاۃ'' کی نسبت اہل ایمان کی طرف ہو تو معنی یہ ہوں گے کہ غلام اپنے آقا ومولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کیلئے ادب و احترام کے ساتھ پیارے پیارے کلمات' خوبصورت جملوں اور پاکیزہ الفاظ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں۔

....

علامہ آلوسی بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ''صلاۃ'' کے منجانب اللہ ہونے کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ عزوجل کے درود بھیجنے کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ عزوجل نے اس دنیا میں اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شان کو اس طرح بلند فرمایا کہ اُن کا ذکر بلند رکھا' اُن کے دین کو غلبہ عطاء فرمایا اور اُن کی تعلیمات پر عمل کرنے والوں کا سلسلہ تا اَبد جاری رکھا ہے اور آخرت میں اُن کی عزت وعظمت کا اس طرح مظاہرہ ہو گا کہ گنہ گاروں کے حق میں اُن کی شفاعت قبول ہو گی۔ انہیں بہترین اجر وثواب عطاء فرما کر بلند مقام پر فائز کیا جائے گا' جو مقامِ محمود کہلائے گا' اس طرح اوّلین وآخرین میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت وفضیلت نمایاں ہو گی اور تمام مقربین پر آپ کی عزت آشکار ہو جائے گی۔

علامہ ابن منظور نے صلوٰۃ وسلام کا مفہوم اس طرح بیان کیا ہے کہ جب بندۂ مؤمن بارگاہِ الٰہی عزوجل میں عرض کرتا ہے: ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ''

تو اس کا مقصود یہ ہوتا ہے کہ اے اللہ! اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر کو بلند فرما! اور اُن کے دین کو غلبہ عطاء فرما! اُن کی شریعتِ مطہرہ کو دوامَ عطاء فرما! اُن کے مرتبہ کو بلند فرما! اور روزِ محشر گنہ گاروں کے حق میں اُن کی شفاعت قبول فرما کر ان کا اجروثواب گونا گوں کردے۔

بعض اسلاف نے اس طرح وضاحت کی ہے کہ اللہ رب العزت نے اہلِ ایمان کو محبوب علیہ السلام پر درود بھیجنے کا حکم دیا' لیکن ہم نہ تو اُن کے بلند مراتب سے کما حقہ واقف ہیں اور نہ ہی اُن کے دربارِ عالی کے آداب بجالانا ہمارے بس میں ہے نہ ہی ہم یہ جانتے ہیں کہ اس حکمِ عالی کی تکمیل کا احسن طریقہ کیا ہے' جو قبول ہو' پس ہم "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ" کا ایک معروضہ دربارِ الٰہی میں پیش کرتے ہیں کہ مولیٰ! تو نے حکم دیا' ایسا حکم جس کی تعمیل کما حقہ ہمارے بس میں نہیں' پس ہم تجھ سے ہی التجاء کرتے ہیں کہ ہماری جانب سے اپنے پیارے محبوب علیہ السلام پر درود وسلام نازل فرما دے' جیسا کہ حق ہے جو اُن کو پسند ہو اور جو اُن کے دربارِ عالی میں مقبول ہو' اگر بندہ عاجز کا معروضہ قبول ہو گیا تو یقین جانئے مقدر چمک اُٹھا' دنیا وآخرت کی بھلائیاں نصیب ہو گئیں۔

کوئی ناعاقبت اندیش یہ گمان نہ کرے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہمارے درود وسلام کے محتاج ہیں' انہیں اس کی ضرورت ہے' کیونکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عظیم ہستی ہم جیسوں کی کبھی محتاج وضرورت مند نہیں ہو سکتی' بلکہ ہم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے محتاج ہیں' ہمیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ضرورت ہے' اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو "رحمۃ للعالمین" فرمایا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تمام جہانوں کیلئے رحمت بن کر تشریف لائے' رحمت ضرورت ہے اور عالمین ضرورت مند' تو کائنات کا ذرہ ذرہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا محتاج' علامہ ابن حجر مکی شافعی اور علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی علیہما الرحمہ نقل کرتے ہیں:

ابن عبدالسلام نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ہمارا درود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لیے شفاعت نہیں ہے' کیونکہ ہماری اوقات ہی کیا ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کریں' لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں اُس ذات کو بدلہ دینے کا حکم فرمایا' جس نے ہم پر احسان کیا' پھر جب ہم اس سے عاجز ہو گئے تو ہم نے اس کا تدارک دعا کے ساتھ کرنے کی سعی کی' پس جب اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے کہ میرے بندے اس ہستی کو بدلہ دینے سے عاجز رہیں گے تو اُس نے ہمیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کی تعلیم فرمائی اور ابن العربی نے فرمایا کہ درود کا فائدہ درود بھیجنے والے کی طرف لوٹتا ہے اور امام فخرالدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے' نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں تو ہمارے درود کی کیا حاجت ہے' تو جواب یہ ہے کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اس کی حاجت نہیں ہے' نہ ہی اللہ تعالیٰ کے درود کے بعد فرشتوں کے درود کی حاجت ہے' یہ تو صرف نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم کے اظہار کے لیے اور ہم عاجزوں پر شفقت کے لیے ہے کہ وہ ہمیں اس پر ثواب عنایت فرمائے' اسی لیے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے' اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت نازل فرماتا ہے''۔

علامہ سیّد سعادت علی قادری نے ''مطالع المسرات'' سے نقل کیا کہ حضرت علامہ فاسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کیلئے درود شریف کو اپنی رضا اور قرب حاصل کرنے کا ذریعہ بنایا ہے' لہٰذا جو شخص جتنا درود پاک زیادہ پڑھے گا' اُتنا ہی رضا اور قرب کا حق دار قرار پائے گا اور اس بات کا مستحق ہوگا کہ اُس کے سارے کام آسان ہوں اور پورے ہوں اور اُس کے گناہ بخش دیئے جائیں اور اُس کی سیرت پاکیزہ ہو اور اُس کا دل روشن ہو۔

امام فخرالدین رازی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ درود شریف پڑھنے کا

حکم‘ اس لیے دیا گیا ہے کہ انسان کی روح جبلی طور پر ضعیف ہے‘ پس درود پڑھنے سے اُس میں انوارِ الٰہی کی تجلیات قبول کر لینے کی استعداد پیدا ہو جاتی ہے‘ جس طرح آفتاب کی کرنیں مکان کے روشن دانوں سے اندر جھانکتی ہیں‘ تو اُس مکان کے در و دیوار روشن نہیں ہوتے‘ لیکن اگر اُس مکان کے اندر پانی کا طشت یا آئینہ رکھ دیا جائے تو آفتاب کے عکس سے مکان کی چھت اور در و دیوار چمک اُٹھتے ہیں‘ اس طرح اُمت کی روحیں اپنی فطری کمزوری کی وجہ سے ظلمت کدہ میں پڑی ہوئی ہیں اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی روحِ انور جو کہ سورج سے بھی روشن تر ہے‘ اُس کی نورانی کرنوں سے روشنی حاصل کر کے اپنے باطن کو چمکا لیتی ہیں اور یہ استعداد صرف درود پاک سے حاصل ہوتی ہے‘ جو پانی کے طشت یا آئینہ کی طرح ہے‘ اس لیے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً ۔

(ماہنامہ بقیع‘ اپریل 2010ء کراچی‘ خدا چاہتا ہے رضائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)

یعنی قیامت کے دن مجھ سے قریب ترین وہ شخص ہوگا جو مجھ پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجتا ہوگا۔

درود پاک پڑھنا فرض بھی ہے‘ واجب بھی‘ سنت بھی‘ مستحب بھی‘ مکروہ بھی اور حرام بھی۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ درمختار‘ جلد اوّل‘ کتاب الصلوٰۃ میں ہے کہ عمر میں ایک بار درود شریف پڑھنا فرض ہے اور جس مجلس میں بیٹھے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اسم شریف وہاں بار بار آئے تو صاحبِ درمختار کے نزدیک تو جب بھی نام پاک سنے‘ درود شریف پڑھنا واجب ہے۔ نام لینے والے پر بھی اور سننے والے پر بھی۔ مگر جمہور کے نزدیک ایک مجلس میں ایک بار پڑھنا واجب ہے اور ہر بار پڑھنا مستحب۔ سات جگہ درود پاک پڑھنا مکروہ ہے: (1) جماع کے وقت (2) بیت الخلاء میں (3) تجارت کے سامان کو شہرت دینے میں (4) پھسلنے کے وقت (5) تعجب



(6) ذبح (7) اور چھینک کے وقت۔

ان جگہ پر تو درود پاک پڑھنا حرام ہے' جب تاجر اپنی کوئی چیز خریدار کو دکھائے اور اس کی عمدگی بتانے کیلئے درود پڑھے' جب کسی مجلس میں کوئی بڑا آدمی آئے تو اس کی آمد کی خبر دینے کیلئے درود پڑھا جائے' اسی طرح فرض نماز کی التحیات میں جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام آئے تو درود پڑھنا ناجائز ہے۔

نماز میں التحیات کے بعد درود شریف پڑھنا سنت ہے' فرض' واجب نماز میں تو دوسری التحیات میں سنت ہے اور پہلی میں منع۔ نوافل میں دونوں بار کی التحیات کے بعد درود پڑھنا سنت' یعنی قعدہ میں بھی درود شریف پڑھ کر کھڑا ہو۔

(شانِ حبیب الرحمٰن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بتصرف ما)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب ...... صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد



محبت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

ایسا گما دے اُن کی وِلا میں خدا ہمیں
ڈھونڈا کریں پر اپنی خبر کو خبر نہ ہو

....

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محب، میں نہیں تیرا میرا

(حدائق بخشش)

اہل علم سے یہ بات پوشیدہ نہیں کہ یہ موضوع اپنے اندر انتہاء درجے کی وسعت رکھتا ہے جس کی تفصیل کو ان چند اوراق میں بیان کرنا قطعاً ممکن نہیں ہے' کیونکہ اگر دنیا کا کوئی بھی انسان اپنی آنکھوں سے مذہبی' نسلی اور لسانی تعصب کی پٹی اتارے اور اپنے دل کے دریچے کھول کر حقیقت کی نظر سے میرے آقا علیہ السلام کی سیرتِ طیبہ کا جائزہ لے تو وہ بزبانِ فصیح پکار اُٹھے گا:

تیرے تو وصف عیبِ تناہی سے ہیں بری
حیران ہوں میرے شاہ ﷺ میں کیا کیا کہوں تجھے

(حدائق بخشش)

میرے آقا علیہ السلام سے محبت بہت ضروری ہے' اسی محبت کے بارے میں علماء وصوفیاء حضرات بہت کچھ لکھنے کے بعد بھی کہتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ میری اس چھوٹی سی کوشش کو قبول فرمائے''۔

اے رضاؔ خود صاحبِ قرآں ہے مداحِ حضور
تجھ سے کب ممکن ہے پھر مدحت رسول اللہ کی

(حدائقِ بخشش)

اہل لغت کہتے ہیں: محبت "حِبّہ" سے مأخوذ ہے اور حِبّہ کے معنی بیج کے ہیں جو زمین پر گرتا ہے۔ نیز اہل لغت یہ بھی کہتے ہیں کہ محبت "حب" سے مشتق ہے اور "حب" وہ دانہ ہے جس میں پانی کثرت سے ہو اور اوپر سے وہ ایسا محفوظ ہو کہ چشموں کا پانی اس میں داخل نہ ہو سکے، یہی حال محبت کا ہے کہ جب وہ طالب کے دل میں جاگزیں ہو جاتی ہے تو اس کا دل اس سے پُر ہو جاتا ہے، پھر اس دل میں محبوب کے کلام کے سوا کوئی جگہ باقی نہیں رہتی، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب خلعتِ خلّت سے سرفراز فرمایا تو وہ صرف کلامِ حق کے طالب ہو کر رہ گئے، یہ جہاں اور جہان والے سب ان کا حجاب بن گئے۔ (کشف المحجوب)

حضرت شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: محبت اس لیے نام رکھا گیا کہ وہ دل سے محبوب کے علاوہ ہر چیز نکال دیتی ہے۔

بعض نے فرمایا کہ مشتاقِ دل کے ساتھ "دائمی میلان" محبت ہے۔

یہ بھی کہا گیا ہے کہ دل کا اللہ تعالیٰ کی مراد کے موافق ہونا "محبت" ہے۔

کسی نے کہا کہ محبوب کو تمام پسندیدہ چیزوں پر ترجیح دینا "محبت" ہے۔

بعض نے کہا کہ محبوب کی موجودگی اور عدم موجودگی میں محبوب کی "موافقت" کرنا "محبت" ہے۔ (الرسالۃ القشیریہ، باب المحبۃ، دار الکتب العربی، بیروت، ص 298)

حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

محبت یہ ہے کہ محبوب کی طاعتوں میں ہی ہم آغوش رہے اور اس کی مخالفتوں سے ہمیشہ بچتا رہے۔ (کشف المحجوب) اور اللہ تعالیٰ نے اپنے کلامِ مقدس میں ارشاد فرمایا:

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْآ اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ○ المائدہ 92

ترجمہ کنزالایمان: اور حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور ہوشیار رہو' پھر اگر تم پھر جاؤ تو جان لو کہ ہمارے رسول کا ذمہ صرف واضح طور پر حکم پہنچا دینا ہے۔

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: اس آیت میں مسلمانوں کو خدا اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نعت ارشاد ہوئی ہے۔ اوّلاً تو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ ربِ تعالیٰ نے اپنی طاعت کا علیحدہ ذکر فرمایا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کا علیحدہ' اس سے بہت پرلطف بات یہ حاصل ہوئی کہ صرف قرآن کو مان لینا ہی ہدایت کیلئے کافی نہیں یا یوں کہنا کہ خدا کی اطاعت ہی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت ہے' احادیث کی ضرورت نہیں' محض بے دینی ہے۔

(شانِ حبیب الرحمٰن)

الحمد للہ! ہمیں آقا علیہ السلام سے محبت ہے اور محبّ اپنے محبوب کا مطیع ہوتا ہے۔ فلہٰذا ان کے اسوۂ حسنہ کی تعظیم اور ان کی اطاعت ہم پر لازم ہے۔

امام مہدی فاسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ''مطالع المسّرات'' میں فرماتے ہیں:

بعض حضرات نے کہا کہ جس کے دل میں محبت نہیں ہے' وہ کسی کام کا نہیں ہے' محبت ہی سے اعمال کی پاکیزگی اور احوال کا حسن حاصل ہوتا ہے اور اصلِ محبت تو ہر مسلمان کو حاصل ہے لیکن محبت کی کوئی حد نہیں ہے۔ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حقوقِ واجبہ کو کوئی انسان پورا نہیں کر سکتا' کوئی ایماندار اپنے لیے یہ پسند نہیں کرتا کہ کسی خاص بھلائی پر اکتفاء کرے کیونکہ اس سے اوپر بھی بھلائی کے بے شمار مراتب ہیں' اسی طرح محبت کے بے انتہاء درجات ہیں اور محبت میں لوگ مختلف مقامات پر فائز

ہیں' ان کی محبت ہی تمام بھلائیوں کی اصل ہے۔ (مطالع المسرات' ص75)

اسی طرح حضرت سیّدنا سہل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

جو شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ولایت وحکومت تمام حالات میں نہیں دیکھتا اور اپنی جان کو اپنی ملک جانتا ہے تو وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کی شیرینی کو نہ چکھے گا' کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ نَّفْسِہٖ ۔

(شفاء شریف حصہ دوم' ص316)

تم میں سے وہ شخص مؤمن نہیں ہوسکتا جس کے نزدیک میں اس کی جان سے زیادہ محبوب نہ ہوں۔

اور حضرت سیّدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بالاسناد مروی ہے کہ

نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص مؤمن نہ ہوگا جب تک کہ میں اس کو اس کی اولاد اور اس کے والد اور تمام لوگوں سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جاؤں۔ (شفاء شریف' حصہ دوم' ص315)

حضرت صفوان بن قدامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہجرت کی' پھر میں آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! اپنا دست مبارک دیجئے' تاکہ میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت کروں!

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست مبارک بڑھایا' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو محبوب رکھتا ہوں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ ۔ (شفاء شریف' حصہ دوم' ص316)

مرد جس کے ساتھ محبت رکھے گا' اسی کے ساتھ ہوگا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے آپ کی محبت کیسی تھی؟ فرمایا: خدا کی قسم! مجھے اپنے مال، اپنی اولاد، اپنے ماں باپ اور پیاس کے وقت ٹھنڈے پانی سے بہت زیادہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم محبوب تھے۔ (شفاء شریف، ص318، حصہ دوم)

نجومِ اُمتِ ہُدیٰ کے ہادی نثار آقا ﷺ پہ ہو رہے ہیں
جلاؤ تم بھی شمعِ محبت، اسی سے عالم میں روشنی ہے
(ابوالخیر عفی عنہ)

ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پاؤں شل ہو گیا، کسی نے ان سے کہا کہ اپنے سب سے محبوب کو یاد کیجئے، یہ جاتا رہے گا۔ چنانچہ انہوں نے زور سے کہا: یا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)! اسی وقت ان کا پاؤں کھل گیا۔

(شفاء شریف، ص319، حصہ دوم)

فریاد اُمتی جو کرے حالِ زار میں
ممکن نہیں کہ خیرِ بشر کو خبر نہ ہو
(حدائقِ بخشش)

حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انتقال کا وقت آیا ان کی بیوی نے کہا: ''واحزناہ'' (ہائے افسوس!) اس پر اُس سچے عاشقِ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جو جواب دیا، قسم بخدا! آبِ زر کے ساتھ لکھنے کے قابل ہے، فرماتے ہیں:

وَاَطْرَبَاهُ غَدًا اَلْقَی الْاَحِبَّةَ مُحَمَّدًا وَّحِزْبَهٗ ۔ (شفاء شریف، ص319، حصہ دوم)

واہ کتنی خوشی ہے کہ کل میں اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے گروہ سے ملاقات کروں گا۔

کروں تیرے نام پہ جاں فدا، نہ بس ایک جاں دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں
(حدائقِ بخشش)

سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکھنے کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے نسبت رکھنے والی چیزوں کو محبوب رکھا جائے' یہ بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں داخل ہے۔ قدرتی طور پر انسان جس سے محبت رکھتا ہے' اس سے نسبت رکھنے والی تمام چیزیں اس کو محبوب ہو جاتی ہیں۔ حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکھنے والے بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وطن پاک اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وطن پاک کے رہنے والوں اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے نسبت رکھنے والی ہر چیز کو جان ودل سے محبوب رکھتے ہیں۔ (سوانح کربلا' ص 28' مکتبۃ المدینہ)

دل عبث خوف سے پتا سا اُڑا جاتا ہے
پلہ ہلکا سہی بھاری ہے بھروسہ تیرا
(حدائق بخشش)

محبت کی بابت قدرے تفصیل سے پڑھ لینے کے بعد سوال یہ ہے کہ ہمارے اندر محبت کیسے پیدا ہو گی اور ہمیں اس کا اندازہ کیسے ہو گا' تو سنئے امام مہدی فاسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سچی محبت یہ ہے کہ محب (محبت کرنے والا) آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو تمام چیزوں پر ترجیح دے' یہاں تک کہ اپنی جان پر بھی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سنت اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لائے ہوئے احکامات پر عمل پیرا ہو اور اسے اپنی خواہشوں پر ترجیح دے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ہدایت پر کاربند' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے آدابِ اخلاق اور شمائل کے ساتھ متصف ہو' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حالات مبارک کا پورے خلوص کے ساتھ متلاشی ہو' نیت' ارادہ' علم اور عمل سب صحیح ہوں' مطلب یہ کہ بندہ جب اپنے اندر یہ علامت پائے تو سمجھ لے کہ اللہ تعالیٰ کا میرے اوپر

خاص کرم ہے اور حسن ظن رکھے کہ میرا فعل اس کی بارگاہ میں مقبول ہے۔ لہٰذا اس کے ہدایت اور بھلائی عطاء فرمانے پر حمد و شکر بجالائے۔

(مطالع المسرات، ص160)

ایسا گما دے اُن کی وِلا میں خدا ہمیں
ڈھونڈا کریں پر اپنی خبر کو خبر نہ ہو

(حدائق بخشش)

اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعا ہے کہ ہمیں اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی سچی محبت عطاء فرمائے!

آمین بجاہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

مدینے کی گلیاں ہوتیں میں جاروب دار ہوتا
پلکوں سے جھاڑو دیتا ہونٹوں سے خار اُٹھاتا

(عطاری عفی عنہ)

نامِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی برکتیں

ربِ ذوالجلال نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو جو مقام ومرتبہ عطاء فرمایا ہے' اس کو کما حقہ بیان کرنا تو دور کی بات' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے تو نام مبارک کی اہمیت وفضیلت کی کوئی حد وانتہاء نہیں ہے' جن کو رب کریم جل جلالہ خود ارشاد فرما رہا ہے:

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط (الفتح29)

ترجمہ کنزالایمان: محمد اللہ کے رسول ہیں۔

یہی وہ نام مقدس ہے کہ جس نے گرتوں کو اُٹھایا' ڈوبتوں کو بچایا' روتوں کو ہنسایا' عاصیوں کو بخشوایا' مردہ دلوں کو جِلایا' بچھڑوں کو ملایا اور جنت کو سجایا ہے۔

ذیل میں ہم اسم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے کچھ فضائل وبرکات کا تذکرہ کررہے ہیں:

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام ''محمد'' ہے' لفظ محمد کا مادہ ''حمد'' ہے۔

اور باب تفعیل ثلاثی مزید فیہ سے یہ اسم مفعول کا صیغہ ہے' جس کا مصدر تحمید ہے یہ صیغہ تو اسم مفعول کا ہے' لیکن معنی میں مبالغہ انتہاء درجہ کا ہے' بنا بریں معنی یہ بنے گا:

''وہ ذاتِ پاک جس کی ہمیشہ' بار بار اور ہر سمت وزاویہ سے تعریف کی گئی ہو' ایسی تعریف وثناء جو کبھی ختم نہ ہو''۔

حضرت عبدالمطلب نے جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام ''محمد'' رکھا تو ان کا بھی یہی مقصود تھا' چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب پیدا ہوئے تو حضرت عبدالمطلب نے ایک دنبہ کا عقیقہ کیا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام ''محمد'' رکھا۔ اس موقع پر کسی نے ان سے کہا:

اے ابوالحارث! کیا وجہ ہے کہ آپ نے اس بچے (حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کا نام ''محمد'' رکھا اور اپنے آباؤ اجداد کے ناموں پر نام نہ رکھا؟ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا: میں نے چاہا کہ آسمانوں میں اللہ تعالیٰ میرے پوتے کی شان بلند فرمائے اور زمین پر ساکنانِ خاک آپ کی تعریف کریں' اور اللہ تعالیٰ نے حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس آرزو کو پورا کر دیا کہ آج آفاق اس نام سے گونج رہا ہے۔

(خصائص الکبریٰ ج 1 ص 161۔ سعادت الدارین ج 2 ص 370)

قوتِ عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دھر میں اسم محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اجالا کر دے

(کلیاتِ اقبال)

نورِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تخلیق' کائنات کا نقطۂ آغاز ہے' سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے اپنے نور سے نورِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پیدا فرمایا اور جب یہ نور حریمِ ناز میں سجدہ ریز ہوا تو اس کا نام محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم رکھا' پھر اس نور سے عرش و کرسی' لوح و قلم' آفتاب و ماہتاب' ایک ایک کر کے پیدا ہوتے گئے' قلم کو لکھنے کا حکم ملا تو اس نے ''لَآ اِلٰـــهَ اِلَّا اللّٰـهُ'' لکھا' پھر حکم ہوا تو اس نے ''مُـحَمَّدٌ رَّسُـوْلُ اللّٰهِ'' لکھا' جس طرح کائنات میں اللہ جل مجدہ نے سب سے پہلے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو وجود عطاء فرمایا۔ اپنے نام کے بعد آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام رکھا' اسی طرح اپنے نام کے بعد آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام لکھوایا' اسی سے اسم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بلندیوں کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے' اُن کا



نامِ نامی کیا ظاہر ہوا' کائنات میں بہار آنے لگی۔ ہاں! ۔

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا' وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو

جان ہیں وہ جہان کی' جان ہے تو جہان ہے

(حدائق بخشش)

نامِ محمد کی کیا بات! وہ چشمِ بینا کہاں سے لائیں جو زمین و آسمان میں اس نامِ نامی کے جلوے دیکھے! نامِ محمد کہاں نہیں؟ ساقِ عرش پر" لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ " لکھا ہوا ہے' لوحِ محفوظ میں" لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ " لکھا ہوا ہے' جنت کے ہر دروازے پر" لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ " لکھا ہوا ہے' آسمانی صحیفوں میں نامِ احمد اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم' تورات میں' انجیل میں' زبور میں' صحیفۂ آدم میں' صحیفۂ ابراہیم میں' صحیفۂ اشعیاہ میں' کتابِ حبقوق میں' اقوالِ شعیب میں' اقوالِ سلیمان (علیہم السلام) میں اور تو اور ہندوؤں کے ویدوں اور اپنسدوں میں' گوتم بدھ کے ملفوظات میں نامِ احمد و محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جلوہ گر ہے۔ اللہ جل مجدہ نے دنیا میں آنے والے تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو جمع کر کے ان سے عہد لیا کہ جب وہ آنے والا آئے تو اس پر ایمان لانا اور اس کی تائید و حمایت کرنا' ہر نبی علیہ السلام نے سنا اور سر جھکایا' وعدہ کیا اور اپنے عہد پر گواہ ہوا اور اللہ تعالیٰ ان سب پر گواہ...... اللہ اکبر! کس اہتمام سے عہد لیا گیا' جب سارے عالم کے نبیوں نے نامِ محمد سنا اور عہد بھی کیا تو کیا پھر ہر نبی نے اپنی اُمت میں آپ کی آمد کا ذکر نہ کیا ہوگا؟...... یقیناً کیا ہوگا' تو یہ کہنا سچ اور حق ہے کہ کوئی نبی علیہ السلام اور رسول علیہ السلام ایسا نہیں' جس نے اپنی اُمت میں سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر نہ کیا ہو۔ سب نے کیا اور پھر سُن سُن کے اوروں نے بھی کیا' ہر مذہب و ملت کی کتابوں میں اور ہر دور کی فضاؤں میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نامِ نامی کی گونج سنائی دے رہی ہے' سبحان اللہ! نہ صرف کتابوں میں بلکہ آسمان و زمین' شجر و حجر'

حتیٰ کہ انسانی وجود میں بھی دیکھنے والوں نے نام اِ نامی نام محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم دیکھا ہے' درختوں پر' پتوں پر' پھلوں پر' پھولوں پر' پھولوں کے اندر' پھلوں کے اندر' اور دورِ جدید میں یہ عجیب انکشاف ہوا کہ انسان کی سانس کی نالی میں'' لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ' ' لکھا ہوا ہے اور داہنے پھیپھڑے پر'' مُـحَـمَّـدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ '' لکھا ہوا ہے۔ سبحان اللہ!

(معارفِ اسم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم از ڈاکٹر مسعود احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

ہو نہ یہ پھول تو بلبل کا ترنم بھی نہ ہو
چمن دھر میں کلیوں کا تبسم بھی نہ ہو
یہ نہ ساقی ہو تو پھر مئے بھی نہ ہو' خم بھی نہ ہو
بزم توحید بھی دنیا میں نہ ہو تم بھی نہ ہو
خیمہ۔ افلاک کا استادہ اسی نام سے ہے
نبض ہستی تپش آمادہ اسی نام سے ہے

(کلیاتِ اقبال)

لفظ'' محمد'' میں چار حروف ہیں: م' ح' م' د۔ پہلی میم سے مراد منت ہے اور منت کا معنی احسان ہے' گویا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اپنی اُمت پر انہیں جہنم سے رہائی دلا کر احسان کیجئے اور ح سے مراد حُب ہے' گویا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ اپنی اُمت کے دل میں میری حُب (محبت) پیدا کیجئے اور دوسری میم' مغفرت پر دلالت کرتی ہے' مراد یہ ہے کہ اپنی اُمت کو بخش دیجئے اور دال اس اُمت کے دائمی دین پر دلالت کرتی ہے کہ دینِ اسلام ان سے کبھی نہ نکلے گا۔ اور بعض نے کہا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اسم شریف'' محمد'' ہے' اس کی برکت سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کے گناہ مٹائے جائیں گے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اسم شریف'' احمد'' ہے' اس کے باعث جہنم سے رہائی ہوگی۔ (نزہۃ المجالس' ج2 ص263)

اللہ عزوجل نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو جہاں پر اور خصائص عطاء فرمادیئے' وہاں یہ خصوصیت بھی عطاء فرمائی ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے نام پر کسی اور نے نام نہیں رکھا' یہ بھی خوبی ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانۂ اقدس سے پہلے احمد ومحمد کسی نے بھی نہ رکھا'' احمد'' جو کہ کتبِ سابقہ میں بھی آیا ہے اور انبیاء کرام نے اس کی بشارت دی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمتِ بالغہ سے کسی اور کو یہ نام رکھنے سے منع فرمادیا کہ کوئی اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے سوا اس نام کو رکھے اور نہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے علاوہ کوئی اس نام سے پکارا جائے' اسی طرح محمد بھی کہ عرب وغیر عرب میں کسی نے یہ نام نہ رکھا۔

(شفاء شریف' حصہ اوّل' ص184۔ کشف الغمہ ج1 ص522)

یہ مشیت ایزدی کا عجب کرشمہ ہے کہ اُمم سابقہ کے لوگ یہ نام رکھنے کے مجاز تک نہیں اور اُمت محمد کا بچہ بچہ اس نام سے موسوم ہو کر برکتوں کی بارش میں نہا رہا ہے' یہ بھی یاد رکھیں کہ اگر کوئی اپنا نام محمد یا احمد رکھے' یا ماں باپ اپنے بچہ کا نام محمد یا احمد رکھیں تو اس کے بہت فضائل وبرکات ہیں' چنانچہ:

علامہ یوسف نبہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

سرکار علیہ السلام کے اسم گرامی پر اپنا نام رکھنا نہایت بابرکت و باعث فضیلت ہے اور اس نام کی تعظیم وتوقیر اور احترام واکرام سب مسلمانوں پر لازم وضروری ہے۔

(جواہر البحار ج2 ص538)

ایک حدیث میں ہے: حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں: جو میری محبت کی وجہ سے اپنے لڑکے کا نام محمد یا احمد رکھے گا' اللہ تعالیٰ باپ اور بیٹے دونوں کو بخشے گا۔

(بہارِ شریف' ملفوظات اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ' ص74' مکتبۃ المدینہ)

ایک روایت میں ہے کہ قیامت کے دن ملائکہ کہیں گے کہ جن کا نام محمد یا احمد ہے'

جنت میں چلے جاؤ۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت' ص 74' مکتبۃ المدینہ)

ایک روایت میں ہے کہ ملائکہ (فرشتے) اس گھر کی زیارت کو آتے ہیں جس میں کوئی محمد یا احمد نام کا ہو۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' ص 74' مکتبۃ المدینہ)

ایک روایت میں ہے کہ جس مشورے میں اس نام (محمد) کا آدمی شریک ہو' اس میں برکت رکھی جاتی ہے۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت' ص 74' مکتبۃ المدینہ۔ سعادت الدارین ج 2 ص 386)

ایک روایت میں ہے کہ تمہارا کیا نقصان ہے کہ تمہارے گھروں میں دو یا تین محمد ہوں۔

(نزہۃ المجالس ج 1 ص 509' ملفوظات اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' ص 74' مکتبۃ المدینہ' بہارِ شریعت حصہ 16)

سنن ابوداؤد میں بسند جید حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: روزِ محشر تمہیں تمہارے ناموں اور تمہارے آباء کے ناموں سے پکارا جائے گا' اپنے بچے کا نام عمدہ رکھو۔ (کتاب الاذکار ص 299' کشف الغمہ ج 1 ص 519)

نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

ایسا شخص دوزخ میں نہیں جائے گا جو اپنا نام احمد اور محمد رکھ لے۔

(کشف الغمہ ج 1 ص 522)

رسولِ اکرم نورِ مجسم شاہ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

جب تم کسی کا نام محمد رکھو تو اسے نہ مارو نہ برا بھلا کہو بلکہ اس کی تعظیم کرو اور محفلوں میں اسے جگہ دو۔ (کشف الغمہ ج 1 ص 522' سعادت الدارین ج 2 ص 387)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص کی بیوی حمل سے ہو اور وہ یہ نیت کرے کہ اس کا نام محمد رکھے گا' اگر لڑکی بھی پیدا ہونے والی ہے تو اس نام کی

برکت سے لڑکا پیدا ہوگا۔ (کشف الغمہ ج1 ص522)

تاجدارِ مدینہ قرارِ قلب وسینہ فیضِ گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

محمد نام میں برکت رکھی گئی ہے، اس گھر میں برکت ہوگی اور محفل میں بھی، جہاں محمد نام والا شخص ہوگا۔ (ایضاً)

قرطاس کے چہرے پہ ایک لفظ لکھا میں نے
اس لفظ کی خوشبو سے ہر چیز معطر ہے
ہر چیز مقدس ہے ہر چیز معنبر ہے
وہ لفظ محمد ہے وہ لفظ محمد ہے

اسمِ محمد اور احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی برکتیں آپ نے ملاحظہ کیں! سبحان اللہ! نامِ محمد کی عظمت وشان کتنی ہے، یہ تو صرف نام کے اعجاز نظر آئے، خود میرے سرکار علیہ السلام کی شانِ رفعت کتنی ہوگی، اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے!

اگر ایک گھر میں محمد یا احمد نام کے کئی افراد ہوں تو تعین کے لیے اور نام بھی ہو سکتے ہیں، مثلاً رضا، اویس، بلال، بشیر اور عبداللہ یا عبدالرحمٰن رکھیں تو اور بھی بہتر ہے کہ اللہ تعالیٰ کو جہاں نامِ محمد اور احمد پسند ہے، وہاں عبداللہ اور عبدالرحمٰن بھی پسند ہیں، بلکہ روایت میں آتا ہے:

عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
ان احب اسمائکم الی اللہ تعالیٰ عبد اللّٰہ وعبد الرحمٰن ھٰذا
حدیث صحیح علیٰ شرط الشیخین ولم یخرجاہ ۔

(المستدرک علی الصحیحین، دارالمعرفہ بیروت، ج4 ص274، کتاب الادب)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے:

بلاشبہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں تمہارے ناموں میں پسندیدہ نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں۔



اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعا ہے کہ ہمیں ان مقدس ناموں کا ادب و احترام کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین بجاہ طٰہٰ ویٰس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

سلطانِ جہاں محبوبِ خدا تری شان و شوکت کیا کہنا
ہر شے پہ لکھا ہے نام ترا، ترے ذکر کی رفعت کیا کہنا

(قبالۂ بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ...... صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

قرآن سے خصائصِ مصطفیٰ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

قارئین کرام! آپ نے مختصراً ملاحظہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو کتنا مقام عطا فرمایا اب قرآن کریم سے ملاحظہ فرمائیں کہ اللہ جل مجدہٗ نے سلطانِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو کیا درجات رفیعہ ومقاماتِ عظیمہ عطا فرمائے ہیں اور جھومیں کہ ہم کتنے خوش نصیب ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایسی شان وعظمت والا نبی عطا فرمایا۔

ہمہ خلق گوید ثنائے خدا را
خدا خود بگوید ثنائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ
ساری کثرت پاتے یہ ہیں
(حدائق بخشش)

1- میرے آقا علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں:

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ (الفتح: ۲۹)

(ترجمہ کنزالایمان:) محمد اللہ کے رسول ہیں۔

2- میرے آقا علیہ السلام مصطفیٰ ہیں:

اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓى (آل عمران: ۳۳)

(ترجمہ کنزالایمان:) بے شک اللہ نے چن لیا۔

3- میرے آقا علیہ السلام مجتبیٰ ہیں:

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِىْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ (آل عمران:۱۷۹)

(ترجمہ کنزالایمان:) ہاں اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے

4- میرے آقا علیہ السلام نور ہیں:

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ (المائدہ:۱۵)

(ترجمہ کنزالایمان:) بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور اور روشن کتاب آئی۔

5- میرے آقا علیہ السلام عبدِ کامل ہیں:

سُبْحٰنَ الَّذِىْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا (بنی اسرائیل:۱)

(ترجمہ کنزالایمان:) پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا۔

6- میرے آقا علیہ السلام خاتم النبیین ہیں:

وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ (الاحزاب:۴۰)

(ترجمہ کنزالایمان:) ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے۔

7- میرے آقا علیہ السلام سراج منیر اور داعی ہیں:

وَّ دَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِيْرًا (الاحزاب:۴۶)

(ترجمہ کنزالایمان:) اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور چمکا دینے والا آفتاب۔

8- میرے آقا علیہ السلام شہید (گواہ) ہیں:

وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا (البقرہ:۱۴۳)

(ترجمہ کنزالایمان:) اور یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ۔

9- میرے آقا علیہ السلام کا اسم گرامی احمد بھی ہے۔

اِسْمُهٗۤ اَحْمَدُ ؕ (الصف:٦)

(ترجمہ کنزالایمان:)ان کا نام احمد ہے۔

10- میرے آقا علیہ السلام شاہد(حاضر ناظر)، مبشر اور نذیر ہیں:

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًاۙ

(الاحزاب:۴۵)

(ترجمہ کنزالایمان:)اے غیب کی خبریں دینے والے(نبی)! بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا۔

11- میرے آقا علیہ السلام سارے جہانوں کے لیے رحمت ہیں:

وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ (الانبیاء:۱۰۷)

(ترجمہ کنزالایمان:)اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لیے۔

12- میرے آقا علیہ السلام سب سے پہلے مسلمان ہیں:

وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ (الانعام:۱۶۳)

(ترجمہ کنزالایمان:)اور میں سب سے پہلے مسلمان ہوں۔

13- میرے آقا علیہ السلام کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (الاحزاب:۲۱)

(ترجمہ کنزالایمان:)بے شک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے۔

14- میرے آقا علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے شریعت کے مالک ہیں:

وَمَاۤ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ (الحشر:۷)

(ترجمہ کنزالایمان:)اور جو کچھ تمہیں رسول عطاء فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں، باز رہو۔

15- میرے آقا علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے سچے دین اور ہدایت کے ساتھ بھیجا:

هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِیْنِ الْحَقِّ (الصف:۹)

(ترجمہ کنزالایمان:) وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا۔

16- میرے آقا علیہ السلام کے میلاد پر اللہ تعالیٰ نے خوشی منانے کا حکم دیا:

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْیَفْرَحُوْاؕ هُوَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ۝ (یونس:۵۸)

(ترجمہ کنزالایمان:) تم فرماؤ! اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت اور اسی پر چاہیے کہ خوشی کریں، وہ ان کے سب دھن دولت سے بہتر ہے۔

17- میرے آقا علیہ السلام اندھیروں سے اُجالوں کی طرف لے جاتے ہیں:

لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ (ابراھیم:۱)

(ترجمہ کنزالایمان:) کہ تم لوگوں کو اندھیروں سے اُجالے میں لاؤ۔

18- میرے آقا علیہ السلام لوگوں کو سیدھی راہ بتاتے ہیں:

وَاِنَّكَ لَتَهْدِیْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۝ (الشوریٰ:۵۲)

(ترجمہ کنزالایمان:) اور بے شک تم ضرور سیدھی راہ بتاتے ہو۔

19- میرے آقا علیہ السلام لوگوں کو کتاب وحکمت سکھاتے ہیں:

وَ یُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ (البقرہ:۱۵۱، الجمعہ:۲)

(ترجمہ کنزالایمان:) اور کتاب اور پختہ علم سکھاتا ہے۔

20- میرے آقا علیہ السلام لوگوں کو پاک کرتے ہیں:

وَ یُزَكِّیْهِمْ (الجمعہ:۲)

(ترجمہ کنزالایمان:) اور انہیں پاک کرتے ہیں۔

21- میرے آقا علیہ السلام کو حلال وحرام کا اختیار دیا گیا:

وَ یُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ وَ یُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ (الاعراف:۱۵۷)

(ترجمہ کنزالایمان:)اور ستھری چیزیں ان کے لیے حلال فرمائے گا اور گندی چیزیں ان پر حرام کرے گا۔

22- میرے آقا علیہ السلام کے فیصلے کے بعد کسی کا کوئی اختیار باقی نہیں رہتا:

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ (الاحزاب:۳۶)

(ترجمہ کنزالایمان:)اور نہ کسی مسلمان مرد نہ مسلمان عورت کو پہنچتا ہے کہ جب اللہ ورسول کچھ حکم فرمادیں تو انہیں اپنے معاملہ کا کچھ اختیار رہے۔

23- اللہ تعالیٰ نے میرے آقا علیہ السلام کو نرم دل اور مہربان بنایا ہے:

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ (آل عمران:۱۵۹)

(ترجمہ کنزالایمان:)تو کیسی کچھ اللہ کی مہربانی ہے کہ اے محبوب! تم ان کے لیے نرم دل ہوئے۔

24- آقا علیہ السلام کی ازواجِ مطہرات بے مثل ہیں:

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ (الاحزاب:۳۲)

(ترجمہ کنزالایمان:)اے نبی کی بیبیو! تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو۔

25- میرے آقا علیہ السلام کی ازواجِ مطہرات تمام مؤمنوں کی مائیں ہیں:

وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ ؕ (الاحزاب:۶)

(ترجمہ کنزالایمان:)اور اس کی بیبیاں ان کی مائیں ہیں۔

26- میرے آقا علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے روشن فتح عطاء فرمائی:

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۝ (الفتح:۱)

(ترجمہ کنزالایمان:) بے شک ہم نے تمہارے لیے روشن فتح فرمادی۔

27- میرے آقا علیہ السلام کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ کرم پر لی ہے:

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ (الحجر:۹)

(ترجمہ کنزالایمان:) بے شک ہم نے اتارا ہے یہ قرآن اور بے شک ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔

28- مغفرت کیلئے آقا علیہ السلام کا وسیلہ ضروری ہے۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝ (النساء:۶۴)

(ترجمہ کنزالایمان:) اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

29- میرے آقا علیہ السلام کے سبب آپ کے اگلے' پچھلے غلاموں کی مغفرت ہوتی ہے:

لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَ مَا تَاَخَّرَ (الفتح:۲)

(ترجمہ کنزالایمان:) تا کہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے۔

30- میرے آقا علیہ السلام کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ کرم پر لی ہے:

وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ (المائدہ:۶۷)

(ترجمہ کنزالایمان:) اور اللہ تمہاری نگہبانی کرے گا لوگوں سے۔

31- اللہ عزوجل نے آپ کو وہ سب کچھ سکھادیا جو آپ نہیں جانتے تھے۔

وَ عَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ (النساء:۱۱۳)

(ترجمہ کنزالایمان:) اور تمہیں سکھادیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے۔

32- میرے آقا علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے علوم غیبیہ سکھادیئے:

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِىْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ص (آل عمران:۱۷۹)



(ترجمہ کنزالایمان:)اور اللہ کی شان یہ نہیں کہ اے عام لوگو! تمہیں غیب کا علم دے دے ہاں! اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے۔

33- میرے آقا علیہ السلام غیب بتانے میں بخیل نہیں ہیں:

وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ۝ (التکویر:۲۴)

(ترجمہ کنزالایمان:)اور یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں۔

34- میرے آقا علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے قرآن سکھایا:

اَلرَّحْمٰنُ ۝ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝ (الرحمٰن:۱،۲)

(ترجمہ کنزالایمان:)رحمٰن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا۔

35- میرے آقا علیہ السلام کو بے شمار خوبیاں عطاء فرمائی گئیں:

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝ (الکوثر:۱)

(ترجمہ کنزالایمان:)اے محبوب! بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطاء فرمائیں۔

36- میرے آقا علیہ السلام کے لیے کبھی نہ ختم ہونے والا اجر ہے:

وَ اِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ۝ (القلم:۳)

(ترجمہ کنزالایمان:)اور ضرور تمہارے لیے بے انتہاء ثواب ہے۔

37- میرے آقا علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ کا فضلِ عظیم ہے:

وَ كَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ۝ (النساء:۱۱۳)

(ترجمہ کنزالایمان:)اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے۔

38- میرے آقا علیہ السلام مومنوں کے ان کی جانوں سے زیادہ مالک ہیں:

اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ (الاحزاب:۶)

(ترجمہ کنزالایمان:)یہ نبی مسلمانوں پر ان کی جان سے زیادہ مالک ہے۔

39- میرے آقا علیہ السلام کی حاکمیت کو تسلیم نہ کرنا کفر ہے:

فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ

(النساء:۶۵)

(ترجمہ کنزالایمان:) تو اے محبوب! تمہارے رب کی قسم! وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں۔

40- میرے آقا علیہ السلام کی بارگاہ کا گستاخ ولدالحرام ہوتا ہے:

عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ ۝ (القلم:۱۳)

(ترجمہ کنزالایمان:) اس سب پر طرہ یہ کہ اس کی اصل میں خطا ہے۔

41- میرے آقا علیہ السلام کی بارگاہ کے گستاخ کا منہ خنزیر کی مثل ہو جاتا ہے:

سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ ۝ (القلم:۱۶)

(ترجمہ کنزالایمان:) قریب ہے کہ ہم اس کی سؤر کی سی تھوتھنی پر داغ دیں گے۔

42- میرے آقا علیہ السلام کے گستاخ کی مذمت کرنا اللہ کی سنت ہے:

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ۝ (لھب:۱)

(ترجمہ کنزالایمان:) تباہ ہو جائیں ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ ہی ہو گیا۔

43- میرے آقا علیہ السلام کی رضا اللہ تعالیٰ چاہتا ہے:

وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ۝ (الضحیٰ:۵)

(ترجمہ کنزالایمان:) اور بے شک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔

44- میرے آقا علیہ السلام کی رضا کے لیے اللہ عزوجل نے آپ کا ذکر بلند کیا:

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝ (الم نشرح:۴)

(ترجمہ کنزالایمان:) اور ہم نے تمہارے لیے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔

45- میرے آقا علیہ السلام کی خوشی کیلئے اللہ تعالیٰ نے قبلہ تبدیل فرمادیا:

فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا (البقرہ:۱۴۴)

(ترجمہ کنزالایمان:) تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے۔

46- میرے آقا علیہ السلام کی گفتگو کی اللہ تعالیٰ نے قسم ارشاد فرمائی:

وَقِيْلِهٖ يٰرَبِّ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ٥ (الزخرف:۸۸)

(ترجمہ کنزالایمان:) مجھے رسول کے اس کہنے کی قسم کہ اے میرے رب! یہ لوگ ایمان نہیں لاتے۔

47- میرے آقا علیہ السلام کے شہر کی اللہ تعالیٰ نے قسم ارشاد فرمائی:

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ٥ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ٥ (البلد:۲،۱)

(ترجمہ کنزالایمان:) مجھے اس شہر کی قسم کہ اے محبوب! تم اس شہر میں تشریف فرما ہو۔

48- میرے آقا علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی نعمتیں تقسیم فرماتے ہیں:

سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗٓ ۙ (التوبہ:۵۹)

(ترجمہ کنزالایمان:) اب دیتا ہے ہمیں اللہ اپنے فضل سے اور اللہ کا رسول۔

49- میرے آقا علیہ السلام کی غلامی اللہ تعالیٰ ہی کی غلامی ہے۔

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ (النساء:۸۰)

(ترجمہ کنزالایمان:) جس نے رسول کا حکم مانا' بے شک اس نے اللہ کا حکم مانا۔

50- میرے آقا علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اور ایمان والے درود و سلام کی کثرت کرتے ہیں:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ (الاحزاب:۵۶)

(ترجمہ کنزالایمان:) بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں' اس غیب بتانے والے نبی پر اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

بیاں کیوں کر ثنائے مصطفٰے ہو
خدا جب اُن کا خود مدح سرا ہو

(وسائل بخشش)

نگاہِ عشق و مستی میں وہی اوّل وہی آخر
وہی قرآں وہی فرقاں وہی یٰسؔ وہی طٰہٰ

(کلیاتِ اقبال)

نوٹ: سرخیاں ''جمالِ مصطفٰی'' کتاب سے لی گئی ہیں)۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب ...... صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

احادیثِ طیبہ سے خصائصِ مصطفیٰ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

قارئین کرام! آپ نے قرآن پاک سے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت کو ملاحظہ فرمایا اب احادیثِ کریمہ سے ملاحظہ فرمائیں اور اللہ تعالیٰ کا اس نعمتِ عظمیٰ عطا فرمانے پر شکرادا کریں۔

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلامِ مجید نے کھائی شہا تیرے خالقِ حُسن وادا کی قسم

(حدائق بخشش)

1- میرے آقا علیہ السلام تخلیق کے اعتبار سے سب سے پہلے نبی ہیں۔(ترمذی)

2- میرے آقا علیہ السلام بعثت کے لحاظ سے سب سے آخری نبی ہیں۔

(بخاری، مسلم)

3- اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے اپنے نور سے میرے آقا علیہ السلام کا نور پیدا فرمایا۔

(بیہقی، مواہب اللدنیہ)

4- میرے آقا علیہ السلام کی محبت کے بغیر کوئی شخص بھی مؤمن نہیں ہوسکتا۔

(بخاری، مسلم)

5- میرے آقا علیہ السلام کو ساری مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا۔

(بخاری، مسلم)

6- میرے آقا علیہ السلام تمام مخلوق میں سب سے زیادہ عزت و عظمت والے ہیں۔(ترمذی)

7- میرے آقا علیہ السلام تمام مخلوق میں سب سے زیادہ دانا اور عقلمند ہیں۔ (ابونعیم ابن عساکر)

8- میرے آقا علیہ السلام کے معجزات تمام انبیاء کرام سے زیادہ ہیں۔ (خصائص کبریٰ)

9- میرے آقا علیہ السلام جھولے میں چاند سے کھیلتے اور وہ آپ علیہ السلام کے اشارے پر چلتا۔(بیہقی)

10- میرے آقا علیہ السلام کا جھولا فرشتے ہلاتے اور دھوپ میں بادل آپ پر سایہ کرتے۔(خصائص کبریٰ)

11- انسانوں کی طرح جنات بھی آپ علیہ السلام کی بارگاہ میں قبول اسلام کیلئے آتے تھے۔(ابونعیم خصائص کبریٰ)

12- میرے آقا علیہ السلام کا زمانہ مبارک تمام زمانوں سے بہتر اور افضل ہے۔ (مسلم)

13- میرے آقا علیہ السلام کے روضۂ اطہر کے زائرین کیلئے شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔(بیہقی)

14- میرے آقا علیہ السلام کے روضۂ اقدس پر ہر روز صبح و شام ستر ہزار فرشتے طواف اور درود و سلام کیلئے حاضری دیتے ہیں۔(دارمی مشکوٰۃ)

15- میرے آقا علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا دیدار عطا ہوا۔(مسند احمد)

16- میرے آقا علیہ السلام کی مثل نہ کوئی ہوا ہے اور نہ ہوگا۔(بخاری مسلم)

17- میرے آقا علیہ السلام کے جسم اقدس کا سایہ نہیں تھا۔(زرقانی خصائص کبریٰ)

18- عرش و آسمان اور جنت کی ہر شے پر میرے آقا علیہ السلام کا اسم مبارک لکھا ہوا



ہے۔(خصائص کبریٰ)

19- میرے آقا علیہ السلام کے آباء واجداد میں کوئی مشرک یا بدکار نہیں تھا۔
(طبرانی، خصائص کبریٰ)

20- اذان میں آپ علیہ السلام کا اسم گرامی سن کر درود پڑھنے اور انگوٹھے چومنے پر آپ نے مغفرت کی بشارت دی۔(مسند الفردوس، تفسیر روح البیان)

21- میرے آقا علیہ السلام پر درود پڑھنے سے دعا جلد قبول ہوتی ہے۔(ترمذی)

22- میرے آقا علیہ السلام کا پسینہ، مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔
(ابونعیم، زرقانی، خصائص کبریٰ)

23- میرے آقا علیہ السلام کا خون مبارک اُمت کے لیے طیب و طاہر ہے۔
(ابونعیم، کتاب الشفاء، مواہب اللدنیہ)

24- میرے آقا علیہ السلام کے لباس پر کبھی مکھی نہیں بیٹھی۔(خصائص)

25- میرے آقا علیہ السلام کی جدائی میں کھجور کا خشک تنا رودیا۔(بخاری)

26- جانوروں نے بھی میرے آقا علیہ السلام کی رسالت کی گواہی دی۔(مشکوٰۃ)

27- درختوں اور پتھروں نے بھی میرے آقا علیہ السلام کی رسالت کی گواہی دی۔
(مشکوٰۃ)

28- پہاڑ اور درخت میرے آقا علیہ السلام کی خدمت میں السلام علیک یا رسول اللہ کہتے۔(ترمذی، مشکوٰۃ)

29- میرے آقا علیہ السلام کی بارگاہ میں جانور بھی مشکل کشائی کیلئے فریاد کیا کرتے۔
(مشکوٰۃ)

30- حدیبیہ کا خشک کنواں میرے آقا علیہ السلام کے لعابِ دہن کی برکت سے جاری ہو گیا۔(بخاری)

31- میرے آقا علیہ السلام کی دعا سے ڈوبا ہوا سورج پلٹ آیا۔(کتاب الشفاء، زرقانی)



32- میرے آقا علیہ السلام کی دعا سے سورج ایک پہر اپنی جگہ ٹھہرا رہا۔ (طبرانی' الشفاء)

33- میرے آقا علیہ السلام نے انگلی کے اشارے سے چاند کے دو ٹکڑے کر دیئے۔ (بخاری)

34- میرے آقا علیہ السلام کی دعا سے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مردہ بچے زندہ ہوئے۔ (شواہد النبوۃ)

35- میرے آقا علیہ السلام کی رسالت کی گواہی ایک نوزائیدہ بچے نے دی۔ (مواہب' بیہقی)

36- میرے آقا علیہ السلام نے نجدی فتنہ کے ظہور کی خبر دی۔ (بخاری' مسلم)

37- میرے آقا علیہ السلام زمین اور آسمانوں کی سب باتیں جانتے ہیں۔ (مشکوٰۃ)

38- میرے آقا علیہ السلام اپنے روضۂ اطہر میں اذان و اقامت کے ساتھ نماز ادا فرماتے ہیں۔ (دارمی' مشکوٰۃ)

39- میرے آقا علیہ السلام کی بارگاہ میں اُمت کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں۔ (مواہب اللدنیہ)

40- میرے آقا علیہ السلام اپنے اُمتیوں کے دلوں کی کیفیتیں بھی جانتے ہیں۔ (بخاری)

41- تمام انبیاء کی طرح میرے آقا علیہ السلام بھی اپنے روضۂ انور میں زندہ ہیں۔ (ابن ماجہ' بیہقی)

42- میرے آقا علیہ السلام پشت اطہر کی جانب سے بھی سامنے کی طرح دیکھتے ہیں۔ (بخاری)

43- میرے آقا علیہ السلام کی آنکھیں سوتی تھیں' مگر قلب اقدس بیدار رہتا ہے۔ (بخاری)

44- میرے آقا علیہ السلام رات کے اندھیرے اور دن کی روشنی میں یکساں دیکھتے

تھے۔ (بیہقی)

45- میرے آقا علیہ السلام کائنات کو ہتھیلی کی طرح ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ (طبرانی، ابونعیم)

46- نماز میں میرے آقا علیہ السلام کو مخاطب کر کے سلام بھیجنا واجب ہے۔ (بخاری)

47- میرے آقا علیہ السلام کو تمام خزانوں کی کنجیاں عطاء فرما دی گئیں۔ (بخاری، مسلم)

48- میرے آقا علیہ السلام جسے چاہیں جنت عطاء فرما دیں۔ (بخاری، مسلم)

49- میرے آقا علیہ السلام کی اُمت سابقہ اُمتوں سے عمل میں کم اور ثواب میں زیادہ ہے۔ (خصائص)

50- میرے آقا علیہ السلام سے سچی محبت کرنے والا قیامت میں آپ علیہ السلام ہی کے ساتھ ہوگا۔ (بخاری و مسلم) (بحوالہ جمالِ مصطفیٰ، از علامہ تراب الحق شاہ صاحب)

نوٹ: مذکورہ حوالے بھی انہی کے ہیں، اللہ عزوجل ان کو جنت الفردوس میں میرے آقا علیہ السلام کا پڑوس نصیب فرمائے! (آمین!)

سرکار علیہ السلام کی اُمت کے فضائل

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا○ (الاحزاب:۵۶)

(ترجمہ کنزالایمان:) بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے نبی پر' اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو!

اس آیت کے بارے میں وضاحت گزر چکی ہے' یہاں پر مقصود اس اُمت کی عظمت کو ظاہر کرنا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو کتنی محبت سے خطاب فرما رہا ہے کہ اے مؤمنو! تم کس قدر شرف پاؤ گے' جب میری اور میرے فرشتوں کی سنت پر عمل کرو گے' یہ اندازِ خطاب انتہائی دل آویز ہے کہ جس میں محبت و رضا کی جھلک نظر آ رہی ہے اور ''رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ'' پس یہ خاصہ ہے اس اُمت کا۔ ہماری کتنی خوش نصیبی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم مان کر ہم سب سے اعلیٰ و ارفع ہستی پر درود بھیجتے ہیں اور سلام بھیجتے ہیں' حقیقت میں اللہ تعالیٰ کا اس امت پر بڑا کرم ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے کلامِ مقدس میں ارشاد فرمایا:

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا (البقرہ:۱۴۳)

(ترجمہ کنزالایمان:) اور بات یوں ہی ہے کہ ہم نے تمہیں کیا سب اُمتوں میں افضل۔

اس آیت میں اُمت سے مراد بہترین امت ہے۔ (نزہۃ المجالس)

امام رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اللہ عزوجل کے فرمان:

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ (آل عمران:۱۱۰)

(ترجمہ کنزالایمان:) تم بہتر ہو ان سب اُمتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں۔

کے متعلق فرمایا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ تم بہترین امت پیدا کیے گئے ہو۔

(نزہۃ المجالس ج2 ص564)

اس امت پر اللہ تعالیٰ کا خصوصی کرم ہے کہ:

حضرت سیّدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اُمت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے فرمان:

هُوَ الَّذِىْ يُصَلِّىْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ (الاحزاب:۴۳)

(ترجمہ کنزالایمان:) وہی ہے کہ درود بھیجتا ہے تم پر وہ اور اس کے فرشتے۔

سے شرف عطاء فرمایا ہے۔

پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میرے نزدیک اس سے بھی زیادہ شرف ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ارشاد فرمایا:

لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ۝ (طٰہٰ:۶۸)

(ترجمہ کنزالایمان:) ڈر نہیں بے شک تو ہی غالب ہے۔

اور اس اُمت سے فرمایا:

وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ (آل عمران:۱۳۹)

(ترجمہ کنزالایمان:) اور نہ سستی کرو اور نہ غم کھاؤ، تمہیں غالب آؤ گے۔

اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ارشاد فرمایا:

وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ۝ (النساء:۱۲۵)

(ترجمہ کنزالایمان:) اور اللہ نے ابراہیم کو اپنا گہرا دوست بنایا۔

اور اس اُمت کیلئے فرمایا:

يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗۤ ۙ (المائدہ:۵۴)

(ترجمہ کنزالایمان:) وہ اللہ کے پیارے اور اللہ ان کا پیارا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ارشاد فرمایا:

وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ۚ (النساء:۱۶۴)

(ترجمہ کنزالایمان:) اور اللہ نے موسیٰ سے حقیقتاً کلام فرمایا۔

اور اس امت سے فرمایا:

فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ (البقرہ:۱۵۲)

(ترجمہ کنزالایمان:) تو میری یاد کرو میں تمہارا چرچا کروں گا۔

اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ارشاد فرمایا:

وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ (البقرہ:۲۵۳)

(ترجمہ کنزالایمان:) اور پاکیزہ روح سے اس کی مدد کی۔

اور اس اُمت کیلئے فرمایا:

وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ (المجادلہ:۲۲)

(ترجمہ کنزالایمان:) اور اپنی طرف کی روح سے اُن کی مدد کی۔

میرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے فرمایا:

وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ۚ (الضحیٰ:۵)

(ترجمہ کنزالایمان:) اور بے شک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔

اور میرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی اُمت کیلئے فرمایا:

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ۚ (البینۃ:۸)

(ترجمہ کنزالایمان:) اللہ ان سے راضی اور وہ اس سے راضی' یہ اس کے لیے ہے جو اپنے رب سے ڈرے۔

کلامِ مقدس قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے جو فضائل ارشاد فرمائے' وہ اس اُمت کی خاصیت ہے' وگرنہ سابقہ اُمتوں کیلئے اللہ تعالیٰ نے خصائص ارشاد نہیں فرمائے۔ (نزہۃ المجالس ج2 ص564)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِیْب...... صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

علامہ طوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بیان کیا ہے:

اس اُمت پر منجملہ رحمت خداوندی کے ایک یہ بات ہے کہ ان کو آخر زمانہ میں پیدا کیا ہے' ان کی عمریں کم بنائی ہیں اور ان کے ثواب کو بڑھا دیا ہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان اس کا مؤید ہے' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم دعا کرتے ہیں:

''اے اللہ! میری اُمت کو ان کا ثواب اور ان کی طاعتیں عطاء فرما دے! کیونکہ ان کی عمریں بہت کم ہیں''۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

یُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَیْنِ (القصص:٥٤)

(ترجمہ کنزالایمان:) ان کا اجر دوبالا دیا جائے گا۔

میرے آقا علیہ السلام نے دعا کی:

اے اللہ عزوجل! اور زیادہ عطاء فرما!

ارشاد ہوا:

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا (الاعراف:١٦٠)

(ترجمہ کنزالایمان:) جو ایک نیکی لائے تو اس کے لیے اس جیسی دس ہیں۔

میرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی:

اے اللہ عزوجل! اور زیادہ عطاء فرما!

ارشاد ہوا:

كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ط

(البقرہ: ۲۶۱)

(ترجمہ کنزالایمان:) اس دانہ کی طرح جس نے اُگائیں سات بالیں، ہر بالی میں سو دانے۔

میرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے دعا کی:

اے اللہ عزوجل! ان کا ثواب اور زیادہ بڑھا دے! (نزہۃ المجالس ج2 ص566)

ارشاد ہوا:

اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ○ (الزمر: ۱۰)

(ترجمہ کنزالایمان:) صابروں ہی کو ان کا ثواب بھرپور دیا جائے گا بے گنتی۔

یہ بھی اس اُمت کو شرف ملا، یہ بھی معلوم ہوا کہ آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ہمارے اوپر کتنے مہربان ہیں کہ بار بار ہمارے ہی فائدے کیلئے ہمارے اجر کو بڑھوا رہے ہیں، کبھی ہمارے لیے اللہ تعالیٰ سے بخشش کی دعا کر رہے ہیں، کبھی ہمیں برکتوں سے نواز رہے ہیں، کبھی ہمارے اوپر نوازشیں فرما رہے ہیں۔ چنانچہ

حضرت سیّدنا ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم! اسے مبارک ہو جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایمان لائے۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: مبارک ہو اسے جو مجھے دیکھے اور مجھ پر ایمان لائے، پھر مبارک ہو، مبارک ہو، مبارک ہو اس کو۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے سات بار فرمایا، یعنی اس کو سات بار مبارک ہو جو مجھ پر ایمان لائے

اور اس نے مجھے نہ دیکھا ہو۔

(نزہۃ المجالس ج2ص576)

سبحان اللہ! عاشقانِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! خوش ہو جاؤ کہ اگر چہ تم بن دیکھے ایمان لائے ہو، مگر مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تم کو کس قدر برکتوں کا مژدۂ جانفزا سنا رہے ہیں۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب......صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

فقیہہ ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کو پانچ انعامات سے نوازا ہے:

(1) اس امت کو کمزور پیدا کیا تا کہ تکبر نہ کرے۔

(2) چھوٹے قد میں پیدا کیا تا کہ کھانے پینے اور لباس پہننے کی مشقت ان پر کم ہو۔

(3) عمر مختصر رکھی تا کہ گناہوں کا سلسلہ دراز نہ ہو۔

(4) فقیر اور قلیل المال بنایا تا کہ آخرت میں حساب کم دینا پڑے۔

(5) آخری اُمت بنایا تا کہ قبر کی تاریک کوٹھڑی میں زیادہ وقت نہ گزرے۔

(تنبیہ الغافلین ج2ص281)

سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ کا کس قدر احسان ہے کہ اس نے ہم ناتوانوں پر اتنی آسانیاں کی ہیں، اگر پھر بھی ہم ناشکری کریں اور عبادات میں دل نہ لگائیں تو ہمارا اپنا قصور ہے اور اللہ تعالیٰ نے جیسے ہمیں دنیا میں نوازا ہے، ایسے ہی روزِ حشر ہمیں مزید عزت عطاء فرمائے گا۔ چنانچہ

حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جنت انبیاء کرام پر حرام ہے، جب تک میں نہ داخل ہوں، اور جنت دوسری اُمتوں پر حرام ہے، جب تک میری اُمت داخل نہ ہو۔

(مدارج النبوۃ ج1ص247) اسی طرح:



حضرت سیّدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل نے بنی اسرائیل کے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ جو کوئی مجھ سے اس حال میں ملے کہ وہ احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا منکر ہو تو میں اسے آتش دوزخ میں جھونک دوں گا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کون ہیں؟

اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا کہ احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وہ ذاتِ گرامی ہے کہ میں نے اپنے نزدیک اس سے بڑھ کر گرامی تر کسی کو پیدا نہیں کیا اور زمین وآسمان کی پیدائش سے قبل اس کا نام اپنے نام کے ساتھ عرش پر لکھا اور اس وقت تک میری مخلوق پر جنت حرام ہے، جب تک کہ وہ اور اُن کی اُمت اس میں پہلے داخل نہ ہوں۔

(مدارج النبوۃ ج1 ص233)

مزید اللہ تعالیٰ کا کرم کہ

سرکار والاتبار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کو قرآن مجید میں "یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا" کے ساتھ مخاطب کیا گیا، جب کہ تمام اُمتوں کو ان کی کتابوں میں "یٰۤاَیُّهَا الْمَسَاکِیْنَ" کے ساتھ پکارا گیا اور یہ کہ آسمان میں فرشتے ان کی اذانوں کی آواز سنتے ہیں اور تلبیہ پڑھتے ہیں اور یہ کہ یہ اُمت ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی بہت زیادہ حمد کرنے والی ہے اور اس اُمت کے افراد ہر بلندی پر اللہ جل جلالہ کی کبریائی بولتے ہیں اور ہر نشیب میں اس کی تسبیح بیان کرتے ہیں اور یہ کسی کام کے کرنے کے وقت "ان شاء اللہ تعالیٰ میں یہ کروں گا" کہتے ہیں اور جب غضبناک ہوتے ہیں تو تہلیل کرتے ہیں اور جب جھگڑتے ہیں تو تسبیح کرتے ہیں اور اس کے سینوں میں اپنا قرآن ہے۔ (الخصائص الکبریٰ ج2 ص337)

اللہ تعالیٰ کا جتنا شکر ادا کریں، اتنا ہی کم ہے کہ ہمیں اُس نے پیارے حبیب صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت میں سے بنایا اور پھر کرم در کرم ہے کہ ہمیں وہ فعل (کام) ادا کرنے کا حکم دیا کہ جس میں اللہ تعالیٰ خود اور اس کے معصوم فرشتے بھی شامل ہیں، یعنی درود شریف پڑھنے کا حکم دیا اور جو جو پڑھے گا' اسے درجات کی بلندی' گناہوں سے خلاصی' شفاعت کی خوشخبری وغیرہ کی سعادت بھی عطاء فرمائی' سبحان اللہ!

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب...... صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

اس اُمت کو اللہ تعالیٰ نے جہاں پر بہت زیادہ خصائص وفضائل عطاء فرمائے ہیں' وہاں پر احکام میں بھی میانہ روی رکھی' وگرنہ پہلے کی امتوں میں افراط وتفریط (حد سے زیادہ نرمی اور حد سے زیادہ سختی) بہت زیادہ تھی' اگر وہ ان کی بجا آوری نہ کرتے تو یہ ایک جرم ہوتا' لیکن میرے آقا علیہ السلام کی امت میں وہ سارے معاملات نہیں ہیں' پہلے کی امتوں کے کچھ احکام پیش خدمت ہیں:

1- پہلے کی اُمتیں خطاء کرنے والے اعضاء کو کاٹ ڈالتی تھیں' مثلاً جھوٹ بولنے سے زبان کاٹنا' لیکن اس اُمت کو یہ شرف ملا کہ یہ توبہ کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے معاف کرالیتی ہے۔

2- سابقہ اُمتیں نجاست کی جگہوں کو کتر دیتی تھیں' جبکہ اس اس اُمت کو یہ شرف ملا کہ یہ وہ جگہ دھو لیتی ہے اور عبادات کر لیتی ہے۔

3- سابقہ اُمتیں توبہ کے بدلے نفس کو قتل کر دیتیں' جبکہ یہ اُمت اپنی جان کو قتل نہیں کرتی بلکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہِ بے نیاز میں سجدہ ریز ہوتے ہیں تو صدا آتی ہے: ''اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْم''۔

4- سابقہ اُمتیں مسجد کے علاوہ دوسری جگہوں پر نماز نہ پڑھ سکتی تھیں' جبکہ یہ اُمت روئے زمین کے ہر ہر خطے کو اپنے رب کی عبادت سے معمور کر سکتی ہے۔

5- سابقہ اُمتیں تیمم سے طہارت حاصل نہ کر سکتی تھیں' جبکہ یہ اُمت تیمم سے طہارت حاصل کر سکتی ہے۔



6- سابقہ اُمتوں میں روزے دار اگر سو جاتا تو اس کے لیے پھر اُٹھ کر کھانا پینا حرام ہوتا' جبکہ اس اُمت کو سحری کی سعادت نصیب ہے۔

7- سابقہ اُمتوں کیلئے رمضان کی راتوں میں وطی کرنا حرام تھا' جبکہ اس اُمت کیلئے یہ حکم نہیں۔

8- سابقہ اُمتوں سے گناہوں کے سبب اچھی اور پاکیزہ چیزیں روک لی جاتیں' جبکہ اس اُمت کے لیے یہ حکم نہیں۔

9- سابقہ اُمت کے اموال میں چوتھائی مال کی زکوٰۃ فرض تھی جبکہ یہ حکم اس اُمت کے لیے نہیں۔

10- سابقہ اُمت مالِ غنیمت اور مالِ زکوٰۃ ایک مخصوص مقام پر رکھ دیتیں' پھر آسمان سے آگ اُترتی جو اس کو جلا دیتی تھی' جبکہ یہ اُمت مالِ غنیمت خود استعمال کرتی ہے اور زکوٰۃ فقیروں کو دیتی ہے۔

11- سابقہ اُمت ایک نیکی کرتی تو اسے ایک نیکی سے بدلہ ملتا تھا' جبکہ اس اُمت کو ایک نیکی کے بدلے میں نیکیاں ملتی ہیں۔

12- سابقہ اُمتیں رات کو جو گناہ کرتیں' وہ صبح کو ان کے دروازے پر لکھ دیا جاتا' جبکہ یہ اُمت غلطی سے گناہ کر بھی لے تو اللہ تعالیٰ ستار العیوب بھرم رکھتا ہے۔

13- سابقہ اُمتوں پر دن رات میں پچاس نمازیں فرض تھیں جبکہ اس اُمت پر پانچ نمازیں فرض ہیں' لیکن ثواب پچاس کا ہے۔

(بحث الشرائع السابقۃ من الحسن الشاشی' نور الانوار' شرح قمر الاقمار' ص 183)

14- قتل کے بدلے اولیاء پر قتل کا قصاص معاف کرنا حرام تھا' جبکہ یہ اُمت قصاص معاف کر سکتی ہے۔

15- سابقہ اُمم ایامِ حیض میں عورتوں سے میل جول نہ رکھ سکتی تھیں' جبکہ اس اُمت سے یہ حکم ساقط ہے۔

16- سابقہ اُمتوں پر گوشت میں ملی ہوئی چربی اور رگیں حرام تھیں' جبکہ اس اُمت سے یہ حکم ساقط ہے۔

17- سابقہ اُمتوں پر ہفتہ کے دن مچھلی کا شکار حرام تھا' الحمد للہ! اس اُمت سے یہ حکم ساقط ہے۔

18- سابقہ اُمتوں پر تہجد کی نماز فرض تھی' جبکہ اس اُمت سے یہ حکم ساقط ہے۔

(بحث الشرائع السابقہ من الحسن الشاقۃ' نور الانوار' شرح قمر الاقمار' ص 183)

یہ جتنے بھی احکام مذکور ہیں' اس اُمت کی بزرگی و شرافت کی وجہ سے اس سے ساقط ہیں' وگرنہ ہم پر یہ سارے احکام لازم ہوتے تو ہم جیسے کمزور بندے ان کی بجا آوری کیسے کرتے۔

اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اُمت میں حد سے زیادہ نرمی تھی کہ ان کی اُمت میں شراب اور سور کا گوشت حلال تھا' جبکہ اس اُمت کو ان چیزوں سے منع کیا گیا ہے! کیونکہ اللہ عزوجل نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَ لَحْمُ الْخِنْزِيرِ (المائدہ:۳)

(ترجمہ کنز الایمان:) تم پر حرام ہے مردار اور خون اور سور کا گوشت۔

اسی طرح مشرکہ عورتوں سے نکاح جائز تھا' لیکن اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کیلئے فرمایا:

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ط (البقرہ:۲۲۱)

(ترجمہ کنز الایمان:) اور شرک والی عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک مسلمان نہ ہو جائیں۔ (بحث توسط الشریعۃ بین الافراط والتفریط نور الانوار شرح قمر الاقمار' ص 9)

میرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص میں سے ہے' ان کی اُمت کیلئے نماز میں کسی بھی قسم کی گفتگو حرام کر دی گئی ہے اور روزہ کی حالت میں گفتگو مباح کر دی گئی' جبکہ ہم سے پہلوں کیلئے بہ حالتِ روزہ گفتگو اس طرح ممنوع تھی' جیسے کھانا

پینا ممنوع ہوتا تھا اور اس طرح نماز میں ان کیلئے اپنی ضروریات کی باتیں مباح تھیں۔

(جواہر البحار فی فضائل النبی المختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم، ج2 ص571)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب...... صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

۱...... شاید کسی کے ذہن میں یہ وسوسہ پیدا ہو کہ اس طرح تو اس اُمت سے یہ مذکورہ آسانیاں روک دی گئیں ہیں، تو اس کا جواب یہ ہے کہ مذکورہ اشیاء حد درجہ مُضر ہیں اور مضر چیز سے منع کرنا بھی شفقت کے قبیل سے ہے۔ ۱۲

منہ

میرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا حلیہ مبارک

سر تا بقدم ہے تنِ سلطانِ زمن پھول
لب پھول، دہن پھول، ذقن پھول، بدن پھول

....

سرور کہوں کہ مالک و مولا کہوں تجھے
باغِ خلیل کا گلِ زیبا کہوں تجھے

....

تیرے تو وصف عیبِ تناہی سے ہیں بری
حیراں ہوں میرے شاہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کیا کیا کہوں تجھے

(حدائق بخشش)

جانِ عالم تاجدارِ اُمم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اوصافِ حمیدہ، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے جسمِ اقدس کی خوبیاں، ہر ہر عضو مبارک کی رعنائیوں کا احاطہ کون کرسکتا ہے؟ کہ جن کو ربِ عرش فرمائے:

لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِیْ سَكْرَتِهِمْ یَعْمَهُوْنَ ۔

(ترجمہ کنزالایمان:) اے محبوب! تمہاری جان کی قسم! بے شک وہ اپنے نشہ میں بھٹک رہے ہیں۔

ان کے حسن و جمال، خوبی و کمال، عظمت و جلال، جودونوال، خلیقہ و خصال کی ستائشِ بلند اقبال کا حق کون ادا کر سکتا ہے۔

اب ہم سیّد الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حلیہ مبارک کا ذکر کریں گے، تا کہ درود شریف کے متعلق احادیث وغیرہ پڑھ کر جب میرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں درودوں کے گجرے اور سلاموں کے تحفے پیش کرنا چاہیں تو حلیہ مبارک ذہن میں رہے اور پھر باادب ان کے حسین تصور میں گم ہو کر ہدیۂ درود و سلام پیش کریں، اگر ایسا ہو جائے تو اس کا لطف ہی کچھ اور ہے۔

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ کسی کو خوبصورت نہ دیکھا، گویا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے رخسار میں سورج تیر رہا ہے، جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مسکراتے تھے تو دیواروں پر اس کی چمک پڑتی تھی۔ (شفاء شریف، حصہ اوّل، ص 71)

جس سے تاریک دل جگمگانے لگے
اُس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش)

حضرت سیّدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے کہا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ مبارک تلوار کی طرح چمکتا تھا؟ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نہیں! چاند و سورج کی طرح چمکتا تھا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ گول تھا۔ (شفاء شریف، حصہ اوّل، ص 71)

یقیناً جس کے آگے چودھویں کا چاند شرمائے
تمہارا ہے وہ چہرا نکھرا نکھرا یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم!

(وسائلِ بخشش)

امام ابونعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:



آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا رخِ انور سب سے حسین تر اور رنگ سب سے روشن تھا' جب بھی کسی نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا حلیہ مبارک بیان کرنا چاہا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو چودھویں رات کے ماہِ کامل سے تشبیہ دیئے بغیر نہ رہ سکا' بلکہ اسے یہ کہنا پڑتا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تو چاند سے بھی زیادہ حسین ہیں۔ (دلائل النبوۃ' ص576)

وصف جس کا ہے آئینۂ حق نما
اُس خدا ساز طلعت پہ لاکھوں سلام
(حدائقِ بخشش)

امام رازی و بیہقی نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو چاندنی راتوں میں دیکھا ہے' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سرخ لباس میں تھے تو کبھی میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھتا اور کبھی چاند کو' تو بلا شبہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میری آنکھوں کو چاند سے زیادہ حسین معلوم ہوئے۔ (الخصائص الکبریٰ ج1 ص152)

اک تیرے رُخ کی روشنی چین ہے دو جہان کی
اِنس کا اُنس اُسی سے ہے جان کی وہی جان ہے
(حدائقِ بخشش)

حضرت ابن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے:
آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ مبارک چودھویں رات کے چاند کی مثل چمکتا تھا۔ (شفاء شریف' حصہ اوّل' ص71)

چودھویں کا چاند ہے روئے حبیب
اور ہلالِ عید ہے ابروئے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم
(قبالۂ بخشش)

میرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خوشی اور غصہ' چہرۂ مبارک کے خطوط

سے واضح ہو جاتا' جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خوشی اور مسرت میں ہوتے تو چہرہ آئینے کی مانند روشن ہو جاتا اور حالتِ غضب میں چہرے کا رنگ بدل جاتا اور آنکھیں سرخ ہو جاتیں' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حالتِ مسرت وانبساط کا نقشہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یوں کھینچا ہے:

اَمِیْنٌ مُصْطَفٰی لِلْخَیْرِ یَدْعُوْا
کَضَوْءِ الْبَدْرِ زَایَلَهُ الظَّلَامُ

وہ برگزیدہ امین جو بھلائی کی دعوت دیتے ہیں اور چہرۂ انور کی تابانی ایسے ہے جیسے اندھیرے میں بدرِ کامل ضوفشاں ہو۔

تو لوگ جناب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصدیق کرتے اور کہتے کہ ہاں! آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ایسے ہی ہیں۔ اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا چہرۂ مبارک دیکھ کر زھیر بن ابی سلمیٰ کا شعر زبان پر لے آتے:

لَوْ کُنْتَ مِنْ شَیْءٍ سِوَی بَشَرٍ
کُنْتَ الْمُنَوِّرَ لَیْلَةَ الْبَدْرِ

اگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آدمی نہ ہوتے تو چودھویں رات کے ماہِ تاباں ہوتے۔

تو سننے والے پکار اُٹھتے کہ ہاں! آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ایسے ہی ہیں۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی عاتکہ بنت عبدالمطلب نے بھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہجرت کر جانے کے بعد آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے فراق میں یوں کہا تھا:

عَیْنَیَّ جُوْدَا بِالدُّمُوْعِ السَّوَاجِمِ
عَلَی الْمُصْطَفٰی کَالْبَدْرِ مِنْ اٰلِ هَاشِمِ

میری آنکھو! چھم چھم آنسو بہاؤ' اس برگزیدہ ہستی پر جو آلِ ہاشم میں ایسے ہیں جیسے رات میں بدرِ کامل ہو۔

عَلَى الْمُرْتَضٰى بِالْبِرِّ وَالْعَدْلِ وَالتُّقٰى
وَلِلدِّيْنِ وَالدُّنْيَا مُقِيْمُ الْمُعَالِمِ

اس پر (آنسو بہاؤ) جو اپنے حسنِ کردار اور عدل وتقویٰ کے سبب پسندیدہ تر اور دینی ودنیوی علوم کا مخزن ہیں۔

عَلَى الصَّادِقِ الْمَيْمُوْنِ ذِى الْحِلْمِ وَالنُّهٰى
وَذِى الْفَضْلِ وَالدَّاعِىْ لِخَيْرِ التَّرَاجِمِ

اس مبارک وصادق پر (آنسو بہاؤ) جو صاحبِ حلم وفراست وفضیلت ہے اور خوب تر عادات کے داعی ہیں۔ (دلائل النبوۃ' ص576)

تیرے خُلق کو حق نے عظیم کہا' تیری خلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تیرے خالقِ حسن وادا کی قسم

(حدائق بخشش)

حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے بال مبارک قدرے خمیدہ اور حسین تر تھے' جو نہ بالکل سیدھے تھے اور نہ حد سے زائد گھنگریالے' جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کنگھی استعمال کرتے تو بالوں میں حسین لہریں سی پڑ جاتیں' جیسے ریت کے میدان میں چھوٹے چھوٹے راستے بنے ہوں' یا ہوا سے کسی تالاب کے سوکھ جانے پر وہاں دراڑیں پڑی ہوں' مگر جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کنگھی سے انہیں سر کے دائیں بائیں ڈال لیتے تو وہ لہریں ختم ہو جاتیں اور زلف عنبریں چہرۂ انور کے گرد گھیرا ڈال لیتیں' جیسے انگلی کو انگشتری نے لپیٹ میں لے رکھا ہوتا ہے۔

(دلائل النبوۃ' ص576)

حضرت مالک بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

ما ان رائیت ولا سمعت بمثلہ

فی الناس کلھم بمثل محمد

سارے انسانوں میں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم جیسا کسی کو نہ دیکھا اور نہ سنا۔

(صحابہ کرام کا عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ورضی اللہ تعالیٰ عنہ مکتبۃ المدینہ)

حضرت سیّدنا امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے اپنے خالو ہند بن ابی ہالہ تمیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا' جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا حلیہ مبارک بڑی عمدگی سے بیان کرتے تھے اور میں یہی چاہتا تھا کہ وہ مجھے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا حلیہ مبارک یوں بیان کریں کہ میرے لوحِ دل پر اس کا نقش ثبت ہو جائے تو اُنہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان ہی نرالی تھی' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا چہرہ مبارک یوں چمکتا تھا کہ جیسے چودھویں رات کا چاند ہو' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم قد آور تھے مگر زیادہ لمبے نہیں' سر مبارک بڑا اور بال مبارک قدرے خمیدہ تھے جو آسانی سے جدا کیے جا سکتے اور وہ کانوں کی لَو مبارک سے متجاوز ہوتے' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا رنگ مبارک چمکدار' جبین مبارک کشادہ اور اَبرو مبارک باریک اور خمدار تھے جو باہم ملے ہوئے نہ تھے بلکہ ان کے درمیان ایک رگ تھی جو غصے کے وقت ظاہر ہو جاتی' ناک مبارک اونچی' باریک اور نورانی تھی' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے چہرۂ مبارک پر جاہ وجلال بہت تھا' داڑھی مبارک گھنی' رخسار مبارک پر کم گوشت' ہونٹ مبارک باریک' دانت مبارک چمکتے ہوئے جن کے درمیان کچھ فراخی تھی' سینے سے ناف مبارک تک بالوں کی باریک دھاری تھی اور گردن مبارک ایسی خوبصورت تھی جس کی نظیر ہی نہیں ملتی۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے اعضاء مناسب اور جسم مبارک فربہ وقوی تھا'

پیٹ مبارک اور سینہ مبارک ہموار تھا' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا سینہ مبارک کشادہ' کندھے مبارک پھیلے ہوئے اور پُر گوشت اور جسم پُر نور تھا' سینے سے ناف تک بالوں کی باریک دھاری کے سوا' سینے اور پیٹ مبارک پر کوئی بال نہ تھا' البتہ کلائیوں' کندھوں اور سینے کے بالکل اوپر والی جگہ پر بال تھے۔ کلائیوں کی ہڈیاں مبارک لمبی' ہتھیلیاں مبارک کشادہ' پیٹھ مبارک ہموار' ہاتھ مبارک اور پاؤں مبارک پُر گوشت' تمام اعضاء مبارک لمبے چوڑے' پیروں کے تلوے مبارک زمین سے اُٹھے ہوئے اور ان کی پشت برابر اور ہموار تھی' جس پر پانی کا قطرہ بھی ٹھہر نہ پاتا۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے چلنے کی رفتار آہستہ اور ہموار تھی' جب چلتے تو یوں لگتا جیسے ڈھلوان سے اتر رہے ہیں' جب کسی طرف مڑتے تو سارا وجودِ مسعود گھوم جاتا' نگاہِ مبارک پست رہتی اور آنکھیں زیادہ تر زمین کی طرف ہی مرکوز رہتیں' دیکھنے کا انداز بڑا پُر وقار تھا' اپنے صحابہ کرام سے آگے چلتے اور ملنے والے کو سلام کرنے میں سبقت فرمایا کرتے۔

میں نے (امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کہا: آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی گفتگو کے متعلق بتلائیں! انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مسلسل غم واندوہ سے دوچار رہے' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ متفکر رہتے' راحت و آرام آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لیے نہ تھا' حاجت کے سوا نہ بولتے' طویل سکوت رکھتے' جب گفتگو شروع فرماتے تو فصاحت کے ساتھ انجام کو پہنچاتے' مختصر اور نہایت جامع الفاظ استعمال فرماتے' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا کلام واضح تر ہوتا' جو ضرورت سے زیادہ ہوتا نہ کم' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اندازِ گفتگو نرم و شیریں تھا' جس میں کھردراپن اور اہانت آمیزی نہ تھی' نعمت خواہ حقیر سی ہوتی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس کی قدر کرتے' اس کی مذمت ہرگز زبان مبارک پر نہ آپاتی۔ کھانے کی بُرائی کرتے نہ تعریف (یعنی اگر وہ اچھا نہ ہوتا تو)۔ دنیا اور اس کی

نعمتیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو غضب میں نہ لاسکتیں مگر جب حق وصداقت سے بغاوت کی جاتی تو پھر اس وقت تک آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا غضب ٹھنڈا نہ ہوتا' جب تک حق کی مدد نہ مل جاتی' اپنے نفس کیلئے کبھی غضب میں نہ آتے اور نہ ہی اپنے لیے انتقام لیتے اور دورانِ گفتگو اشارہ فرماتے تو پورے ہاتھ مبارک کے ساتھ فرماتے اور تعجب خیزی میں ہاتھ مبارک کو الٹایا کرتے اور بسا اوقات دائیں ہاتھ مبارک کی ہتھیلی مبارک بائیں ہاتھ مبارک کے انگوٹھے مبارک کی اندر والی طرف پر مارتے۔ جب کسی کی ناجائز بات پر غصہ آتا تو منہ مبارک پھیر لیتے اور اس کا انکار کر دیتے' عالم مسرت میں نگاہیں مبارک پست کر لیے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ہنسی زیادہ تر تبسم ہی کی شکل میں ہوتی اور ایسے میں دندان مبارک برف کے اولوں جیسے صاف اور آبدار دکھائی دیتے۔ (دلائل النبوۃ ص570)

حضرت سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

واحسن منك لم ترقط عینی
واجمل منك لم تلد النساءُ
خلقت مبرأ من كل عیب
كانك قد خلقت كما تشاءُ

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ حسین کبھی میری آنکھوں نے دیکھا نہ ہی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ خوبصورت کسی ماں نے جنا۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہر عیب سے پاک پیدا فرمائے گئے' گویا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تخلیق' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خواہش کے مطابق ہوئی۔

(مقامِ رسول' صحابہ کرام کا عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)

اور حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:

فلو سمعوا فی مصر اوصاف خده
لما بذلوا فی سوم یوسف من نقد
لواحی زلیخا لورائن جبینہٗ
لاثرن بالقطع القلوب علی الایدی

اگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے رخسار مبارک کے اوصاف اہل مصر سُن پاتے تو جناب یوسف علیہ السلام کی قیمت لگانے میں سیم وزر نہ بہاتے۔

اگر زلیخا کو ملامت کرنے والی عورتیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی جبین انور دیکھ پاتیں تو ہاتھوں کے بجائے اپنے دل کاٹنے کو ترجیح دیتیں۔

(صحابہ کرام کا عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)

آپ نے میرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حلیہ مبارک کو ملاحظہ فرمایا' اب ہم سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث شریفہ ذکر کریں گے جس میں درود وسلام کے فضائل و برکات ہوں گے' آپ اس حلیہ مبارک کو اپنے ذہن میں رکھ کر سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں انتہائی ادب واحترام سے درود و سلام کی سوغاتیں پیش کریں اور دین ودنیا کی بھلائیاں حاصل کریں۔

مریضِ ہجر نبی کے سکونِ دل کیلئے
جہاں میں ہے فقط ایک دوا درود و سلام
ہے امتی وہ پیارا حضورِ انور کو
جو ورد کرتا ہے بے انتہاء درود و سلام
سنا رہی ہے چمن میں گلوں کو پڑھ پڑھ کر
ہر اک بلبل شیریں نوا درود و سلام

بصد خلوص، ادب، احترام سے پڑھنا
کہ خود بھی سنتے ہیں نورِ خدا درود و سلام
خدا کی رحمتِ بے حد نے اس کو گھیر لیا
جہاں کسی نے زباں سے پڑھا درود و سلام
نہ جن و انس و ملک پر ہے منحصر بس اک
نبی پہ بھیج رہا ہے خدا درود و سلام

(شرح کلامِ رضا)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْبِ......صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

درود شریف کے فضائل و برکات

حدیث نمبرا: سرکار دو عالم، نورِ مجسم شاہِ بنی آدم، رسولِ محتشم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ معظم ہے:

حوضِ کوثر پر میرے پاس کچھ لوگ آئیں گے، جنہیں میں کثرتِ درود کی وجہ سے پہچانتا ہوں گا۔

(افضل الصلوۃ علی سید السادات ص 173، القول البدیع ص 129، بیروت، دلائل الخیرات)

حشر کی گرمی بلا کی پیاس سے ہوں نیم جان
ساقیا! للہ کوثر کا چھلکتا ایک جام

(وسائل بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ...... صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر۲: اللہ کے محبوب دانائے غیوب منزہ عن العیوب عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عظمت نشان ہے:

جس نے مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھا، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے اور اس کے دس گناہ معاف فرماتا ہے اور اس کے دس درجے بلند کرتا ہے۔

(مشکوۃ شریف ص 87، رقم الحدیث: 860، الجز الاوّل سعادۃ الدارین ج1 ص 238، جلاء الافہام ص 51، شفاء شریف، حصہ دوم ص 361، سنن النسائی باب الفضل فی الصلوۃ علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، الزواجر ج اوّل ص 166، الترغیب والترہیب کتاب الذکر والدعاء ص 427 بیروت)

میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہا دیئے ہیں دُر بے بہا دیئے ہیں
(حدائقِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب......صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر۳: حضرت سیّدنا ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

ایک دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لائے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے چہرۂ مبارک پر خوشی نمایاں تھی، فرمایا کہ میرے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور عرض کیا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا رب فرماتا ہے: اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم! کیا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اس بات پر راضی نہیں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا کوئی اُمتی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایک بار درود پاک پڑھے تو میں اس پر دس مرتبہ رحمتیں بھیجوں اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا کوئی اُمتی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایک بار سلام بھیجے تو میں اس پر دس مرتبہ سلام بھیجوں۔

(جواہر البحار ج2 ص777، شفاء شریف حصہ دوم ص263، مصنف ابن ابی شیبہ باب فی ثواب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ج2 ص398، مدارج النبوۃ ج1 ص481، درمنثور ج6 ص598، الخصائص الکبریٰ ج2 ص406، سنن النسائی، باب الفضل فی الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم، احیاء علوم الدین ج1 ص395، دار الاحیاء والتراث العربی بیروت، مشکوٰۃ شریف ص87، رقم الحدیث:866، الجزء الاوّل، دلائل الخیرات، الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء، ص428، بیروت)

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سب سے بالا و والا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
(حدائقِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب......صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر۴: حضرت سیّدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

سرکارِ مدینہ، سلطان باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحبِ معطر پسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی آیا، اس نے نماز پڑھی، پھر کہا: یا اللہ عزوجل! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما! یہ سن کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اے نمازی! تو نے جلدی کی، جب تو نماز پڑھ کر بیٹھے تو اللہ تعالیٰ کی حمد کر، جو اس کی شان کے لائق ہے اور مجھ پر درود پاک پڑھ کر دعا مانگ۔ پھر ایک اور نمازی آیا، اس نے نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت اقدس میں درود پڑھا، تو سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اے نمازی! تو دعا کر، تیری دعا قبول ہوگی۔

(ترمذی شریف ج2 ص660، مشکوۃ شریف ص87، رقم الحدیث868، الجزء الاوّل)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

اللہ عزوجل سے مانگنا ہے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے وسیلہ سے مانگو، لہٰذا حمد وصلوٰۃ کے بعد مانگو اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کوئی دعا حمد وصلوٰۃ کے بغیر قبول نہیں ہوتی، یہ دونوں قبولِ دعا کی شرطیں ہیں۔ (مرأۃ المناجیح ج3 ص100، قادری پبلشرز لاہور)

دامن محبوب چھوڑے مانگے خود اللہ سے
ایسے مردک کو خدا سے مدعا ملتا نہیں

(سامانِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب ...... صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر۵: حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

رحمتِ عالم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم، شفیعِ اُمم رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمانِ رحمت نشان ہے:

تم مجھ پر درود بھیجو، بے شک اللہ عزوجل تم پر رحمت نازل فرمائے گا۔

(درمنثور ج6 ص578، کشف الغمہ ج1 ص594، افضل الصلوٰۃ ص150، سعادۃ الدارین ج1 ص215)

چہ وصف کند سعدیؔ نا تمام
علیک الصلوٰۃ اے نبی والسلام

(شیخ سعدی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ)

سعدی ناچیز آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم کی تعریف کیا بیان کرسکتا ہے' اے پیارے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم! آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم پر ہر دم درود وسلام ہو!

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ......صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر۶: حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے: مدینے کے سلطان' رحمتِ عالمیان' سرورِ ذیشان صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے:

جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا تو اللہ عزوجل اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ' باب فی ثواب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم ج2 ص399' افضل الصلوٰۃ علی سیّد الصلوات ص 150' جلاء الافہام ص 32' جواہر البحار ج 2 ص 776' الخصائص الکبریٰ ج2 ص406' کتاب الاذکار ص135' سعادۃ الدارین ج1 ص 231' درمنثور ج6 ص575' بیروت' القول البدیع ص 110 بیروت' الترغیب والترہیب' کتاب الذکر والدعاء ص 427 بیروت' المعجم الاوسط ج3 ص402 رقم4948' مشکوٰۃ ص81' رقم859)

آہ وہ عالم کہ آنکھیں بند اور لب پر درود
وقت سنگِ درجبیں روضہ کی جالی ہاتھ میں

(حدائق بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ......صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر۷: سلطانِ دو جہاں' شہنشاہِ کون ومکان' رحمتِ عالمیاں صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

تین آدمی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے عرش کے سائے میں ہوں گے‘ جس دن کے اس کے سایہ کے بغیر کوئی سایہ نہ ہوگا‘ عرض کی گئی: یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! وہ کون خوش نصیب ہیں؟ فرمایا: ایک وہ جس نے میرے کسی اُمتی کی تکلیف کو دور کیا‘ دوسرا وہ جس نے میری سنت کو زندہ کیا‘ تیسرا وہ جو کثرت سے مجھ پر درود پڑھتا ہو۔

(افضل الصلوٰۃ علی سید السادات ص173‘ سعادۃ الدارین ج2 ص206‘ القول البدیع ص128‘ بیروت)

جسے کہتے ہیں محشر عید ہے وہ اہل سنت کی
کبھی دیکھیں گے حق کو اور کبھی صورتِ محمد ﷺ کی

(قبالۂ بخشش)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْبِ..... صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر۸: حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

اللہ کے محبوب‘ دانائے غیوب‘ منزہ عن العیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے کچھ سیاح فرشتے ہیں جو ذکر کی مجلسوں کے پاس سے گزرتے ہیں تو ایک دوسرے کو کہتے ہیں: یہاں بیٹھ جاؤ! جب قوم دعا مانگتی ہے‘ یہ ان کی دعا پر آمین کہتے ہیں۔ جب لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں‘ یہ بھی ان کے ساتھ درود بھیجتے ہیں‘ یہاں تک کہ سب فارغ ہو جاتے ہیں‘ پھر ایک دوسرے کو کہتے ہیں: ان لوگوں کو مبارک ہو کہ بخشے ہوئے واپس لوٹ رہے ہیں۔

(سعادۃ الدارین ج۱ ص202‘ کشف الغمہ ج1 ص598‘ القول البدیع ص123‘ بیروت)

جہاں وظیفۂ خیر الانام ہوتا ہے
عنایتوں کا وہاں اہتمام ہوتا ہے
فرازِ عرش سے ہوتا ہے رحمتوں کا نزول
جہاں نبی پہ درود و سلام ہوتا ہے

(صلوا علیہ وآلہ)



صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ......صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر۹: حضرت سیّدنا علی المرتضٰی شیرِ خدا' کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم سے روایت ہے:

سلطانِ مدینہ' قرارِ قلب وسینہ' فیض گنجینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:
جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھے' اللہ تعالٰی اس کیلئے ایک قیراط کے برابر ثواب لکھ دیتا ہے اور ایک قیراط اُحد پہاڑ کے برابر ہے۔

(مصنف عبدالرزاق ج1 ص51 رقم153 'القول البدیع ص125 بیروت' کشف الغمہ ج1 ص598' افضل الصلوٰۃ ص162 'سعادۃ الدارین ج1 ص240)

دو جہاں میں بٹتا ہے باڑا اُسی سرکار کا
دونوں عالم پاتے ہیں صدقہ اُسی دربار کا

(سامانِ بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ......صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر۱۰: حضرتِ سیّدنا ابودرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے:
پیکرِ انوار' تمام نبیوں کے سردار' مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام مجھ پر درود شریف پڑھا تو اسے قیامت کے دن میری شفاعت حاصل ہوگی۔

(جواہرالبحار ج2 ص783' الخصائص الکبریٰ حصہ دوم ص409' افضل الصلوٰۃ ص197' نزہۃ المجالس ج2 ص276' جلاء الافہام ص99' مدارج النبوۃ ج1 ص476)

یہ عالم انبیاء ہر اُن کے سرور کی عنایت کا
جسے دیکھو لیے جاتا ہے پروانہ شفاعت کا

(سفینۂ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ...... صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر۱۱: ام المؤمنین حضرت سیّدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، پیکرِ جود و سخاوت، سراپا رحمت، محبوب رب العزت عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے کہ جو بندہ مجھ پر درود بھیجتا ہے تو ایک فرشتہ اسے اوپر لے جاتا ہے، حتیٰ کہ بارگاہِ خداوندی میں پیش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اس (درود شریف) کو میرے بندۂ خاص کی قبر پر لے جاؤ، یہ درود شریف اس شخص کے لیے بخشش طلب کرے اور اس سے اس (بندۂ خاص) کی آنکھ کو ٹھنڈک حاصل ہو۔

(جلاء الافہام ص96، سعادۃ الدارین ج1 ص283)

لیس کلامی یفی بنعۃ کمالہ
صل الٰھی علٰی النبی وآلہ

(مولانا جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

میرا کلام آپ کی صفاتِ کمالیہ کو پورا نہیں کرسکتا، اے اللہ! رحمتیں بھیج محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور اُن کی آلِ پاک پر!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ...... صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر۱۲: حضرت سیّدنا عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

ایک دن نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا:

گزشتہ رات میں نے ایک عجیب منظر دیکھا ہے، میں نے دیکھا کہ میرا ایک اُمتی پل صراط پر کبھی گھٹنوں کے بل اور کبھی پیٹ کے بل رینگ کے چل رہا ہے اور کبھی نیچے لٹک جاتا ہے، پس اس کا درود مجھ تک پہنچا تو میں نے اس کو ہاتھ سے پکڑا اور پل صراط



پر سیدھا قائم کر دیا حتیٰ کہ وہ صحیح وسلامت گزر گیا۔

(سعادۃ الدارین ج 1 ص 212' رحمتوں کی برسات ص 78' کشف الغمہ ج 1 ص 599' جواہر البحار ج2ص783)

بروزِ قیامت ہو ایسی عنایت
رہوں پُل پہ ثابت قدم یا الٰہی

(وسائل بخشش)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْبِ......صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر۱۳: حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:
رسول بے مثال بی بی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر درود شریف سب سے زیادہ بھیجتا ہے۔

(احیاء علوم الدین ج1 ص395' الزواجر حصہ اوّل ص167' سعادۃ الدارین ج1 ص200' جلاء الافہام ص46' شفاء شریف حصہ دوم ص361' جواہر البحار ج2 ص778' مدارج النبوۃ ج1 ص482' الخصائص الکبریٰ حصہ دوم ص407' درمنثور ج6 ص576' بیروت' مشکوۃ شریف ص87' رقم 1861' کتاب الاذکار ص135' دلائل الخیرات' الترغیب والترہیب' کتاب الذکر والدعاء ص429' بیروت' بلوغ المرام رقم 1584)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں کہ قیامت میں سب سے آرام میں وہ ہوگا جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہے گا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ہمراہی نصیب ہونے کا ذریعہ درود شریف کی کثرت ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ درود شریف بہترین نیکی ہے کہ تمام نیکیوں سے جنت ملتی ہے اور اس (درود شریف) سے بزمِ جنت کے دولہا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔ (مرأۃ المناجیح)

اس قدر لطف و عنایت اپنے نافرمان پر
اپنے غم میں اپنی اُلفت میں رُلایا شکریہ
(وسائل بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ......صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر۱۴: سرورِ کائنات' شاہِ موجودات صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:
تم اپنی محافل کو مجھ پر درود پاک پڑھ کر آراستہ کرو' بے شک تمہارا درود قیامت کے دن تمہارے لیے نور ہوگا۔

(کشف الغمہ ج1 ص599' افضل الصلوٰۃ ص198' سعادۃ الدارین ج1 ص213' القول البدیع ص134' بیروت)

جو گدا دیکھو لیے جاتا ہے توڑا نور کا
نور کی سرکار ہے کیا اس میں توڑا نور کا
(حدائق بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ......صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر۱۵: حضرت سیّدنا علی المرتضٰی شیرِ خدا کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم سے روایت ہے:
حضور نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمانِ عظیم ہے:
تمہارا مجھ پر درود پڑھنا تمہاری دعا کا محافظ' تمہارے رب کی رضا کا باعث اور تمہارے اعمال کیلئے پاکیزگی ہے۔

(سعادۃ الدارین ج1 ص216' القول البدیع ص133' بیروت)

تو جو چاہے تو ابھی میل میرے دل کے دُھلیں
کہ خدا دل نہیں کرتا کبھی میلا تیرا
(حدائق بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ......صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۱۶: سلطانِ مدینہ، قرارِقلب وسینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ معطر ومعنبر پسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جس نے ایک دن میں مجھ پر پچاس مرتبہ درود پڑھا، بروزِ قیامت میں اس سے مصافحہ کروں گا۔ (القول البدیع ص141، بیروت)

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
(حدائقِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ......صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۱۷: رسول بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جس آدمی نے ایک دن میں مجھ پر ایک ہزار مرتبہ درود شریف بھیجا وہ مرنے سے پہلے جنت میں اپنا ٹھکانا دیکھ لے گا۔

(جلاء الافہام ص 53، کشف الغمہ ج1 ص 599، افضل الصلوٰۃ ص 161، سعادۃ الدارین ج1 ص241، الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء، ص430، جزء ثانی بیروت)

جو چاہیں گے جسے چاہیں گے یہ اسے دیں گے
کریم ہیں یہ خزانے لٹانے آئے ہیں
(سامانِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ......صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۱۸: سلطانِ دو جہان، رحمتِ عالمیان، حبیبِ رحمٰن عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

تم میں سے جو مجھ پر زیادہ سے زیادہ درود پڑھے گا، جنت میں سب سے زیادہ

حوریں اسے ملیں گی۔

(سعادۃ الدارین ج1ص196' القول البدیع ص132 بیروت' افضل الصلوٰۃ ص173' دلائل الخیرات' کشف الغمہ ج1ص599)

بے نوا کو بے صدا ملتا ہے اس سرکار سے
دودھ بھی بیٹے کو ماں سے بے صدا ملتا نہیں

(سامانِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ...... صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر۱۹: سرکارِ مدینہ' قرارِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس پر کوئی معاملہ مشکل ہو جائے' وہ مجھ پر بکثرت درود پاک پڑھے' کیونکہ درود شریف مشکل کو حل اور تکلیف کو دور کر دیتا ہے۔

(افضل الصلوٰۃ ص170' القول البدیع ص219' بیروت)

فریاد اُمتی جو کرے حالِ زار میں
ممکن نہیں کہ خیرِ بشر کو خبر نہ ہو

(حدائق بخشش)

دکھوں نے جو تم کو گھیرا ہے تو درود پڑھو
گر حاضری کی تمنا ہے تو درود پڑھو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ...... صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر۲۰: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: رسول اکرم' نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر درود شریف پڑھا کرو' بے شک تمہارا مجھ پر درود بھیجنا تمہاری پاکیزگی کا باعث ہے۔ (جلاء الافہام ص33' جواہر البحار ج2ص780' مصنف ابن ابی شیبہ ج2ص399)

تو جو چاہے تو ابھی میل میرے دل کے دھلیں
کہ خدا دل نہیں کرتا کبھی میلا تیرا

(حدائق بخشش)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْبِ...... صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۲۱: حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ شیرِ خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے:

جبریل علیہ السلام نے عرض کیا: یا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر دس مرتبہ درود بھیجے اس کے لیے میرے غضب سے امان واجب ہوگئی۔

(سعادۃ الدارین ج1 ص218، افضل الصلوٰۃ ص162)

سدا کیلیے ہو جا راضی خدا
ہمیشہ ہو لطف و کرم یا الٰہی

(وسائلِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْبِ...... صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۲۲: سرورِ کائنات، شاہِ موجودات، محبوبِ ربِ الارض والسمٰوٰت عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس کے دونوں محافظوں (کراماً کاتبین) سے فرماتا ہے: اس کے تین دن تک کوئی گناہ نہ لکھیں۔

(سعادۃ الدارین ج1 ص241، افضل الصلوٰۃ ص198، نزہۃ المجالس ج1 ص559)

مجرم ہوں میرے عیبوں کی کچھ انتہاء نہیں
پردہ خدا نے رکھا ہے صدقہ حضور کا

(ابوالخیر عفی عنہ)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْبِ...... صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۲۳: حضرت سیّدنا ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم میں

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر کثرت سے درود بھیجتا ہوں' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم فرمائیں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر کس قدر درود بھیجا کروں؟ فرمایا: جتنا چاہو' میں نے عرض کیا: ایک چوتھائی وقت؟ فرمایا: جو چاہو' اگر زیادہ کرلو تو تمہارے لیے بہتر ہے' میں نے عرض کیا: آدھا وقت؟ فرمایا: جتنا چاہو' اگر اور زیادہ کرو تو تمہارے لیے بہتر ہے' میں نے عرض کیا: دو تہائی وقت؟ فرمایا: جتنا چاہو' اگر زیادہ کرو تو تمہارے لیے بہتر ہے۔ کہتے ہیں: میں نے عرض کی کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم! سارا وقت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود پڑھتا رہوں گا' فرمایا: یہ تیرا غم والم دور کرنے کو کافی ہے اور تیرے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

(الترغیب والترغیب' کتاب الذکر والدعاء ص429' بیروت' مشکوٰۃ شریف ص87 رقم 867' شفاء شریف حصہ 2 ص362' الخصائص الکبریٰ ج2 ص407' جلاء الافہام ص63' مدارج النبوۃ ج1 ص482' جواہر البحار ج2 ص779' کشف الغمہ ج1 ص598' افضل الصلوٰۃ ص175' سعادۃ الدارین ج1 ص224' الزواجر حصہ اوّل ص167)

تاجدارِ حرم اے شہنشاہِ دیں' تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام
ہو نگاہِ کرم ہم پر سلطانِ دیں' تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام

(وسائل بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب......صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر۲۴: حضرت سیّدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

سرکارِ دو عالم' شفیع اُمم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو بندے جو باہم محبت کرتے ہوں' ان میں سے ایک دوسرے سے ملاقات کرے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود بھیجیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے ان کے گزشتہ اور بعد کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

(جلاء الافہام ص54' افضل الصلوٰۃ ص199' سعادۃ الدارین ج1 ص232' جذب القلوب ص332' الترغیب والترہیب' کتاب الذکر والدعاء' ص431 بیروت)

مشکلیں اُن کی حل ہوئیں قسمتیں اُن کی کھل گئیں
وِرد جنہوں نے کر لیا صل علیٰ محمد

(دیوانِ سالک)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ......صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر۲۵: حضرت سیّدنا سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور فقر و فاقہ کی شکایت کی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا: جب تم اپنے گھر میں داخل ہو تو سلام کرو' چاہے گھر میں کوئی ہو یا نہ ہو' پھر مجھ پر سلام پڑھو اور ایک بار ''قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ '' پڑھا کرو' پس اس شخص نے اس طرح کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس پر رزق کشادہ کر دیا' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے پڑوسیوں اور قریبی رشتہ داروں پر رزق کے دروازے کھول دیئے۔

(القول البدیع ص 135' بیروت)

وہ بے مثال بھیک شہ بے مثال دے
جو عمر بھر نہ فرصتِ عرضِ سوال دے
اپنا کریم ان کے سوا اور کون ہے
دل سے ضرورتوں کے جو کانٹے نکال دے

(صلوا علیہ وآلہ)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ......صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر۲۶: سرکارِ مدینہ' قرارِ قلب وسینہ' فیضِ گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیّدنا ابوکاھل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: اے ابوکاھل! جو شخص مجھ سے محبت اور میری ملاقات کے شوق میں روزانہ تین بار دن میں اور تین بار رات کو درود شریف پڑھے گا' اللہ تعالیٰ پر لازم ہے کہ اپنے فضل وکرم سے اس کے اس دن

اور رات کے تمام گناہ معاف فرما دے۔

(افضل الصلوٰۃ ص162' کشف الغمہ ج1 ص598' الترغیب والترہیب' کتاب الذکر والدعا ص430 بیروت)

تو چاہے وہ جو رب چاہے' رب چاہے وہ جو تو چاہے
چاہا تیرا رب کا چاہا'' صلی اللّٰہ علیک وسلم ''

(سامانِ بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ......صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۲۷: حضرت سیّدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جب تم کچھ بھول جاؤ تو مجھ پر درود بھیجو' انشاء اللہ تعالیٰ یاد آ جائے گا۔

(القول البدیع ص227 بیروت' افضل الصلوٰۃ ص199' سعادۃ الدارین ج1 ص195' مدارج النبوۃ ج1 ص477)

دو جہاں میں بٹتا ہے باڑا اُسی سرکار کا
دونوں عالم پاتے ہیں صدقہ اسی دربار کا

(سامانِ بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ......صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۲۸: حضرت سیّدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں:

نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے روزانہ سو مرتبہ مجھ پر درود پاک پڑھا' اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجات پوری فرمائے گا' ستر ان میں سے آخرت کی اور تیس ان میں سے دنیا کی ہوں گی۔ (القول البدیع ص134 بیروت)

تاجدارِ حرم اے شہنشاہِ دیں! تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام
ہو نگاہِ کرم ہم پہ سلطانِ دیں' تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام

(وسائلِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب...... صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حدیث نمبر۲۹: حضور پُرنور، شافع یوم النشور، سیّد العالمین صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب تم اپنی نماز میں بیٹھو تو کبھی بھی مجھ پر درود پڑھنا نہ چھوڑنا کیونکہ یہ نماز کی زکوٰۃ ہوتا ہے (یعنی اسے ستھرا کرتا ہے)۔ (کشف الغمہ ج1 ص249)

مصطفٰی جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

(حدائق بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب...... صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حدیث نمبر۳۰: حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے:
سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا، فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے رہیں گے۔

(المعجم الاوسط ج1 ص497 رقم1835، باب من اسمہ احمد، احیاء علوم الدین ج1 ص395، سعادۃ الدارین ج1 ص244، شفاء شریف حصہ2 ص356، افضل الصلوٰۃ ص199، جواہر البحار ج2 ص785، مدارج النبوۃ ج1 ص478، الخصائص الکبریٰ حصہ دوم ص410، دلائل الخیرات)

فقط اک تیری ذات ہے میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم
جس نے ہر جگہ میری عزت بڑھائی

(عطاری عفی عنہ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب...... صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حدیث نمبر۳۱: حضرت سیّدنا خالد بن طہمان رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ معطر ومعنبر پسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا، اس کی سو ضرورتیں پوری کی جائیں گی۔

(الخصائص الکبریٰ ج2 ص408، القول البدیع ص134 بیروت، جواہر البحار ج2 ص781، سعادۃ الدارین ج1 ص242)

یہ کیوں کہوں مجھ کو یہ عطاء ہو یہ عطاء ہو
وہ دو کہ ہمیشہ مرے گھر بھر کا بھلا ہو

(ذوقِ نعت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ......صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۳۲: حضرت سیّدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

نبی اکرم، رسولِ محتشم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر درود پڑھو کیونکہ تمہارا مجھ پر درود پڑھنا تمہارے لیے کفارہ ہے۔

(جواہر البحار ج2 ص781، الخصائص الکبریٰ ج2 ص408)

میرے اعمال کا بدلہ تو جہنم ہی تھا
میں تو جاتا مجھے سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے جانے نہ دیا

(سامانِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ......صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۳۳: اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، منزہ عن العیوب عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جو مجھ پر کثرت کے ساتھ درود پاک بھیجے گا، وہ بندہ عرش کے زیرِ سایہ ہوگا۔

(الخصائص الکبریٰ ج2 ص409، جواہر البحار ج2 ص783)

یہ چمک یہ چمک یہ مہک یہ لہک
ہے بہارِ قدم تاجدارِ حرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

(وسائلِ بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ......صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر۳۴: حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مرفوعاً روایت ہے: نبی کریم، رؤف رحیم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں کوئی اپنے وضو سے فارغ ہو تو اسے چاہیے کہ وہ " لَآ اِلٰــــهَ اِلَّا اللّٰــهُ وَاَنَّ مُـحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُــوْلُــهٗ " کی شہادت دے، پھر وہ مجھ پر درود بھیجے، جس وقت اس نے یہ کہا تو اس کیلئے رحمت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے۔

(سعادۃ الدارین ج1 ص195، جواہر البحار ج2 ص785، الخصائص الکبریٰ ج2 ص410، جلاء الافہام ص410)

سخاوت تیرے گھر کی ہے عنایت تیرے گھر کی ہے
تیرے در کا سوالی جھولیاں بھر بھر کے لاتا ہے

(وسائل بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ......صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر۳۵: تاجدارِ حرم، شفیعِ اُمم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے، اللہ تعالٰی اور اس کے فرشتے اس پر ستر بار درود بھیجتے ہیں۔

(القول البدیع ص110 بیروت، جواہر البحار ج2 ص777، نزہۃ المجالس ج2 ص264، سعادۃ الدارین ج1 ص238، الزواجر حصہ اوّل ص166، افضل الصلوٰۃ ص161، مشکوٰۃ ص88، رقم873)

ہو درود و سلام میرے رب پر مدام
ہر گھڑی دم بدم تاجدارِ حرم ﷺ

(وسائل بخشش)

مصطفٰی جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

(حدائق بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ......صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ



حدیث نمبر ۳۶: حضرت سیّدنا یعقوب بن زید بن طلحہ تیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں:

سرورِ کائنات' شاہِ موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس میرے رب عزوجل کی جانب سے آنے والا آیا اور اس نے کہا: کوئی بندہ ایسا نہیں جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس پر ایک کے بدلے دس رحمتیں نازل فرماتا ہے' ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! میں اپنی دعا کا آدھا وقت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لیے خاص کرتا ہوں۔ فرمایا: اگر تو چاہے تو بڑھا لے۔ اس نے عرض کیا: میں دو تہائی وقت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لیے خاص کرتا ہوں۔ فرمایا: اگر اور بڑھائے تو اچھا ہے' اس نے کہا: اپنی دعا کا سارا وقت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لیے خاص کرتا ہوں' فرمایا: اس وقت اللہ تعالیٰ تمہیں دنیا و آخرت کے غم میں کفایت کرے گا۔

(الخصائص الکبریٰ ج2 ص407' جواہر البحار ج2 ص779)

اُن کے نثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو
جب یاد آ گئے ہیں سب غم بھلا دیئے ہیں

(حدائق بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب...... صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۳۷: حضرت سیّدنا بشیر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے ہمیں درود پڑھنے کا حکم دے رکھا ہے تو ہم اپنی نماز میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر کیسے درود پڑھیں؟ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم چپ رہے' اس پر پاس بیٹھے ہوئے لوگوں نے خیال کیا کہ یہ سوال نہ کرتا تو اچھا ہوتا' اتنے میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یوں کہا کرو:



اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔

اور سلام یوں پڑھو جیسے تمہیں بتایا گیا۔

(درمنثور ج6 ص573 بیروت' کشف الغمہ ج1 ص249 ' موطأ امام محمد' باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم' رقم 286' صحیح مسلم ج1 رقم 907' سعادۃ الدارین ج1 ص191)

یا نبی سلام علیک......یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک......صلوٰۃ اللہ علیک

(دیوانِ سالک)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب......صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حدیث نمبر ۳۸: تاجدارِ مدینہ' قرارِ قلب وسینہ' فیضِ گنجینہ' صاحبِ معطر پسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص مجھ پر شام کو درود پڑھے تو صبح ہونے سے پہلے اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے اور جو مجھ پر صبح کے وقت درود پڑھے تو شام ہونے سے پہلے اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ (رحمتوں کی برسات ص86)

ذکر و درود ہر گھڑی وردِ زباں رہے
میری فضول گوئی کی عادت نکال دو

(وسائلِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب......صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حدیث نمبر ۳۹: حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: جب تم مؤذن کی اذان سنو تو اسی طرح کہو' جس طرح وہ کہتا ہے' پھر مجھ پر درود بھیجو' جو ایک

مرتبہ مجھ پر درود بھیجے گا' اللہ عزوجل اس کے بدلے اس پر دس مرتبہ درود بھیجے گا' پھر اللہ تعالیٰ سے وسیلہ کا سوال کرو' یہ جنت میں ایک مقام ہے جو صرف اللہ عزوجل کے بندوں میں سے ایک بندے کو ملے گا' میں اُمید کرتا ہوں کہ وہ میں ہوں گا' جو میرے لیے اللہ عزوجل سے وسیلہ کا سوال کرے گا' اس کے لیے میری شفاعت واجب ہے۔

(رحمتوں کی برسات ص299' بحوالہ صحیح مسلم ج1 ص288' رقم الحدیث:384' القول البدیع ص190' بیروت' مدارج النبوۃ ج1 ص475)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب......صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر۴۰: تاجدارِ حرم' شفیع اُمم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک جو مجھ پر درود پڑھے گا' اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظرِ رحمت فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ جس کی طرف نظرِ رحمت سے دیکھے گا' اسے کبھی عذاب میں مبتلا نہیں فرمائے گا۔

(افضل الصلوٰۃ ص197)

سُرور رہتا ہے کیف دوام رہتا ہے
لبوں پہ میرے درود و سلام رہتا ہے
بَری ہیں نارِ جہنم سے خدا کی قسم!
جن کو ذکرِ محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے کام رہتا ہے

(صلوا علیہ وآلہ)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب......صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر۴۱: حضرت سیّدنا کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہر روز ستّر ہزار فرشتے آسمان سے اتر کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی قبرِ انور کا طواف کرتے ہیں حتیٰ کہ اپنے بازوؤں سے قبرِ انور کو ڈھانپ لیتے ہیں اور قبرِ انور کو اپنے جلو میں لے کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھتے ہوئے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کیلئے ترقیٔ کمالات کے طالب رہتے ہیں' شام

تک ان کا یہی مشغلہ رہتا ہے' اس کے بعد فرشتوں کی یہ جماعت آسمان پر چلی جاتی ہے' پھر اسی طرح دوسری ستّر ہزار فرشتوں کی جماعت اتر آتی ہے' جو صبح تک اسی طرح مشغول رہتی ہے (جیسے کہ پہلی تھی)' قیامت تک ایسا ہوتا رہے گا' پھر جب قیامت قائم ہوگی تو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ستّر ہزار فرشتوں کے جھرمٹ میں قبرِ انور سے تشریف لائیں گے۔ (جواہر البحار ج2 ص614' آبِ کوثر ص134' القول البدیع ص60 بیروت' مشکوٰۃ شریف' باب الکرامات' رقم5700' ص555)

ستّر ہزار صبح ہیں ستّر ہزار شام
یوں بندگی زلف و رخ آٹھوں پہر کی ہے
جو ایک بار آئے دوبارہ نہ آئیں گے
رخصت ہی بارگاہ سے بس اس قدر کی ہے
(حدائق بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حدیث نمبر۴۲: حضرت سیّدنا کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی: اے موسیٰ! کیا آپ یہ پسند کرتے ہیں کہ آپ کو قیامت کے دن پیاس محسوس نہ ہو! تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: یا اللہ! کیوں نہیں! اللہ عزوجل نے فرمایا: تو پھر میرے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر بکثرت درود شریف پڑھتے رہا کرو۔ (جواہر البحار ج2 ص786)

اپنے مہمانوں کا صدقہ اک بوند
مر مٹے پیاسے ادھر سرکار ہم
مشکلیں ان کی حل ہوئیں قسمتیں ان کی کھل گئیں
وِرد جنھوں نے کر لیا صلِ علیٰ محمد
(دیوانِ سالک)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب......صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر۴۳: حضرت سیّدنا علی المرتضٰی شیرِ خدا کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں مکہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہتا تھا، ایک بار ہم مکہ کی کسی جانب پہاڑوں اور درختوں میں سے گزر رہے تھے، جب بھی پہاڑ یا درخت کے قریب سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم گزرتے، اس سے آواز آتی: ''السلام علیك یا رسول اللّٰہ''۔

(مشکوۃ باب فی المعجزات ص549رقم5664، دلائل النبوۃ ص366، جواہر البحار ج2ص112)

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث پاک سے یہ معلوم ہوا کہ ہمارا یہ عرض کرنا کہ ''اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ'' شرک یا حرام نہیں، بالکل جائز ہے، اسے تو پتھر، درخت بھی حرام نہیں سمجھتے۔ اس کے منکرین پتھروں، جانوروں سے بھی بدتر ہیں، ہم نماز میں پڑھتے ہیں: ''اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ''۔

(مراۃ المناجیح ج2ص205، قادری پبلشرز)

اُن پر درود جن کو حجر تک کریں سلام
اُن پر سلام جن کو تحیت شجر کی ہے

(حدائق بخشش)

یہ آواز ہر سمت سے آرہی ہے
شہِ دین و دنیا سلام علیکم

(قبالۂ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب......صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر۴۴: حضرت سیّدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: جانِ عالَم، تاجدارِ اُمم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مکہ مکرمہ میں

ایک پتھر بعثت کی راتوں میں مجھ پر سلام کرتا تھا' میں اب بھی اسے پہچان لیتا ہوں' جب اس کے پاس سے گزرتا ہوں۔ (رحمتوں کی برسات ص98 بحوالہ مسند احمد)

سنگ و شجر سلام کو حاضر ہیں السلام
کلمے سے تر زبان درخت و حجر کی ہے
(حدائق بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ......صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۴۵: حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

میں نماز پڑھ رہا تھا اس حال میں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما تشریف فرما تھے' جب میں نماز سے فارغ ہوکر بیٹھا اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی' پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھا' پھر میں نے اپنے لیے دعا کی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تو مانگ تجھے عطاء کیا جائے گا' تو مانگ تجھے عطاء کیا جائے گا۔

(مشکوۃ ص86' رقم 869)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے' ایک یہ کہ نماز کے بعد دعا مانگنا سنت ہے' دوسرے یہ کہ دعا میں ترتیب یہ ہو کہ پہلے حمد کرے' پھر درود شریف پڑھے' پھر اپنے گناہوں کی معافی چاہے۔ علامہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ دورانِ دعا میں بار بار درود شریف پڑھتا رہے' درودوں سے بھری ہوئی دعا انشاء اللہ رد نہیں ہوگی۔

(مرآۃ المناجیح ج2 ص100' قادری پبلشرز)

آتا ہے فقیروں پہ انہیں پیار کچھ ایسا
خود بھیک دیں اور خود کہیں منگتا کا بھلا ہو
(ذوقِ نعت)



ہر وقت جہاں سے کہ انہیں دیکھ سکیں ہم
جنت میں ہمیں ایسی جگہ پیارے خدا دے

(وسائل بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ......صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۴۶: نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مجھ پر درود پڑھنا قیامت کے دن پل صراط کی تاریکی کے وقت نور ہوگا اور جسے یہ پسند ہو کہ اسے قیامت کے دن یہ نور اور اجر و ثواب پورا پورا ملے تو اسے چاہیے کہ مجھ پر بکثرت درود بھیجے۔

(کشف الغمہ ج1 ص595 'سعادۃ الدارین ج1 ص216 'رحمتوں کی برسات بحوالہ القول البدیع ص53

یا الٰہی! جب چلوں تاریک راہِ پل صراط
آفتابِ ہاشمی نور الھدیٰ کا ساتھ ہو

(حدائق بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ......صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۴۷: حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

تاجدارِ حرم شفیعِ اُمم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے مجھ پر دس مرتبہ درود بھیجا' اللہ تعالیٰ اس پر سو مرتبہ درود بھیجے گا اور جس نے مجھ پر سو مرتبہ درود بھیجا' اللہ تعالیٰ اس پر ہزار مرتبہ درود بھیجے گا اور جس نے جذبِ شوق سے زیادہ درود بھیجا' میں قیامت کے دن اس کے لیے شفیع اور گواہ ہوں گا۔

(سعادۃ الدارین ج1 ص238 'القول البدیع ص110 بیروت)

تجھے ہرگز گوارا ہو نہیں سکتا کہ محشر میں
جہنم کی طرف روتا ہوا تیرا گدا نکلے

(وسائل بخشش)



صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ...... صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۴۸: حضرت سیّدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے:

اللہ کے محبوب، دانائے غیوب منزہ عن العیوب عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر دس مرتبہ درود بھیجے، اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو مرتبہ درود بھیجے، اللہ تعالیٰ اس پر ایک ہزار رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر ایک ہزار مرتبہ درود بھیجے، جنت کے دروازے پر اس کا شانہ (کندھا) میرے شانہ سے چھو جائے گا۔

(القول البدیع ص 115 بیروت، سعادۃ الدارین ج 1 ص 239، نزہۃ المجالس ج 2 ص 277)

کوئی قابل ہو تو ہم شان کئی دیتے ہیں
ڈھونڈنے والے کو دنیا بھی نئی دیتے ہیں

(کلیاتِ اقبال)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ...... صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۴۹: حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

جانِ عالم، تاجدارِ اُمم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے، اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجتا ہے اور جو مجھ پر دس مرتبہ درود بھیجے، اللہ تعالیٰ اس پر سو مرتبہ رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو مرتبہ درود بھیجے، اللہ تعالیٰ اس کی آنکھوں کے درمیان نفاق اور نارِ جہنم سے بَری ہونا لکھ دیتا ہے اور قیامت کے دن اسے شہداء کے ساتھ اُٹھائے گا۔

(سعادۃ الدارین ج 1 ص 239، افضل الصلوٰۃ ص 159، نزہۃ المجالس ج 2 ص 264، کشف الغمہ ج 1 ص 596، الزواجر جزء اول ص 166، مجمع الزوائد کتاب الادعیۃ ج 10 ص 253 رقم 17298، القول البدیع ص 111 بیروت، الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعا ص 427 بیروت)

کعبہ کے بدر الدجیٰ تم پہ کروڑوں درود
طیبہ کے شمس الضحیٰ تم پہ کروڑوں درود

(حدائق بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ......صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۵۰: حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص میرا ذکر کرے اور مجھ پر درود بھیجے، اللہ تعالیٰ اس کیلئے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس کی دس خطائیں مٹا دیتا ہے اور اس کے دس درجے بڑھا دیتا ہے۔

(سعادۃ الدارین ج1 ص233، الخصائص الکبریٰ ج2 ص407، جواہر البحار ج3 ص777، القول البدیع ص111 بیروت)

کعبہ کے بدر الدجیٰ تم پہ کروڑوں درود
طیبہ کے شمس الضحیٰ تم پہ کروڑوں درود

(حدائق بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ......صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۵۱: حضرت سیدنا براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

خاتم المرسلین رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے جس اُمتی نے مجھ پر ایک بار درود بھیجا، اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس کے دس گناہ معاف فرما دیتا ہے اور دس درجے بلند فرما دیتا ہے اور یہ اس کیلئے دس غلام آزاد کرنے کے اجر وثواب کے برابر ہے۔

(افضل الصلوٰۃ ص161، القول البدیع ص115 بیروت، جلاء الافہام ص78، سعادۃ الدارین ج1 ص239، الترغیب والترہیب کتاب الذکر والدعاء ص428 بیروت)

خلق کے حاکم ہو تم، رزق کے قاسم ہو تم
تم سے ملا جو ملا تم پہ کروڑوں درود

(حدائق بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ......صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر۵۲: حضرت سیّدنا عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے فرشتے مسلسل اس کے لیے رحمت کی دعا مانگتے ہیں، پس بندہ چاہے تو اسے (رحمت کی دعا کو) کم کرے اور چاہے تو زیادہ کرے۔

(جلاء الافہام ص60 ' الزواجر حصہ اوّل ص167 ' احیاء علوم الدین ج1 ص395 بیروت' سنن ابن ماجہ رقم 907' مصنف ابن ابی شیبہ ج2 ص 398' شفاء شریف حصہ دوم ص 362' الخصائص الکبریٰ ج2 ص 407' جواہر البحار ج2 ص 778' دلائل الخیرات' الترغیب والترہیب' کتاب الذکروالدعاء' ص429 بیروت)

آ رہی ہے صدا باب رحمت ہے وا
پڑھتے جاؤ درود لیتے جاؤ عطاء
(ابوالخیر عفی عنہ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ......صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر۵۳: حضرت سیّدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے: سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیع روزِ شمار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص چاہتا ہے کہ وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حضور اس حال میں پیش ہو کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو چکا ہو تو وہ کثرت سے مجھ پر درود بھیجا کرے۔

(افضل الصلوٰۃ ص172 'سعادۃ الدارین ج1 ص237)

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضاءِ محمد
(حدائق بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ......صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر۵۴: حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں



نے حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

بے شک اللہ تعالیٰ بخشش طلب کرنے پر تمہارے گناہ بخش دیتا ہے' پس جو شخص سچی نیت سے بخشش طلب کرے' اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور جو آدمی ''لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ'' پڑھے گا' اس کا (نیکیوں والا) پلڑا بھاری ہو جائے گا اور جو شخص مجھ پر درود شریف بھیجے تو میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا۔ (جلاء الافہام ص 96)

نہیں حُسنِ عمل کوئی میرے اعمال نامے میں
تری رحمت میری بخشش کا ساماں یا رسول اللہ

(وسائل بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْبِ...... صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۵۵: حضرت سیّدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

صاحب جودو کرم' شفیع اُمم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو زمین میں پھرتے رہتے ہیں اور ذکر کے حلقے ڈھونڈتے ہیں' پھر جب وہاں آتے ہیں تو ان پر چھا جاتے ہیں' پھر اپنے قاصد اللہ عزوجل کی بارگاہ میں آسمان کی طرف بھیج دیتے ہیں' وہ عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب عزوجل! ہم تیرے بندوں کے پاس سے آئے ہیں' جو تیری نعمتوں کی تعظیم کرتے اور تیری کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور تیرے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں' اپنی آخرت اور دنیا کے لیے دعا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ان پر میری رحمت پھیلا کر ڈھانپ دو' وہ عرض کرتے ہیں: یا الٰہی! ان میں فلاں بڑا گنہ گار بھی تھا' جو ویسے ہی ان میں آن ملا تھا' تو اللہ عزوجل فرماتا ہے: اس پر بھی میری رحمت کا سایہ کر دو کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں جن کا ہمنشین بد بخت نہیں رہتا۔

(سعادۃ الدارین ج 1 ص 201' مجمع الزوائد باب ما جاء فی مجالس الذکر ج 10 ص 77 رقم 16769)

جہاں وظیفۂ خیر الانام ہوتا ہے
عنایتوں کا وہاں اہتمام ہوتا ہے
فرازِ عرش سے ہوتا ہے رحمتوں کا نزول
جہاں نبی ﷺ پر درود و سلام ہوتا ہے

(صلوا علیہ وآلہ)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ......صَلَّى اللّٰهُ تعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر۵۶: حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سرکارِ دوعالم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر درود پڑھے گا، میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا۔

(افضل الصلوٰۃ ص197، جلاء الافہام ص95، سعادۃ الدارین ج1 ص241)

بخشائیں گے ان سب کو محشر میں میرے آقا ﷺ
بھیجی ہیں درودوں کی جس جس نے بھی سوغاتیں

(عبدالمجید صدیقی)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ......صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر۵۷: علامہ نبہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نقل کرتے ہیں:

جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور اُنہوں نے آنکھیں کھولیں تو عرش پر اسمِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم لکھا دیکھا، عرض کیا: اے میرے رب! کیا مجھ سے بڑھ کر بھی تیری بارگاہ میں کوئی معزز ہے؟ فرمایا: ہاں! یہ نام تیری اولاد میں سے ایک نبی کا ہے، جو تجھ سے بڑھ کر میرے ہاں معزز ہے، اگر وہ نہ ہوتے تو میں نہ آسمانوں کو پیدا کرتا نہ زمین کو، نہ جنت کو نہ جہنم کو، پھر جب اللہ تعالیٰ نے ان کی پسلی سے حضرت سیّدتنا حواء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو پیدا کیا تو آدم علیہ السلام نے نگاہ اُٹھا کر دیکھا تو ایک ایسی مخلوق کو دیکھا جس کے مشابہ کوئی مخلوق نہ تھی، اللہ عزوجل نے حضرت آدم

علیہ السلام میں خواہش پیدا کی، انہوں نے عرض کی: یا اللہ! یہ کون ہیں؟ فرمایا: حواء رضی اللہ تعالیٰ عنہا! عرض کیا: ان کو میرا جوڑ بنا دیجئے! فرمایا: تم اس کا مہر ادا کرو، عرض کیا: ان کا مہر کیا ہے؟ فرمایا: اس نام والے پر دس مرتبہ درود بھیجنا، عرض کیا: اگر میں نے ایسا کر لیا تو میرا جوڑ بن جائے گا؟ فرمایا: ہاں! فرمایا کہ حضرت آدم علیہ السلام نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر دس مرتبہ درود بھیجا، یہ تھا مہر حضرت حواء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا۔

(رحمتوں کی برسات بحوالہ سعادۃ الدارین)

اعلیٰ سے اعلیٰ رفعت والے
بالا سے بالا عظمت والے
سب سے برتر عزت والے
صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم

(سامانِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الحَبِیبِ......صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۵۸: حضرت سیّدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں:

ایک دن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے گئے تو میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے چلا، حتیٰ کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کھجوروں کے باغ میں داخل ہوئے اور ایک طویل سجدہ کیا، حتیٰ کہ مجھے ڈر ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی روح قبض نہ کر لی ہو، فرماتے ہیں کہ میں آیا، تا کہ دیکھوں، تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سرانور اٹھایا اور فرمایا: اے عبدالرحمٰن! تمہیں کیا ہوا؟ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو بتایا، تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جبریل علیہ السلام نے مجھ سے کہا: کیا میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو خوشخبری نہ دوں کہ بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

جو آدمی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے گا' میں اس پر رحمت نازل کروں گا اور جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں سلام پیش کرے گا' میں اس کو سلامتی عطاء کروں گا۔

(جلاء الافہام ص 61' مشکوٰۃ شریف ص 68' رقم 875' باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم' مسند احمد حدیث عبدالرحمٰن بن عوف الزہری' رقم 1669' الترغیب والترہیب' ج 1 ص 243' کتاب الذکر والدعاء' ص 427 بیروت)

ہر وقت کرم بندہ نوازی پہ تلا ہے
کچھ کام نہیں اس سے برا ہو کہ بھلا ہو

(ذوقِ نعت)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِیْب......صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۵۹:

الصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول اللہ ﷺ

الصلوٰۃ والسلام علیك یا حبیب اللہ ﷺ

الصلوٰۃ والسلام علیك یا نبی اللہ ﷺ

وعلٰی آلك واصحابہ یا نور اللہ ﷺ

صَلُّوا عَلَى الْحَبِیْب......صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

حضرت سیّدنا حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خاتم النبیین رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے قرآن پڑھا اور اپنے رب عزوجل کی حمد بیان کی اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھا تحقیق اس نے خیر کو اپنی جگہ سے ڈھونڈ لیا۔ (القول البدیع ص ۱۳۵ بیروت)

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

(شرح کلام رضا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب...... صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر۶۰: حضرت سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے:

حضور پرنور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: کچھ لوگ مسجد کے اوتاد ہوتے ہیں، جن کے ہم نشین فرشتے ہوتے ہیں، اگر وہ غائب ہوتے ہیں تو فرشتے انہیں تلاش کرتے ہیں، اگر بیمار ہوں تو ان کی عیادت کرتے ہیں، اگر ان کو دیکھیں تو مرحبا (خوش آمدید) کہتے ہیں، اگر وہ کوئی حاجت طلب کرتے ہیں تو فرشتے ان کی مدد کرتے ہیں، جب وہ بیٹھتے ہیں تو فرشتے ان کو پاؤں سے لے کر آسمان تک ڈھانپ لیتے ہیں، ان کے ہاتھوں میں چاندی کے ورق ہوتے ہیں اور سونے کے قلم، وہ سرکار علیہ السلام پر پڑھا جانے والا درود لکھتے ہیں اور کہتے ہیں: ذکر کیے جاؤ، اللہ عزوجل تم پر رحم فرمائے! زیادہ کرو، اللہ عزوجل تمہیں زیادہ عطاء فرمائے! جب وہ ذکر شروع کرتے ہیں تو ان پر رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ان کی دعا قبول کی جاتی ہے اور حورِعین ان کی طرف جھانکتی ہیں، اللہ تعالٰی ان پر خصوصی رحمت کی توجہ فرماتا ہے، جب تک وہ کسی اور گفتگو میں مصروف نہ ہو جائیں یا اِدھر اُدھر بکھر نہ جائیں، جب وہ منتشر ہو جاتے ہیں تو زیارت کرنے والے فرشتے بھی اُٹھ کر چلے جاتے ہیں اور ذکر کے حلقے تلاش کرنے لگتے ہیں۔

(سعادۃ الدارین ج1 ص203، القول البدیع ص122 بیروت)

کعبہ کے بدر الدجیٰ تم پہ کروڑوں درود
طیبہ کے شمس الضحیٰ تم پہ کروڑوں درود
شافع روزِ جزاء تم پہ کروڑوں درود
دافع جملہ بلاء تم پہ کروڑوں درود
(حدائق بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب...... صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر۶۱: امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی کتاب' الادب المفرد میں حضرت سیّدنا انس بن مالک اور حضرت سیّدنا مالک بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت فرماتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم قضائے حاجت کے لیئے باہر تشریف لے گئے اور کوئی دوسرا آدمی نہ تھا جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے پیچھے جاتا' حضرت سیّدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنا تو بہت گھبرائے اور ایک لوٹے میں پانی لے کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے پیچھے چل پڑے' دیکھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ایک حوض کے پاس سربسجود ہیں' حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ذرا ہٹ کر پیچھے کی طرف بیٹھ گئے' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنا سر مبارک اٹھالیا اور فرمایا: عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ! مجھے سربسجود دیکھ کر تم نے اچھا کیا کہ پیچھے کو ہٹ گئے' میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور انہوں نے کہا: حضور! جو شخص آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایک مرتبہ درود شریف بھیجے' اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرماتا ہے اور اس کے دس درجے بلند فرماتا ہے۔ (سعادۃ الدارین ج1 ص208)

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ...... صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے:

حدیث نمبر۶۲: حضور پُرنور' شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن حضرت آدم علیہ السلام عرش کے قریب وسیع میدان میں ٹھہرے ہوں گے' آپ علیہ السلام پر دو سبز کپڑے ہوں گے' اپنی اولاد میں سے ہر اس شخص کو دیکھ رہے ہوں گے جو جنت میں جارہا ہوگا اور اپنی اولاد میں سے اسے بھی دیکھ رہے ہوں گے جو دوزخ میں جارہا ہوگا' اسی اثناء میں آدم علیہ السلام' سرکارِ دو عالم صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ایک اُمتی کو دوزخ میں جاتا ہوا دیکھیں گے' آدم علیہ السلام پکاریں گے: یا احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! یا احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرمائیں گے: لبیک اے ابوالبشر! آدم علیہ السلام کہیں گے: آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا یہ اُمتی دوزخ میں جارہا ہے' پس میں بڑی چستی کے ساتھ تیز تیز فرشتوں کے پیچھے چلوں گا اور کہوں گا: اے میرے رب کے فرشتو! ٹھہرو! وہ کہیں گے: ہم مقرر کردہ فرشتے ہیں' جس کام کا ہمیں اللہ عزوجل نے حکم دیا ہے اس کی نافرمانی نہیں کرتے' ہم وہی کرتے ہیں جس کا ہمیں حکم ملا ہے' جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم افسردہ ہوں گے تو اپنی داڑھی مبارک کو بائیں ہاتھ سے پکڑیں گے اور عرش کی طرف ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہیں گے: اے میرے پروردگار! کیا تو نے مجھ سے وعدہ نہیں فرمایا ہے کہ تو مجھے اپنی اُمت کے بارے میں رسوا نہ کرے گا! عرش سے نداء آئے گی: اے فرشتو! محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرو اور اسے لوٹا دو' پھر میں اپنی گود سے سفید کاغذ نکالوں گا اور اسے دائیں میزان کے پلڑے میں ڈال دوں گا اور میں کہوں گا: ''بسم اللہ'' پس وہ نیکیوں والا پلڑا بُرائیوں والے پلڑے پر بھاری ہو جائے گا' آواز آئے گی: خوش بخت ہے' سعادت یافتہ ہو گیا ہے اور اس کا میزان بھاری ہو گیا ہے' اسے جنت میں لے جاؤ' وہ بندہ کہے گا: اے میرے پروردگار کے فرشتو! ٹھہرو! میں اس بندہ سے بات تو کرلوں جو اپنے رب کے حضور بڑی کرامت رکھتا ہے' وہ کہے گا: میرے ماں باپ آپ پر قربان! آپ کا چہرۂ انور کتنا حسین ہے اور آپ کی شکل کتنی خوبصورت ہے' آپ نے میری لغزشوں کو معاف فرما دیا ہے اور میرے آنسوؤں پر رحم فرمایا (آپ کون ہیں؟)' حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرمائیں گے: میں تیرا نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہوں اور یہ تیرا وہ درود ہے جو تو مجھ پر بھیجتا تھا' اس نے تجھ کو پورا نفع پہنچایا جتنا کہ تجھے اس کی ضرورت تھی۔

(رحمتوں کی برسات بحوالہ ابن ابی الدنیا فی حسن الظن باللہ' رقم 80' الخصائص الکبریٰ ج2 ص409'

جواہر البحار ج2' ص784)

تمہارا نام مصیبت میں جب لیا ہو گا
ہمارا بگڑا ہوا کام بن گیا ہو گا
کسی کے پاؤں کی بیڑی یہ کاٹتے ہوں گے
کوئی اسیرِ غم ان کو پکارتا ہو گا
کسی کو لے کے چلیں گے فرشتے سوئے جحیم
وہ ان کا راستہ پھر پھر کے دیکھتا ہو گا
کوئی قریب ترازو کوئی لبِ کوثر
کوئی صراط پر ان کو پکارتا ہو گا
ہزار جان فدا نرم نرم پاؤں سے
پکار سُن کے اسیروں کی دوڑتا ہو گا
عزیز بچہ کو ماں جس طرح تلاش کرے
خدا گواہ یہی حال آپ ﷺ کا ہو گا
غلام ان کی عنایت سے چین میں ہوں گے
عدوٗ حضور کا آفت میں مبتلا ہو گا
میں ان کے در کا بھکاری ہوں فضلِ مولیٰ سے
حسنؔ فقیر کا جنت میں بسترا ہو گا

(ذوقِ نعت)

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب...... صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے اُمتِ محبوب! رحمت عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم تو ہم پر اتنے مہربان ہیں کہ عرصۂ محشر میں جب کوئی کسی کا پُرسانِ حال نہ ہوگا' اس وقت بھی ہمارے لیے آنسو بہا رہے ہوں گے' مگر آہ ہم کتنے نادان ہیں کہ شب و روز گناہوں میں مبتلا اپنے آقا و مولیٰ کی سنتوں سے دور' احکامِ خداوندی سے لاپرواہی برت رہے ہیں۔اے

انسان! غور کر کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے کس مقصد کیلئے پیدا کیا......تو کیا کر رہا ہے......اور کیا خبر کہ مرنے کے بعد تیرا ٹھکانہ جنت ہو یا......

ہاں ہاں! آخرت میں اعمالِ صالحہ ہی کام آئیں گے' جس نے دنیا کے اندر اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو راضی کر لیا' وہ فلاح پا گیا کیونکہ قبر کے تمام معاملات آسان ہوں گے تو وہ اللہ عزوجل و رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بدولت' عالمِ برزخ کے مراحل اچھے ہوں گے تو انہیں کی رضا سے' محشر کے دن کی سختیاں آسان ہوں گی تو انہیں کی نظرِ عنایت سے' آج کا انسان وقت کے ساتھ چلنے کی دلیلیں دیتا ہے کہ جدید دور ہے' کبھی کہتا ہے کہ نماز کے لیے وقت نہیں' کپڑے خراب ہیں' کبھی کہتا ہے: رات کو لیٹ آتا ہوں' کبھی کہتا ہوں کہ گھر میں اکیلا ہوں' سب سے بڑا ہوں' کما نہ لاؤں تو گزارہ کیسے ہوگا؟ یہ سارے بہانے ربِ قہار عزوجل کی بارگاہ میں نہیں چلیں گے' بس وہاں پر شریعت کے احکام جو فرض' واجب وغیرہ کی صورت میں ہم پر لازم ہیں' انہیں کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی' اگر یہ درست تو سارے معاملات درست' اسی وجہ سے اے پیارے مسلمان! اپنی عبادات پر غور کر لے کہ کتنا وقت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دیتا ہے اور کتنا دنیا کے کاموں میں صرف کرتا ہے' اگر دنیا کے کاموں میں وقت زیادہ دیتا ہے تو کیا دنیا کے کام اتنے اہم ہیں کہ تو ربِ عزوجل کے احکام کو چھوڑ بیٹھا......اور اللہ تعالیٰ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہی کی رضا سے راضی ہوگا' اب سوچ تو نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو کتنا راضی کیا؟ ہاں ہاں! حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو راضی کرنا ہے تو کثرت سے درود و سلام ان کی بلند بارگاہ میں پیش کر' اُٹھتے بیٹھتے' چلتے پھرتے' ہر مناسب مقام پر ان کی خدمتِ اقدس میں درود و سلام کے گجرے نچھاور کر' پھر دیکھ کہ عطائیں کیا کیا ہوتی ہیں' آج عمل کا دن ہے' کل بدلے کا دن ہے تو آج کے دن کو غنیمت جان کر زیادہ سے زیادہ عمل کر' ورنہ کل......

دلا غافل نہ ہو یکدم یہ دنیا چھوڑ جانا ہے
باغیچے چھوڑ کر خالی زمین اندر سمانا ہے

....

ان کے جو غلام ہو گئے
وقت کے امام ہو گئے

....

کب تک اس دنیا میں زندہ رہے گا تنویر
نیک عمل کر موت نے آنا ہے لحد میں جانا ہے

(عطاری عفی عنہ)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ..... صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

جمعرات وجمعۃ المبارک کے دن میں درود پڑھنے کے فضائل

جمعۃ المبارک اور جمعرات کے فضائل بے شمار ہیں' ہم خوش نصیب ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے ہمیں یہ دن اور اس کی فضیلتیں عطاء فرمائی ہیں' ہم اللہ تعالیٰ کا جتنا شکر ادا کریں اتنا ہی کم ہے' یہ جمعہ ہی ہے کہ اس کی فضیلت میں اللہ تعالیٰ نے کلامِ مقدس میں ایک پوری سورت ''سورۃ الجمعہ'' نازل فرمائی' یہ جمعہ ہی ہے کہ اس دن اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے عمامہ باندھنے والوں پر درود بھیجتے ہیں' یہ جمعہ ہی ہے کہ اس دن میں جو ناخن کاٹتا ہے' اس کی بیماری چلی جاتی ہے اور شفاء مل جاتی ہے اور رحمت آتی ہے اور گناہ چلے جاتے ہیں' یہ جمعہ ہی ہے کہ اس کی نماز مسکینوں اور غریبوں کا حج ہے' یہ جمعہ ہی ہے کہ اس میں ایک حج اور عمرہ کا ثواب موجود ہے' یہ جمعہ ہی ہے جو تمام دنوں کا سردار ہے' اللہ تعالیٰ نے اسی جمعہ میں آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا' اسی میں انہیں زمین پر اتارا' اسی میں انہیں وفات دی' اسی میں ہی ایک ایسی ساعت موجود ہے کہ جس میں دعا قبول ہوتی ہے اور اسی میں جو بندہ مر گیا عذابِ قبر سے بچ جائے گا اور قیامت میں اس طرح آئے گا کہ اس پر شہیدوں کی مہر ہوگی' یہ جمعہ ہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے چوبیس گھنٹوں میں ایک کروڑ چوالیس لاکھ لوگوں کو جہنم سے نکالتا ہے' کیونکہ حدیث پاک ہے کہ ''جمعہ کے دن اور رات میں چوبیس گھنٹے ہیں' کوئی گھنٹا ایسا نہیں کہ جس میں اللہ تعالیٰ جہنم سے چھ لاکھ آزاد نہ کرتا ہو جن پر جہنم واجب ہو گئی تھی''۔ (نماز کے احکام) یہ جمعہ ہی ہے کہ یہ اور اس سے ماقبل

یا مابعد دن کا روزہ رکھیں تو دس ہزار برس کے روزوں کا ثواب ملتا ہے اور اس میں جہنم کو نہیں بھڑکایا جاتا' اسی طرح جو جمعہ کے دن نمازِ فجر سے پہلے تین بار "اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ" پڑھے' اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں اور جو شخص جمعہ یا شبِ جمعہ "سورۂ حٰم الدخان" پڑھے اس کیلئے اللہ تعالیٰ جنت میں ایک گھر بنائے گا' اسی طرح صرف شبِ جمعہ کو پڑھنے والے کے لیے ستّر ہزار فرشتے استغفار کرتے ہیں۔

مفسر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فرمان کے مطابق جمعہ کو حج ہو تو اس کا ثواب ستّر حج کے برابر ہے' جمعہ کی ایک نیکی کا ثواب ستّر گنا ہے اور گناہ کا عذاب بھی ستّر گنا ہے' اس کا شرف بہت زیادہ ہے' اسی وجہ سے۔ (ملخصاً از فیضانِ جمعہ' رسالہ نماز کے احکام) آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ جمعۃ المبارک کے کیا فضائل ہیں' اللہ تعالیٰ ہمیں جمعۃ المبارک کی اہمیت اپنے دلوں میں اجاگر کرنے کی توفیق عطاء فرمائے! اب ہم جمعرات اور جمعۃ المبارک میں درود شریف پڑھنے کی فضیلتیں پیش کریں گے' توجہ سے پڑھیں اور دل کے مدنی گلدستے میں جگہ دیں۔

حدیث نمبر ا: سرورِ کائنات' فخرِ موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارے دنوں میں سب سے بہتر دن جمعہ ہے' اسی میں حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی دن ان کی روح قبض کی گئی اور اسی دن صور پھونکا جائے گا اور اسی دن قیامت ہوگی' لہٰذا مجھ پر اس دن کثرت سے درود پڑھو' کیونکہ تمہارا درود میرے حضور پیش کیا جاتا ہے۔

(مدارج النبوۃ ج 1 ص 480' جذب القلوب ص 337' مطالع المسرات ص 93)

تاجدارِ حرم اے شہنشاہِ دیں! تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام
ہو نگاہِ کرم ہم پہ سلطانِ دیں' تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام
(وسائل بخشش)



صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ...... صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر۲: سیّد المرسلین، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص جمعہ کی رات میں مجھ پر سو مرتبہ درود بھیجے تو اللہ تعالٰی اس کی سو حاجتیں پوری فرمائے گا، ستر دنیا کی اور تیس آخرت کی۔ (جذب القلوب ص 338)

ہو جائے دائمی جو وظیفہ درود کا
دنیا ہے راحتوں میں تو عقبٰی نعیم میں

(ابوالخیر عفی عنہ)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ...... صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے:

حدیث نمبر۳: تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ، صاحب معطر و معنبر پسینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جب جمعرات کا دن آتا ہے، اللہ تعالٰی فرشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں اور یہ اُن لوگوں کے نام لکھتے ہیں جو جمعرات کو مجھ پر سب سے زیادہ درود پڑھنے والے ہوتے ہیں۔

(سعادۃ الدارین ج 1 ص 195، نزہۃ المجالس ج 2 ص 271)

صلوا علیہ وسلموا تم بھی پڑھو درود
بات نوریوں کی سرِ عرش سے چلی

(ابوالخیر عفی عنہ)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ...... صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر۴: حضرت سیّدنا علی المرتضٰی شیرِ خدا کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا: تاجدارِ حرم، شفیعِ اُمم، صاحبِ جود و کرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر سو بار درود بھیجتا ہے' قیامت کے دن وہ اس طرح آئے گا کہ اس کے ساتھ ایک نور ہوگا' اگر وہ نور مخلوق میں تقسیم کر دیا جائے تو سب کو کافی ہو جائے۔

(سعادۃ الدارین ج1ص257' مطالع المسرات ص130' نزہۃ المجالس ج2ص271' القول البدیع ص199 بیروت' دلائل الخیرات)

ملا جب نور مہر و ماہ کو یاں پر ان کے صدقے میں
تو پھر محشر میں یہ عاشق ضیائیں کیوں نہ پائیں گے

(ابوالخیر عفی عنہ)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب......صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر۵: سرورِ کائنات فخرِ موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جمعرات اور جمعۃ المبارک کو مجھ پر درود کی کثرت کیا کرو کیونکہ سوائے جمعہ اور جمعرات کے بقیہ تمام دنوں میں فرشتے تمہارا درود میرے پاس پہنچاتے ہیں اور ان دو دنوں میں تمہارا درود میں خود اپنے کانوں سے سنتا ہوں۔

(آب کوثر ص88' نزہۃ المجالس ج2ص271)

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کانِ لعل کرامت پہ لاکھوں سلام

(حدائق بخشش)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب......صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر۶: اللہ کے محبوب' دانائے غیوب' منزہ عن العیوب عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جمعرات کے دن جو شخص مجھ پر سو مرتبہ درود شریف پڑھے' وہ کبھی محتاج نہ ہوگا۔

(جذب القلوب ص340)

سائلو! دامن سخی کا تھام لو
کچھ نہ کچھ انعام ہو ہی جائے گا

(حدائق بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ......صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۷: رسولِ بے مثال بی بی آمنہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے لال صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھا کرو کیونکہ جو شخص بھی جمعہ کے دن مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے اس کا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ فی ثواب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم ج2 ص399، درمنثور ج6 ص579، سعادۃ الدارین ج1 ص198، جلاء الافہام ص394)

مجھے کس قدر تم نے ہے نوازا یا رسول اللہ
کہ منگتا اپنے در کا ہے بنایا یا رسول اللہ
پڑھوں تم پہ درود پاک تو زندہ تمہیں جانوں
یہ مجھ کو آپ نے ہی ہے سکھایا یا رسول اللہ

(ابوالخیر عفی عنہ)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ......صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۸: حضور پُرنور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جو آدمی جمعہ کے دن ایک ہزار مرتبہ مجھ پر درود پڑھے گا وہ مرنے سے پہلے اپنا ٹھکانہ جنت میں دیکھ لے گا۔ (افضل الصلوٰۃ ص169)

فضلِ خدا سے مالکِ کونین ہیں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
دونوں جہاں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہیں اختیار میں

(وسائل بخشش)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِیْبِ ...... صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر۹: حضرت سیّدنا ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ معطر ومعنبر پسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مجھ پر ہر جمعہ کے دن کثرت سے درود شریف پڑھو، جو شخص مجھ پر زیادہ سے زیادہ درود پاک بھیجے گا، اس کا مقام مجھ سے زیادہ قریب ہوگا۔

(جواہر البحار ج2 ص783، سعادۃ الدارین ج1 ص198، مطالع المسرات ص93، افضل الصلوٰۃ ص168، جلاء الافہام ص71، الترغیب والترہیب، باب الذکر والدعاء ص430، بیروت)

تو چاہے وہ جو رب چاہے
رب چاہے وہ جو تو چاہے
چاہا تیرا رب کا چاہا
صلی اللہ علیک وسلم

(سامانِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِیْبِ ...... صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

حضرت سیّدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

حدیث نمبر۱۰: سرکارِ دوعالم، نورِ مجسم، شاہ بنی آدم، رسولِ محتشم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات مجھ پر بکثرت درود بھیجو، جو اس طرح کرے گا قیامت کے دن میں اس کا گواہ وشفیع ہوں گا۔

(الخصائص الکبریٰ ج2 ص409، افضل الصلوٰۃ ص168، مطالع المسرات ص94، جواہر البحار ج2 ص783)

کعبہ کے بدر الدجیٰ تم پہ کروڑوں درود
طیبہ کے شمس الضحیٰ تم پہ کروڑوں درود

(حدائقِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ...... صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۱۱: حضرت سیّدنا ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

خاتم المرسلین، رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

مجھ پر جمعہ کے دن زیادہ درود پڑھو کیونکہ یہ حاضری کا دن ہے جس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور جو درود پڑھتا ہے اس کا درود مجھ پر پیش ہوتا ہے، یہاں تک کہ وہ (درود پڑھنے والا) فارغ ہو جائے، میں نے عرض کیا: کیا موت کے بعد بھی؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کے جسموں کو کھانا حرام کر دیا ہے، اللہ کے نبی زندہ ہیں، روزی دیے جاتے ہیں۔

(ابن ماجہ، باب ذکر وفاتہ ودفنہ، رقم 1637، ص 263، بیروت، فضل الصلوٰۃ، ص 167، کتاب الاذکار ص 135، مشکوٰۃ شریف، باب الجمعہ، رقم 1285، جلاء الافہام، ص 70، مسند دارمی ج 1، ص 198، الترغیب والترہیب، باب الذکر والدعاء، ص 430، بیروت)

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ نہیں کہ درود پہنچانے والا فرشتہ سارے درودوں کا تھیلا ایک دم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس پہنچائے، بلکہ اگر کوئی سو بار درود شریف پڑھے تو یہ فرشتہ سو بار اس کے اور گنبد خضراء کے درمیان چکر لگائے گا اور ہر درود الگ الگ پیش کرے گا۔

(مرآۃ المناجیح ج 2، ص 318، قادری پبلشرز، لاہور)

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ!
میرے چشمِ عالم سے چھپ جانے والے

(حدائق بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ...... صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۱۲: حضرت سیّدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

تاجدارِ حرم، شفیعِ اُمم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

قیامت کے دن ہر مقام پر تم میں سے میرے قریب تر وہ ہوگا جو دنیا میں سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجے گا' جو مجھ پر جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری فرمائے گا' ستر آخرت کی اور تیس دنیا کی' پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو مقرر فرماتا ہے جو اسے لے کر میری قبر میں اسے پہنچاتا ہے' جیسے تمہارے پاس تحفے لائے جاتے ہیں' جس نے درود بھیجا مجھے وہ اس کا نام' نسب اور خاندان بتاتا ہے' جسے میں اپنے محفوظ سفید رنگ کے رجسٹر میں لکھ لیتا ہوں۔

(سعادۃ الدارین ج 1 ص 200' درمنثور ج 6 ص 578)

اے شہنشاہ مدینہ الصلوٰۃ والسلام
زینتِ عرش معلیٰ * الصلوٰۃ والسلام

(قبالۂ بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ..... صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۱۳: حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے:

اللہ کے محبوب' دانائے غیوب' منزہ عن العیوب عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر درود پڑھے گا' بروزِ قیامت اس کی شفاعت میرے ذمہ ہوگی۔ (افضل الصلوٰۃ ص 169' سعادۃ الدارین ج 1 ص 243)

بخشائیں گے ان سب کو محشر میں میرے آقا
بھیجی ہیں درودوں کی جس جس نے بھی سوغاتیں

(عبدالمجید صدیقی)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ..... صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

مصطفیٰ جانِ رحمت' شمع بزمِ ہدایت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

حدیث نمبر ۱۴: روشن رات (جمعہ کی رات) اور روشن دن (جمعہ کا دن) میں مجھ

پر کثرت سے درود پڑھو۔ (افضل الصلوٰۃ ص 168 جذب القلوب ص 338)

تاجدارِ حرم اے شہنشاہِ دیں! تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام

ہو نگاہِ کرم ہم پہ سلطانِ دیں تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام

(وسائلِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ...... صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حدیث نمبر ۱۵: تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ معطر و معنبر پسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جمعہ کے دن مجھ پر درود شریف کی کثرت کرو، بے شک اللہ تعالیٰ کی طرف سے جبریل علیہ السلام ابھی میرے پاس آئے اور کہا: روئے زمین پر جو مسلمان آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ایک بار درود پاک پڑھتا ہے میں اور میرے ملائکہ اس پر دس مرتبہ درود بھیجتے ہیں۔

(افضل الصلوٰۃ ص 167 جلاء الافہام ص 79 سعادۃ الدارین ج 1 ص 197)

اے شہنشاہِ مدینہ الصلوٰۃ والسلام

زینتِ عرشِ معلیٰ الصلوٰۃ والسلام

(قبالۂ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ...... صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حدیث نمبر ۱۶: تاجدارِ عرب و عجم، رسولِ محتشم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس شخص نے جمعہ کے دن مجھ پر سو مرتبہ درود بھیجا تو اس کے اسّی سال کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (افضل الصلوٰۃ ص 168 سعادۃ الدارین ج 1 ص 241)

کر مغفرت میری، تیری رحمت کے سامنے

میرے گناہ یا خدا ہیں کس شمار میں

(وسائلِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ...... صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حضرت سیّدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے:

حدیث نمبر ۱۷: جمعہ کے دن تم اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے سلام عرض کرو' کیونکہ وہ تمہاری جانب سے ہر جمعہ کو (خصوصیت کے ساتھ) پیش کیا جاتا ہے۔ (شفاء شریف ج2 ص365)

زہے نصیب مدینہ مقام ہو جائے
در حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ اپنا سلام ہو جائے
تیری جناب مقدس میں اے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
قبول اپنا درود و سلام ہو جائے

(امیر مینائی)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ...... صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۱۸: حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: سلطانِ مکہ مکرمہ' تاجدارِ مدینہ منورہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر درود بھیجنا پل صراط پر نور ہوگا' اور جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر اسّی مرتبہ درود بھیجے' اس کے اسّی سال کے گناہ (صغیرہ) بخش دیئے جائیں گے۔

(سعادۃ الدارین ج1 ص216' القول البدیع ص198 بیروت)

یا الٰہی! جب چلو تاریک راہِ پل صراط
آفتابِ ہاشمی نور الہدیٰ کا ساتھ ہو

(حدائق بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ...... صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۱۹: حضرت سیّدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیّدنا زید بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: اے زید! جمعہ کے دن ہزار مرتبہ درود شریف کا



پڑھنا ترک مت کرو اور یہ درود پڑھو:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ ﹰ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ ۔

(القول البدیع ص 197 بیروت' جذب القلوب ص 339)

کعبہ کے بدر الدجیٰ تم پہ کروڑوں درود
طیبہ کے شمس الضحیٰ تم پہ کروڑوں درود

(حدائق بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب...... صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حدیث نمبر ۲۰: حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: جمعرات کے دن عصر کے وقت اللہ عزوجل آسمان سے زمین پر فرشتے اتارتا ہے' جن کے ساتھ چاندی کے دفتر اور سونے کی قلمیں ہوتی ہیں اور وہ اس دن اور دوسرے دن کی رات سورج غروب ہونے تک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر پڑھے جانے والے درود کو لکھتے رہتے ہیں۔ (رحمتوں کی برسات' بحوالہ القول البدیع ص 198 بیروت)

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تم بھی پڑھو درود
بارات نوریوں کی سرعرش سے چلی

(ابوالخیر عفی عنہ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب...... صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حدیث نمبر ۲۱: تاجدارِ مدینہ' قرارِ قلب وسینہ' فیضِ گنجینہ' صاحبِ معطر ومعنبر پسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جب جمعہ کا دن اور جمعہ کی رات آئے تو تم مجھ پر درود پاک کی کثرت کرو۔

(سعادۃ الدارین ج 1 ص 195 ' آبِ کوثر ص 79)

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب...... صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آدابِ درود شریف

1- جسم پاک ہو' ظاہر نجاست اور بدبودار چیز سے جسم ملوث نہ ہو۔

2- لباس صاف ستھرا اور پاک ہو۔

3- مکان یا جس جگہ درود پاک پڑھا جائے' وہ پاک ہو۔

4- باوضو درود پاک پڑھا جائے۔

5- درود پاک پڑھنے والا خوشبو لگائے یا اگربتی وغیرہ سُلگائے۔

6- قبلہ رُو مصلیٰ پر بیٹھ کر بہ آوازِ بلند یا آہستہ مکمل شوق وذوق' حضور وخلوص سے پڑھے۔

7- ریا سے پاک ہو کر پڑھے۔

8- ثواب کی نیت اور اُمیدِ شفاعت پر پڑھے۔

9- ظاہر اور باطن' دونوں پڑھیں' یعنی جیسے زبان سے پڑھے' دل بھی اسی میں لگائے۔

10- درود پاک پڑھتے وقت ایسا سمجھے کہ جناب رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے درود پاک پڑھ رہا ہوں۔ (شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

11- یہ بھی سمجھے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے ہیں اور خود بھی سُن رہے ہیں۔ (ایضاً)

12- رقتِ قلب اور خشوع وخضوع کے ساتھ پڑھے۔

13- درود پاک پڑھتے ہوئے کسی سے باتیں نہ کرے۔

14- ہنسی' ٹھٹھہ کے وقت بھی نہ پڑھے۔

15- جہاں ناچ رنگ ہو' وہاں بھی نہ پڑھے۔

16- جب کبھی سید المرسلین' رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نامِ پاک سنے

تو درود پاک پڑھے، کم از کم اتنا کہہ لے ''صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' اور محبت سے انگوٹھوں کے ناخنوں کو بوسہ دے کر آنکھوں پر لگائے' اگرچہ یہ کام فرض و واجب نہیں، لیکن باعث صد برکات ہے' اصل میں یہ محبت کا سودا ہے' جس کے دل میں رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت ہوگی' وہ اس مبارک فعل سے انکار نہیں کرے گا اور اگر کسی کا دل محبتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے خالی ہو تو اس کا کیا علاج؟ ایسا شخص اس بابرکت فعل ''جس پر بخشش کی نوید ہے'' سے انکار کرے تو یہ اس کے خبیث باطن کی آواز ہے۔

17- جب درود پاک کا وظیفہ پڑھ کر فارغ ہو تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے' کم از کم اتنا کہہ لے: ''وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ''۔

18- جہاں کہیں رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام نامی اسمِ گرامی آئے تو لفظ ''سیّدنا'' کا اضافہ کرے' اگرچہ کتاب میں لکھا ہوا نہ ہو۔

ایک مرتبہ ایک ترکی نوجوان حضرت شیخ الدلائل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور دلائل الخیرات پڑھنے لگا' جہاں کہیں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نامِ پاک آتا تو وہ سیّدنا نہیں کہتا تھا' حضرت شیخ قدس سرہ نے فرمایا: حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نامِ مبارک کے ساتھ سیّدنا بھی کہہ! اس نے کہا کہ جب کتاب میں سیّدنا نہیں لکھا تو میں کیوں کہوں؟ حضرت شیخ قدس سرہ نے ہر طرح سے سمجھایا' مگر وہ نہ مانا۔ رات جب وہ ترکی مرد سو گیا تو دیکھا کہ خواب میں سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور اُس کے پیٹ پر خنجر رکھ دیا اور پوچھا: بتا! تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اسم پاک کے ساتھ سیّدنا کہے گا یا نہیں؟ وہ تو سیّد العالمین ہیں' تو کس گنتی میں ہے (وہ تو جنوں کے بھی سردار ہیں' انسانوں کے بھی' وہ خاکیوں کے بھی سردار ہیں تو نوریوں کے بھی)۔

(آبِ کوثر ص274' شرح کلامِ رضا ص967)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ...... صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

عاشقوں کا درود وسلام محبوب علیہ السلام خود سماعت فرماتے ہیں

ایک عاشق صادق جب درود وسلام پڑھتا ہے تو ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اسے خود سماعت فرماتے ہیں اور جواب بھی دیتے ہیں' الحمد للہ! ہمارا عقیدہ ہے کہ تاجدارِ مدینہ' قرارِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنی قبر انور میں زندہ ہیں اور اپنی امت کے احوال ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ امام سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ زندہ ہیں اور یہ بات عادت کے اعتبار سے محال ہے کہ کوئی دن اور رات ایسے ہوں جن میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر سلام نہ پڑھا گیا ہو اور ہم اس بات پر ایمان رکھتے ہیں اور تصدیق کرتے ہیں کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنی قبرِ انور میں زندہ ہیں اور جسم شریف کو زمین نہیں کھا سکتی اور اجماع بھی اسی بات پر ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم زندہ ہیں۔

(القول البدیع' ص 171 بیروت)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: انبیاء کرام علیہم السلام اسی حقیقی حیات کے ساتھ زندہ ہیں' جیسے دنیا میں زندہ تھے' کھاتے پیتے ہیں' جہاں چاہیں آتے جاتے ہیں۔ (بہارِ شریف حصہ اوّل)

تو زندہ ہے واللہ! تو زندہ ہے واللہ!
میرے چشمِ عالم سے چھپ جانے والے

(حدائق بخشش)

اب آپ اس تصور کے ساتھ درود شریف کے فضائل پڑھ کر درود وسلام پڑھیں کہ سرکار علیہ السلام سماعت فرمارہے ہیں۔

حدیث نمبرا: دوعالم کے مالک وتاجدار سرورِ ذی وقار حبیب پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا گیا: یارسول اللہ! جولوگ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھتے ہیں اور یہاں موجود نہیں اور وہ لوگ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وصال شریف کے بعد آئیں گے' ایسے لوگوں کے درود پاک کے متعلق آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ تو ہم عاشقوں کے دل کے چین' سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

محبت والوں کا درود پاک میں خود سنتا ہوں اور دوسرے لوگوں کا درود پاک میرے دربار میں پہنچایا جاتا ہے۔ (آبِ کوثر ص86' دلائل الخیرات)

جو گدا محو یاس رہتے ہیں
اُن کے غم میں اداس رہتے ہیں
دیکھنے کو وہ دور ہیں خالد
اپنے آقا ﷺ کے پاس رہتے ہیں

(خالدمحمودخالد)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ...... صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر۲: حضرت سیّدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

حضور پرنور' شافع یوم النشور نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے سیاحت کرنے والے کچھ فرشتے ہیں' جو میری اُمت کا سلام مجھے پیش کرتے ہیں۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج8 ص399' احیاء علوم الدین ج1 ص396' داراحیاء التراث العربی' بیروت' سعادۃ الدارین ج1 ص202' افضل الصلوٰۃ ص152' جذب القلوب ص264' مدارج النبوۃ

ج 1 ص 484' جلاء الافہام ص 48' مشکوٰۃ شریف ص 87' رقم 862' الترغیب والترہیب' کتاب الذکر والدعاء' ص 429 بیروت)

تیری فرش پہ حکومت' تیری عرش پہ حکومت
تو شہنشاہِ زمانہ مدنی مدینے والے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(وسائل بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ......صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر۳: حضرت سیّدنا عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: رسولِ اکرم' نورِ مجسم' شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: بے شک اللہ عزوجل نے ایک فرشتہ میری قبر پر مقرر فرمایا ہے' جسے اللہ عزوجل نے ساری مخلوق کی آوازیں سننے کی طاقت عطاء فرمائی ہے' تو قیامت تک جب بھی میرا کوئی اُمتی میری بارگاہ میں درود پڑھے گا تو وہ فرشتہ مجھے اس شخص کا اور اس کے باپ کا نام پیش کرتا ہے اور عرض کرتا ہے: فلاں بن فلاں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا ہے۔

(مجمع الزوائد ج 10 ص 251 رقم 17291 کتاب الادعیۃ' الزواجر ج 1 ص 167' نزہۃ المجالس ج 2 ص 264' الترغیب والترہیب' کتاب الذکر والدعاء' ص 429 بیروت)

یہ جہاں تو کیا ہے ہر جہاں کے گوشوں سے
درود آتا ہے ان پر سلام آتا ہے
تمام ارض و سما اس کو چوم لیتے ہیں
حضور پاک کا جس لب پہ نام آتا ہے

(اقبال نواز)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ......صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر۴: حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:



اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، منزہ عن العیوب عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جو میری قبرانور کے پاس سلام عرض کرتا ہے، اسے میں خود سماعت کرتا ہوں اور جو دور سے بھیجتا ہے، اسے میرے پاس پہنچایا جاتا ہے۔

(مدارج النبوۃ ج1 ص484، شفاء شریف ج2 ص365، افضل الصلوٰۃ ص153، جلاء الافہام ص40، مشکوٰۃ شریف، باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ص88، رقم 872، سعادۃ الدارین ج1 ص242)

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ''مرقاۃ المفاتیح'' کتاب میں (خود سماعت کرتا ہوں) کے تحت فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بغیر واسطہ کے حقیقی طور پر سنتے ہیں۔

(مرقاۃ المفاتیح ج2 ص347)

بزبانِ زائریں تو میں سلام بھیجتا ہوں
کبھی خود سلام لاتا تو کچھ اور بات ہوتی

(وسائل بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ...... صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ معطر ومعنبر پسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جو مجھ پر میری قبر کے پاس درود بھیجے، اس کو میں خود سنتا ہوں اور جو دور سے مجھ پر درود بھیجے تو اس پر اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو مقرر فرما دیتا ہے جو مجھ تک وہ درود پہنچا دیتا ہے اور یہ اس کے دنیا وآخرت کی حاجات حل کرنے کو کافی ہوتا ہے اور قیامت کے دن میں اس کا گواہ یا شفیع ہوں گا۔

(سعادۃ الدارین ج1 ص242، درمنثور ص579 ج6، جذب القلوب ص264)

یہ جہاں تو کیا ہر جہاں کے گوشوں سے
درود آتا ہے ان پہ سلام آتا ہے
تمام ارض و سما اس کو چوم لیتے ہیں
حضور پاک کا جس لب پہ نام آتا ہے

(اقبال نواز)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ...... صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ٦: حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:
رسولِ اکرم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
اپنے گھروں کو قبور نہ بناؤ اور نہ میری قبر کو عید بناؤ اور مجھ پر صلوٰۃ (درود) بھیجو، بے شک تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے خواہ تم جہاں بھی ہو۔

(سعادۃ الدارین ج1 ص227، کتاب الاذکار ص136، شفاء شریف ج3 ص365، جلاء الافہام ص138، مشکوٰۃ شریف ص87، رقم 864)

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ''میری قبر کو عید نہ بناؤ'' کے تحت فرماتے ہیں: یعنی جیسے عید گاہ میں سال میں صرف دو بار جاتے ہیں، ایسے میرے مزار پر نہ آؤ بلکہ اکثر حاضری دیا کرو، یا جیسے عید کے دن کھیل کود کے لیے میلوں میں جاتے ہیں، ایسے تم ہمارے روضہ پر بے ادبی سے نہ آیا کرو بلکہ باادب رہا کرو۔

(مراۃ المناجیح ج2 ص97، قادری پبلشرز)

اِنْ نِلْتَ یَا رَوْحَ الصَّبَا یَوْمًا اِلٰی اَرْضِ الْحَرَمْ
بَلِّغْ سَلَامِیْ رَوْضَۃً فِیْھَا النَّبِیُّ الْمُحْتَرَمْ

(امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

اے بادِ صبا! اگر تیرا گزر سرزمینِ حرم تک ہو تو میرا سلام اس روضۂ اقدس کو پہنچا جس میں نبی محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ...... صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ



حدیث نمبر ۷: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

سید المرسلین، خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب بھی کوئی مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو حق تعالیٰ میری روح کو مجھ پر لوٹاتا ہے اور میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

(السنن الکبریٰ للبیہقی ج5 ص245، باب زیارۃ القبر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، شفاء شریف جلد دوم ص364، کتاب الاذکار ص136، الزواجر ج1 ص166، افضل الصلوٰۃ ص154، مدارج النبوۃ ج1 ص478، جذب القلوب ص263، مشکوٰۃ شریف ص87، رقم 863، باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، جلاء الافہام ص39، احیاء علوم الدین ج1 ص396 بیروت، سعادۃ الدارین ج1 ص232، نزہۃ المجالس ج2 ص278، الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء، ص429 بیروت)

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کانِ لعل کرامت پہ لاکھوں سلام

(حدائق بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ...... صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۸: حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

سرورِ کائنات، فخر موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مجھ پر بکثرت درود پڑھو، بے شک اللہ تعالیٰ نے میری قبر کے پاس ایک فرشتہ مقرر فرمادیا ہے، جب میرا کوئی اُمتی مجھ پر درود بھیجتا ہے، مجھ سے وہ فرشتہ کہتا ہے: یا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! فلاں بن فلاں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا ہے۔

(سعادۃ الدارین ج1 ص ۱۹)

بزبانِ زائریں تو میں سلام بھیجتا ہوں
کبھی خود سلام لاتا تو کچھ اور بات ہوتی

(وسائل بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ......صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر۹: حضرت سیّدنا حسن رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے:

بے چین دلوں کے چین، سرورِ کونین، سلطان الحرمین صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

تم جہاں بھی ہو وہیں سے مجھ پر درود بھیجو کیونکہ تمہارا درود میرے حضور پہنچتا ہے۔

(افضل الصلوٰۃ ص152، جلاء الافہام ص74، شفاء شریف حصہ دوم ص365، سعادۃ الدارین ج1 ص207، الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء، ص429 بیروت)

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام
(حدائق بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ......صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

احادیثِ طیبہ کی روشنی میں درود شریف کے فوائد

1- درود پاک اعمال کو پاکیزہ کرتا ہے۔

2- درود شریف گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

3- درود شریف درجات بلند کرتا ہے۔

4- بخشش کے دروازے کھول دیتا ہے۔

5- درود شریف پڑھنے والے کو ثواب اُحد پہاڑ کے برابر ہوتا ہے۔

6- اس کی نیکیوں کا پورا وزن کیا جائے گا۔

7- دنیا کے تمام اُمور صحیح ہوتے ہیں۔

8- غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

9- غم وفکر سے محفوظ رہتا ہے۔

10- درود شریف پڑھنے والا دہشت سے بَری رہتا ہے۔

11- حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی محشر میں شفاعت نصیب ہوگی۔

12- اللہ عزوجل کی رحمت اور خوشنودی حاصل ہوگی۔

13- اللہ عزوجل کے غضب سے محفوظ رہے گا۔

14- میزان میں نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوگا۔

15- وہ حوضِ کوثر سے جام پیئے گا۔

16- دوزخ کے قہر اور غضب سے بچ جائے گا۔

17- پل صراط سے بجلی کی رفتار سے گزرے گا۔
18- مرنے سے پہلے ہی اپنی جگہ جنت میں دیکھ لے گا۔
19- جنت میں حوروں کی خدمت میسر ہوگی۔
20- راہِ خدا میں جنگیں لڑنے سے زیادہ ثواب ملے گا۔
21- وہ پاک اور طاہر ہوگا۔
22- ایک درود پاک سے ایک سو حاجتیں پوری ہوں گی۔
23- وہ اہل سنت میں شامل ہوگا۔
24- رزق کی تنگی سے محفوظ رہے گا۔
25- میدانِ محشر میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہ مبارک میں ممتاز رہے گا۔
26- اللہ تعالیٰ کا قرب اور سرکار علیہ السلام کی بارگاہ تک رسائی ہوگی۔
27- پل صراط پر نور کی روشنی ہوگی۔
28- ہر دشمن پر فتح پائے گا۔
29- لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت بڑھ جائے گی۔
30- ہر جگہ اتفاق کی دولت نصیب ہوگی۔
31- ہر منافق اس سے حسد کرے گا۔
32- خواب میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرے گا۔
33- اس کی غیبت کم ہوگی۔
34- دنیاوی فائدے حاصل ہوتے رہیں گے۔
35- درود پاک کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری نصیب ہوگی۔
36- اللہ تعالیٰ اس کے عیبوں پر پردہ ڈالے گا۔
37- وہ حسرت کی موت نہیں مرے گا۔

38- وہ بجلی کی بیماری سے محفوظ رہے گا۔
39- میدانِ محشر میں جنت کی راہیں کھلی ملیں گی۔
40- اس کے بدن سے خوشبو آیا کرے گی۔
41- حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں اضافہ ہوگا اور ہوتا رہے گا۔
42- اسے نیکی کی خواہش ہر وقت رہے گی۔
43- حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں اس کا نام لیا جائے گا۔
44- وہ مرتے دم تک ایمان پہ قائم رہے گا۔
45- اس پر اللہ تعالیٰ کے احسانات وارد ہوتے رہیں گے۔
46- دل میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی صورتِ مبارکہ نقش ہو جائے گی۔
47- اس میں مرشد کامل کی خصوصیات پیدا ہوں گی۔
48- اس کے گناہوں کی آگ بجھ جائے گی۔
49- اس کی دعائیں بارگاہِ الٰہی عزوجل میں قبول ہوں گی۔
50- میدانِ محشر میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا قرب نصیب ہوگا۔
51- بھولی ہوئی چیز یاد آجایا کرے گی۔
52- جنت میں بلند درجات نصیب ہوں گے۔
53- اللہ تعالیٰ کی حمد کے ساتھ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود اس کو ایک خاص مقام لے کر دے گا۔
54- اللہ عزوجل اس کے اعمال، اس کی عمر، اس کی ذات و اولاد میں برکت دے گا۔
55- اس کے مال و اسباب میں برکت ہوگی۔
56- چار پشتوں تک برکت کے آثار ظاہر ہوں گے۔
57- حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں اپنے آپ کو حاضر پائے گا۔
58- اس کی زبان پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر جاری رہے گا۔

59- دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔

60- گناہوں کا کفارہ ہوگا۔

61- فرشتے اس پر درود پڑھتے رہیں گے۔

62- اس کے گناہوں پر پردہ پڑا رہے گا۔

63- اس کا گھر روشن رہے گا۔

64- ملائکہ اس کے درود کو سنہری حروف میں لکھ کر بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم میں پیش کرتے ہیں۔

65- حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم خود اس سے مصافحہ فرمائیں گے۔

66- موت سے پہلے اسے توبہ کی توفیق ملے گی۔

67- جان کنی کی سختی سے محفوظ رہے گا۔

68- اللہ تعالیٰ کی رضا اور محبت میں اضافہ ہوتا رہے گا۔

69- اس کے چہرے پر نور اور گفتار میں حلاوت پیدا ہوگی۔

70- اس کی مجلس میں بیٹھنے والے مسرور رہیں گے۔

71- اس کی دعوت کا ثواب دس گنا ہوگا۔

72- وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر گزار رہے گا۔

73- وہ فرشتوں کا امام بنے گا۔

74- وہ اوامر ونواہی کا احترام کرے گا۔

75- وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی قولی وفعلی اتباع کرے گا۔

76- اس کی کشتی طوفان سے پار ہوگی۔

77- وہ ہمیشہ نیک ہدایت حاصل کرے گا۔

78- وہ دنیا کے مشاغل سے فارغ رہے گا۔

79- اس کو فوز وفلاح کے مراتب حاصل ہوں گے۔



80- نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم میدانِ محشر میں اس کے کفیل ہوں گے۔

81- جنت میں اس کا گھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے گھر کے ساتھ ہوگا۔

82- درود شریف کی برکت سے بہشتی رہن سہن میں وسعت ہوگی۔

83- درود پڑھنے والا طاعون کی بیماری میں مبتلا نہیں ہوگا۔

84- اس سے بلائیں دور رہیں گی۔

85- درود شریف پڑھنے والا تھوڑے ہی عرصہ میں غنی ہو جاتا ہے۔

86- دنیا میں مشہور و معروف ہو جاتا ہے۔

87- میدانِ محشر میں درود پاک پڑھنے والے کی زبان سے نور کی کرنیں نکلیں گی۔

88- روزانہ ایک ہزار بار درود شریف پڑھنے والے کو دنیا میں ہی اس کا جنتی ٹھکانہ نظر آ جائے گا۔

89- قیامت میں عرشِ معلی کے سائے میں جگہ ملے گی۔

90- درود شریف پڑھنے والے کا کندھا جنت کے دروازے پر حضور علیہ السلام کے کندھے کے ساتھ چھو جائے گا۔ سبحان اللہ!

91- درود شریف پڑھنے والے کا گناہ تین دن تک فرشتے نہیں لکھتے۔

92- درود شریف تمام نفلی عبادتوں سے افضل ہے۔

93- درود شریف پڑھنے والے کو قیامت کے دن تاج پہنایا جائے گا۔

94- قیامت کے دن سب سے پہلے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں پہنچایا جائے گا۔

95- جنت میں کثرت سے حوریں ملیں گی۔

96- درود شریف پڑھ کر جس کو بخشا جائے اُسے بھی نفع دیتا ہے۔

بزرگانِ دین کے ارشاداتِ مبارکہ سے فوائد

97- درود پاک پڑھنے والے کے سامنے بڑے بڑے جابروں کی گردنیں جھک جاتی ہیں۔

98- درود پاک پڑھنے والے کے گھر پر آفتیں اور بلائیں نہیں آتیں۔

99- درود پاک پڑھنے سے جنت وسیع ہو جاتی ہے۔

100- درود پاک کی کثرت سے بندہ اولیاء کرام کے حلقہ میں شامل ہو جاتا ہے۔

101- درود پاک ساری نفلی عبادتوں سے افضل ہے۔

102- درود پاک ہر خیر کو پانے والا اور ہر شر کا دافع ہے۔

103- درود پاک فتوحات کی چابی ہے۔

104- درود پاک ایسی تجارت ہے جس میں کسی قسم کا خسارہ نہیں ہے۔

105- درود پاک جنت کا راستہ ہے۔

106- درود پاک گناہوں کو یوں مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔

107- درود پاک کی کثرت کرنا' آرزوؤں کے حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔

108- درود پاک کی کثرت کرنے والے کو قبر میں نہ مٹی کھائے گی نہ کیڑے۔

109- درود پاک اسمِ اعظم ہے' جیسے اسم اعظم سے سارے کے سارے کام خواہ وہ دنیا کے کام ہوں یا آخرت کے سب کے سب پورے ہو جاتے ہیں' یوں ہی درود پاک سے سارے کے سارے کام پورے ہو جاتے ہیں۔

110- قانونِ قدرت ہے کہ جو اس جہاں میں ہنستا ہے' وہ اُس جہاں میں روئے گا اور جو یہاں روتا ہے' وہ وہاں خوشیاں منائے گا' جو یہاں عیش کرتا ہے' وہاں مصیبتوں میں پھنس جائے گا' لیکن درود پاک پڑھنے والے کے لیے یہاں بھی عیش' وہاں بھی عیش' یہاں بھی خوشیاں مناتا ہے اور وہاں بھی خوشیاں منائے گا۔

(شرح کلامِ رضا ص 982' آپ کوثر ص 14)



کاش ہر گھڑی رہے لب پر درود اور سلام
اس کے علاوہ آئے نہ بے جا کبھی کوئی کلام
تیری نظرِ پاک کا تنویر بھی ہے منتظر
یا رسول اللہ! نگاہِ کرم ہو اس پر مدام

(عطاری عفی عنہ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب.....صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

درود شریف کے بارے میں اقوالِ مبارکہ

ہمارے اسلام میں سے چاہے مفسرین گزرے یا محدثین، محققین گزرے یا مدققین، متقدمین گزرے یا متاخرین، متکلمین گزرے یا کوئی اور، ان میں سے ایک تعداد ہے جنہوں نے درود وسلام کے فیوض و برکات کے بارے میں اپنے لبہائے مبارکہ کو جنبش دی، جو پھول مبارک جھڑے وہ اس وقت کے کاتب حضرات یا وہ خود مدنی گلدستے میں لکھ لیتے اور آنے والی نسلوں کے لیے خوشی کا سامان پیدا کرتے۔ انہی بزرگانِ دین کے اقوالِ مبارکہ پیشِ خدمت ہیں، پڑھئے اور قلوب واذہان کو معطر کیجئے:

قول نمبر ۱: حضرت سیّدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے:

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی اُمت میں سے جو کوئی درود وسلام آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر بھیجتا ہے، وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے حضور پیش ہوتا ہے۔ (شفاء شریف حصہ دوم ص 365)

بزبانِ زائریں تو میں سلام بھیجتا ہوں
کبھی خود سلام لاتا تو کچھ اور بات ہوتی

(وسائل بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب...... صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

قول نمبر ۲: ''مسالک الحنفاء'' میں ہے: اللہ تعالیٰ نے حضرت سیّدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی: اے موسیٰ! کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کو قیامت کے



دن کی پیاس نہ لگے! عرض کی: ہاں! یا اللہ! تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے پیارے کلیم! میرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک کی کثرت کر۔

(جذب القلوب ص332)

تیرے صدقے مجھے اک بوند بہت ہے تیری
جس دن اچھوں کو ملے جام چھلکتا تیرا

(حدائق بخشش)

تپشِ مہرِ قیامت کو سہیں ہم کیسے
اپنے دامانِ کرم کا ہمیں سایہ دے دو

(سفینۂ بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ...... صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

قول نمبر۳: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:
نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھنا' گناہوں کو یوں مٹا دیتا ہے جیسے کہ پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجنا' اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے غلام آزاد کرنے سے افضل ہے اور رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ محبت کرنا اللہ عزوجل کی راہ میں تلوار چلانے اور جانیں قربان کرنے سے افضل ہے۔

(درمنثور ج6 ص578' آب کوثر ص118)

سخاوت تیرے گھر کی ہے' عنایت تیرے گھر کی ہے
تیرے در کا سوالی جھولیاں بھر بھر کے لاتا ہے

(وسائل بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ...... صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

قول نمبر۴: اُم المؤمنین حضرت سیّدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی

ہیں:

مجلسوں کی زینت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھنا ہے' لہٰذا مجالس کو درود پاک سے آراستہ کرو۔ (آبِ کوثر)

تزئین مجلسوں کی درود و سلام سے ہے
تسکین عاشقوں کی درود و سلام سے ہے
اُٹھ والہانہ کہہ یہ شہباز قادری
تعیین سُنّیوں کی درود و سلام سے ہے

(ابوالخیر عفی عنہ)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ......صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

قول نمبر۵: حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

نبی کریم' رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھنا' یہ جنت کا راستہ ہے۔ (ایضاً)

اے شہنشاہِ مدینہ الصلوٰۃ والسلام
زینتِ عرش معلّٰی الصلوٰۃ والسلام

(قبالۂ بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ......صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

قول نمبر۶: حضرت سیّدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمان جاری کیا کہ جمعہ کے دن علم کی اشاعت کرو اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک کی کثرت کرو۔ (ایضاً)

کعبہ کے بدر الدجیٰ تم پہ کروڑوں درود
طیبہ کے شمس الضحیٰ تم پہ کروڑوں درود

(حدائق بخشش)



صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْبِ......صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

قول نمبر ۷: حضرت سیّدنا وہب بن منبہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا:

سرکارِ دو عالم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھنا، اللہ تعالٰی کی عبادت ہے۔ (ایضاً)

لطف و کرم ان پر عام رہتا ہے
جن کے لب پہ درود و سلام رہتا ہے
تنویرؔ ہے اللہ کی عبادت یہ یقیناً
پھر کیوں تجھے اس کے سوا کام رہتا ہے

(عطاری عفی عنہ)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْبِ......صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

قول نمبر ۸: سیّدنا امام شافعی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا:

میں اس چیز کو محبوب رکھتا ہوں کہ انسان ہر حال میں درود پاک کثرت سے پڑھے۔ (ایضاً)

مصطفٰی جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

(حدائق بخشش)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْبِ......صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

قول نمبر ۹: امام عالی مقام امام زین العابدین رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا:

اہل سنت و جماعت کی علامت اللہ تعالٰی کے پیارے رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام کی کثرت کرنا ہے۔ (القول البدیع ص 60 بیروت)

میں وہ سنی ہوں، جمیلؔ قادری مرنے کے بعد
میرا لاشہ بھی کہے گا: الصلوٰۃ والسلام

(قبالۂ بخشش)

یقیناً یہ تیرا انعام ہے کہ مل گئے مجھ کو
شہنشاہِ بریلی اعلیٰ حضرت، یا رسول اللہ ﷺ!
مجھے تم مسلکِ احمد رضا پر استقامت دو
بنوں خدمت گزارِ اہل سنت، یا رسول اللہ ﷺ!

(وسائل بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ...... صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

قول نمبر۱۰: پیرانِ پیر گیارھویں والی سرکار، حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

"عَلَیْکُمْ بِلَزُوْمِ الْمَسَاجِدِ وَکَثْرَۃِ الصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ"۔

اے ایمان والو! تم مسجدوں اور اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک کو لازم کرلو۔ (آبِ کوثر)

اے شہنشاہِ مدینہ الصلوٰۃ والسلام
زینتِ عرشِ معلیٰ الصلوٰۃ والسلام

(قبالۂ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ...... صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

قول نمبر۱۱: حضرت علامہ فاسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، صاحبِ "مطالع المسرات" نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے بندوں کے لیے درود پاک اپنی رضا اور اپنا قرب حاصل کرنے کا سبب بنایا ہے، لہٰذا جو شخص جتنا درود پاک زیادہ پڑھے گا، اتنا ہی وہ رضا اور قرب کا حق دار ہوگا اور زیادہ اس بات کا لائق ہوگا کہ اس کے سارے کام انجام پذیر ہوں اور اس کے گناہ بخش دیئے جائیں اور اس کی سیرت پاکیزہ ہو اور اس کا دل روشن ہو۔

(آبِ کوثر)

سائلو! دامن سخی کا تھام لو
کچھ نہ کچھ انعام ہو ہی جائے گا
(حدائق بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ......صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

قولِ نمبر۱۲: حضرت سیّدنا خضر اور حضرت سیّدنا الیاس علیہما السلام کا ارشادِ گرامی ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جو شخص مجھ پر درود پاک پڑھے' اللہ تعالیٰ اس کے دل کو یوں پاک کر دیتا ہے جیسے کہ پانی کپڑے کو پاک کر دیتا ہے۔ (ایضاً)

تو جو چاہے تو ابھی میل میرے دل کے دھلیں
کہ خدا دل نہیں کرتا کبھی میلا تیرا
(حدائق بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ......صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

بعض اخبار میں ہے:

قولِ نمبر۱۳: اللہ عزوجل نے سیّدنا موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ میں نے تجھے دس ہزار کانوں کی قوتِ سماعت عطاء فرمائی' حتیٰ کہ تو نے میرے کلام کو سن لیا اور دس ہزار زبانوں کی قوتِ گویائی عطاء فرمائی' حتیٰ کہ تو نے جواب دیا: تو میرا محبوب اور قریبی تب ہوگا جب تو میرا ذکر کرے گا اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے گا۔

(افضل الصلوٰۃ ص 173 'رحمتوں کی برسات' بحوالہ القول البدیع ص 137 بیروت)

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ......صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

قولِ نمبر۱۴: پیر محمد اسماعیل شاہ صاحب' کرمانوالے رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

آپ درودِ پاک کو اسمِ اعظم قرار دیتے تھے۔(آبِ کوثر)

جیسے اسمِ اعظم سے سارے کام ہو جاتے ہیں' یوں ہی درودِ پاک سے بھی سارے کے سارے کام پورے ہو جاتے ہیں' خواہ وہ دنیاوی ہوں یا اُخروی......تُو ان کا بن کر تو دیکھ اور اگر تو ان سے بیگانہ رہے اور کہتا پھرے کہ میرا فلاں کام نہیں ہوا اور فلاں نہیں ہوا تو قصور تیرا اپنا ہے۔(از مفتی محمد امین مدظلہ العالی)

اے چشمۂ رحمت بِاَبِی اَنتَ و اُمّی
دنیا پہ تیرا لطف سدا عام رہا ہے
(مسدس حالی)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ...... صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

قول نمبر ۱۵: ڈاکٹر عبدالمجید ملک نے علامہ محمد اقبال سے دریافت کیا کہ آپ حکیم الامت کیسے بن گئے؟ تو علامہ اقبال نے بلا توقف فرمایا: یہ کوئی مشکل نہیں' آپ چاہیں تو آپ بھی حکیم الامت بن سکتے ہیں۔ ملک صاحب نے استعجاب (حیرت) سے پوچھا: وہ کیسے؟ تو علامہ اقبال نے فرمایا: میں نے گن کر ایک کروڑ مرتبہ درود شریف پڑھا ہے' اگر آپ بھی اس نسخہ پر عمل کریں تو آپ بھی حکیم الامت بن سکتے ہیں۔

(آبِ کوثر' بحوالہ روزنامہ نوائے وقت' 21 اپریل 1988ء)

رتبے بلند ہوتے ہیں درود و سلام سے
خزینۂ کرم ملتے ہیں درود و سلام سے
(عطاری عفی عنہ)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ...... صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

ضروری مسئلہ......توجہ فرمائیں

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا نامِ مبارک جب بھی سنیں، منہ سے ادا کریں یا لکھیں، تب درود وسلام ان کی ذاتِ عالی پر پڑھنا اور لکھنا باعث صد ثواب ہے، لیکن آج کل لوگ ایسے بھی ہیں جو جلدی میں یا کاغذ کی بچت کیلئے ''صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم'' کی جگہ صلعم ''علیصم'' لکھتے ہیں، اسی طرح اللہ تعالیٰ کے نامِ مقدس کے ساتھ ج ل ج اور انبیاء کرام کے اسماء مبارکہ کے ساتھ ''ؑ'' اور صحابہ کرام واولیائے کرام کے اسماء کے ساتھ رض / رح لکھتے ہیں۔ ان کا یہ فعل بالکل غلط ہے، ایسا کرنے کی قطعاً گنجائش نہیں ہے۔ سوچئے! ایک بچہ امتحان دینے کے لیے جائے اور کسی سوال کے جواب میں یہ لکھنا پڑے کہ میں کراچی میں رہتا ہوں، وہ بچہ اس جملہ کی جگہ صرف یہ لکھ دے: م۔ک۔م۔ر۔ھ، کیا جواب چیک کرنے والا اسے پاس کرے گا؟ نہیں نا! تو جو لوگ درود شریف کی جگہ صلعم ''وغیرہ اور اللہ تعالیٰ کے نام، انبیاء کرام کے نام اور صحابہ کرام واولیائے کرام کے نام کے ساتھ مخفف صورتیں لکھ دیتے ہیں، کیا وہ مطمئن ہیں کہ ان کا یہ فعل مقبول ہوگا، بالکل نہیں! بلکہ اُلٹا عتاب کا شکار ہوگا، کیونکہ شفاء الاسقام میں ایک کاتب کی زبانی یہ حکایت نقل کی گئی کہ وہ جب بھی صلی اللہ علیہ وسلم لکھنا چاہتا تو اس کی جگہ صلعم لکھ دیتا، وہ اس وقت تک نہ مرا جب تک اس کا ہاتھ کاٹ نہ دیا گیا۔ اس کاتب نے یہ بات بھی بتائی کہ ایک کاتب لفظ صلعم لکھا کرتا تھا تو مرنے سے پہلے اس کی زبان کاٹی گئی، اس کا بیان ہے کہ ایک کاتب جب درود وسلام لکھنا چاہتا تو یوں لکھتا: علیصم (علیہ الصلوٰۃ والسلام)، سو وہ اس وقت تک نہیں مرا جب تک اس کا آدھا جسم بیکار نہیں ہوگیا۔ ایک اور کاتب کا طرزِ عمل بھی ایسا ہی تھا، سو وہ ایک آنکھ سے اندھا ہو

کر مرا' یہ شخص بازاروں میں بھیک مانگا کرتا تھا۔ (سعادۃ الدارین ج1 ص362)

پڑھئے! غور سے پڑھئے!

صدرالشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' بہارِ شریعت میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے محبت کی علامت یہ ہے کہ بکثرت ذکر کرے اور درود شریف کی کثرت کرے اور نامِ پاک لکھے تو اس کے بعد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم لکھے' بعض لوگ براہِ اختصار صلعم یا ؐ لکھتے ہیں' یہ محض ناجائز و حرام ہے۔

(بہارِ شریعت حصہ اوّل)

دیکھا آپ نے کہ براہِ اختصار جو یہ فعل کرتا ہے وہ حرام کا مرتکب ہوتا ہے تو اس حرام و ناجائز فعل سے بچئے اور محبت و شوق سے مکمل درود و سلام لکھئے اور پڑھئے۔ جو شخص مکمل درود لکھے گا' اس کے فضائل بے شمار ہیں' چنانچہ عبیداللہ بن عمر میسرۃ القواریری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ میرا ایک پڑوسی کاتب تھا' میں نے اسے مرنے کے بعد خواب میں دیکھا اور پوچھا: تیرے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا برتاؤ کیا؟ اس نے کہا: مجھے بخش دیا' میں نے پوچھا: کس سبب سے؟ کہنے لگا: میں حدیث پاک کو لکھنے کے دوران جب کبھی نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام آتا صلی اللہ علیہ وسلم لکھ دیتا۔ سبحان اللہ!

النمیری نے سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے یہ روایت نقل کی کہ میرا ایک بھائی تھا' وہ مر گیا' میں نے اسے خواب میں دیکھا تو پوچھا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا برتاؤ کیا؟ کہا: مجھے اللہ تعالیٰ نے بخش دیا' میں نے پوچھا: کس سبب سے؟ کہا: میں حدیث شریف کی کتابت کیا کرتا تھا' جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکر آتا' میں صلی اللہ علیہ وسلم لکھ دیا' اس سے میری نیت حصولِ ثواب کی ہوتی' بس اسی سے میری مغفرت ہو گئی' سبحان اللہ! (سعادۃ الدارین ج1 ص352-355)

سابقہ فعل سے توبہ کے ساتھ ساتھ یہ نیت کر لیجئے کہ ان شاء اللہ کبھی بھی یہ مخفف الفاظ نہیں لکھوں گا۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب...... صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

درود شریف پڑھنے کے مقامات

اب آپ کے سامنے وہ مقامات ذکر کیے جائیں گے، جن کے بارے میں تاکید یا اجر و ثواب اور فضیلت بہت ہے:

1- آخری قعدہ میں التحیات کے بعد
2- نمازِ جنازہ میں دوسری تکبیر کے بعد
3- جمعۃ المبارک کے دونوں خطبوں میں
4- نمازِ عیدین میں
5- خطباتِ عیدین میں
6- سورج اور چاند گہن کے وقت
7- اذان کے بعد الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللّٰہ!
8- اقامتِ نماز کے وقت
9- پانچوں وقت کی نمازوں کے بعد
10- دعا سے پہلے اور دعا کے بعد
11- مسجد سے باہر آتے اور جاتے وقت
12- وضو کرتے وقت
13- دعا کے درمیان
14- حاجی تلبیہ کے بعد
15- قیامِ عرفات میں

16- مسجدِ خیف شریف میں
17- صفا و مروہ پہاڑ پر
18- حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت
19- زیارتِ روضۂ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وقت
20- صبح اور شام کے وقت
21- جمعہ کے دن نمازِ عصر کے بعد اسّی بار
22- مدینہ منورہ میں داخل ہوتے وقت
23- جمعہ کی رات کثرت سے
24- حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نامِ مبارک' صفاتِ مبارک وغیرہ پڑھتے اور لکھتے وقت۔
25- ہر مجلسِ ذکر میں
26- حفظ قرآن کے لیے
27- وعظ و تقریر کے وقت
28- سوتے وقت اور جب سو کر اُٹھے
29- گناہ کے بعد توبہ کرتے وقت
30- کسی چیز کے بھول جانے کے وقت
31- نکاح کے وقت
32- مفلس کے پاس مال نہ ہو تو اس کا صدقہ درود شریف ہے۔
33- مصیبت اور سختی کے وقت
34- فتویٰ لکھتے وقت
35- احباب سے ملتے وقت
36- پاؤں کے سُن ہو جانے پر

37- کان کے درد کے وقت

38- الزام سے بَری ہونے کے لیے

39- طلب شفائے مرض کے لیے

40- جس کو نیند نہ آتی ہو

41- گھر میں داخل ہوتے وقت۔(شرح کلامِ رضا ص985)

ذکر و درود ہر گھڑی وردِ زبان رہے

میری فضول گوئی کی عادت نکال دو

(وسائلِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ......صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

فضائل و برکات والے درود شریف

بعض لوگ کہتے ہیں کہ درودِ ابراہیمی ہی ہر وقت پڑھنا چاہیے' صرف اسی کے بارے میں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا' حالانکہ یہ بات درست نہیں ہے' کیونکہ درودِ ابراہیمی کے علاوہ اور بھی بے شمار درود شریف سرکار علیہ السلام' صحابہ کرام و بزرگانِ دین رحمہم اللہ اجمعین سے منقول ہیں' خود محدثین کرام نے اپنی کتب کے اندر اسم مبارک کے ساتھ ''صلی اللہ علیہ وسلم'' لکھا ہے' بہر حال

ہم عشق کے بندے ہیں' کیوں بات بڑھائی ہے

ابھی ہم انشاء اللہ عزوجل وہ درود شریف ذکر کریں گے جو احادیث طیبہ اور بزرگانِ دین سے ثابت ہیں اور ان کے بہت زیادہ فضائل و برکات ہیں:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے:

۱- خاتم النبیین' رحمۃ للعالمین' شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے کہا: ''جَزَی اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَا هُوَ اَهْلُهٗ'' تو ستر فرشتے ایک ہزار دن تک اس کا ثواب لکھتے رہیں گے۔

(افضل الصلوۃ ص240' سعادۃ الدارین ج1 ص245' کشف الغمہ ج1 ص595' الترغیب والترہیب' کتاب الذکر والدعاء ص431 بیروت)

خلق کے حاکم ہو تم' رزق کے قاسم ہو تم
تم سے ملا جو ملا تم پہ کروڑوں درود
(حدائق بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیبِ......صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حضرت سیّدنا رویفع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

۲۔ تاجدارِ عرب وعجم، شفیعِ اُمم، صاحبِ جودوکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جس نے یہ درود شریف پڑھا: "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ" اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی۔

(سعادۃ الدارین ج1 ص245، شفاء شریف جلد دوم ص361، مشکوۃ شریف ص88 رقم874، کشف الغمہ ج1 ص595، افضل الصلوۃ ص233، الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء ص431 بیروت)

بخشائیں گے ان سب کو محشر میں میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بھیجی ہیں درودوں کی جس جس نے بھی سوغاتیں

(عبدالمجید صدیقی)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیبِ......صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

۳۔ حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جس شخص نے کہا: "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِهٖ وَسَلِّمْ" وہ کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور اگر بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے بخش دیا جائے گا۔

(افضل الصلوۃ ص240)

ہر خطا تو درگزر کر بے کس و مجبور کی
یا الٰہی! مغفرت کر بے کس و مجبور کی

(وسائلِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیبِ......صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

۴۔ حضرت سیّدنا حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے:

جو شخص یہ چاہے کہ نبی علیہ السلام کے حوض سے پورا پیالہ پئے تو وہ یہ پڑھے:

''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَوْلَادِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ وَاَهْلِ بَیْتِهٖ وَاَصْهَارِهٖ وَاَنْصَارِهٖ وَاَشْیَاعِهٖ وَمُحِبِّیْهِ وَاُمَّتِهٖ وَعَلَیْنَا مَعَهُمْ اَجْمَعِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ''۔

(شفاء شریف ج 2 ص 359، القول البدیع ص 55 بیروت، افضل الصلوٰۃ ص 254)

ہر وقت کرم بندہ نوازی پہ تُلا ہے
کچھ کام نہیں اس سے کہ بُرا ہو کہ بھلا ہو

(ذوقِ نعت)

قربان! سرِ محشر ہم پیاس کے ماروں کو
بھر بھر کے وہ کوثر کے جام پلاتے ہیں

(وسائل بخشش)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْبِ...... صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

۵۔ حضرت سیّدنا زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

ہم رسولِ پاک، صاحبِ لولاک سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ باہر نکلے، یہاں تک کہ ہم ایک چوک میں جا کھڑے ہوئے، ایک اعرابی آیا اور اس نے کہا: ''اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ''۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا: وعلیک السلام! جب تم میرے پاس آئے تھے تو تم نے کیا کہا تھا؟ اس نے عرض کی: میں نے کہا تھا:

''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا تَبْقٰی صَلٰوةٌ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا تَبْقٰی بَرَكَةٌ اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا تَبْقٰی سَلَامٌ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ مُحَمَّدًا حَتّٰی لَا تَبْقٰی رَحْمَةٌ''۔

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک میں اتنے فرشتوں کو

دیکھ رہا ہوں کہ آسمان کے کنارے بھر گئے ہیں۔ (سعادۃ الدارین ج1 ص 207)

صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تم بھی پڑھو درود
بارات نوریوں کی سرِ عرش سے چلی

(ابوالخیر عفی عنہ)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْبِ...... صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

۶۔ خلق کے حاکم، رزق کے قاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جس نے ان الفاظ میں مجھ پر درود پاک پڑھا:

"اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِي الْاَرْوَاحِ وَعَلٰى جَسَدِهٖ فِي الْاَجْسَادِ وَعَلٰى قَبْرِهٖ فِي الْقُبُوْرِ" وہ خواب میں مجھے دیکھے گا، اور جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ قیامت کے دن بھی مجھے دیکھے اور جس نے مجھے قیامت کے روز دیکھا، میں اس کی شفاعت کروں گا اور جس کی میں شفاعت کروں گا، وہ میرے حوض سے سیراب ہوگا اور اللہ عزوجل اس کے جسم کو آگ پر حرام کردے گا۔

(افضل الصلوٰۃ ص 234، کشف الغمہ ج1 ص 595)

آقا کا گدا ہوں اے جہنم! تو بھی سن لے
وہ کیسے جلے جو کہ غلام مدنی ہو

(وسائل بخشش)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْبِ...... صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

۷۔ حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے:

اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، منزہ عن العیوب عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو میرا اُمتی صبح وشام یہ درود شریف پڑھے:

"اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهٗ اَللّٰهُمَّ يَا رَبَّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ

مُحَمَّدٍ وَّاَعْطِ مُحَمَّدَ نِالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَالْوَسِيْلَةَ فِي الْجَنَّةِ اَللّٰهُمَّ يَا رَبَّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَعْطِ مُحَمَّدًا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مَا هُوَ اَهْلُهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ "اس نے ستر لکھنے والوں کو ایک ہزار دن تک تھکا دیا اور اس نے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا حق ادا کر دیا اور اس کی اور اس کے والدین کی مغفرت ہو گئی۔

(سعادۃ الدارین ج1 ص624)

ان کے طالب نے جو چاہا پا لیا
ان کے سائل نے، جو مانگا مل گیا
اُن کے در نے سب سے مستغنی کیا
بے طلب بے خواہش اتنا مل گیا

(ذوقِ نعت)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْبِ...... صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

۸- تاجدارِ انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان کوئی نہیں بیٹھتا تھا' ایک دن ایک شخص آیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو اپنے اور اُن کے درمیان بٹھایا۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان کو اس پر تعجب ہوا' جب وہ شخص چلا گیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ شخص مجھ پر اس طرح درود شریف پڑھتا ہے:

"اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰى لَهٗ"۔

(سعادۃ الدارین ج1 ص225' القول البدیع ص57 بیروت)

حافظ شمس الدین محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' صاحبِ القول

البدیع' اسی کے تحت فرماتے ہیں کہ مذکورہ شخص کو اسلام پر ہمیشہ ثابت قدم رہنے یا حاضرینِ مجلس کو اسی طرح درود شریف پڑھنے کی ترغیب دینا مقصود ہوگی' اس سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ کوئی اور شخص آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے زیادہ قریب اور محبوب ہوگا۔ (القول البدیع ص57)

ہمارے دستِ تمنا کی لاج بھی رکھنا
تیرے فقیروں میں اے شہرِ یار ہم بھی ہیں
جو سر پہ رکھنے کو مل جائے نعلِ پاکِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تو پھر کہیں گے ہاں تاجدار ہم بھی ہیں

(ذوقِ نعت)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْبِ......صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

۹-جو کوئی دن میں تینتیس مرتبہ یہ درود شریف پڑھے' اللہ تعالیٰ اس کی قبر اور قبرِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان سے حجاب دور فرما دے گا' وہ درود شریف یہ ہے:

"اَللّٰهُم صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَكُوْنُ لَكَ رِضًا وَّلِحَقِّهٖ اَدَاءً"۔ (سعادۃ الدارین ج1 ص628)

نظروں میں رہے جس کے جمالِ شہِ والا
اس شخص کی دنیا میں اُجالا ہی اُجالا

(سرور کیفی)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْبِ......صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

۱۰-کسی شخص نے حضرت سیّدنا امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو وفات کے بعد خواب میں دیکھا اور حال دریافت کیا' تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: اللہ عزوجل نے اس درود پاک کی برکت سے میری بخشش فرما دی:

''اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ''

(مدنی پنج سورہ بحوالہ افضل الصلوات)

آمنہ کے دل بر و دلدار پر لاکھوں سلام
انبیاء کے سرور و سردار پر لاکھوں سلام

(وسائل بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ......صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

۱۱- صاحبِ روح البیان فرماتے ہیں: جو شخص اس درود پاک کو پڑھے گا' اس کا مال و دولت بڑھتا رہے گا:

''اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ''۔ (مدنی پنج سورہ بحوالہ روح البیان)

عنایت تیرے گھر کی ہے' سخاوت تیرے گھر کی ہے
تیرے در کا سوالی جھولیاں بھر بھر کے لاتا ہے

(وسائل بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ......صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

۱۲- بزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شب جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) اس درود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا' موت کے وقت سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کرے گا اور قبر میں داخل ہوتے وقت بھی' یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اسے قبر میں اپنے رحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔

(مدنی پنج سورہ بحوالہ افضل الصلوات)

''اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْحَبِيْبِ

الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ‘‘۔

دم آخر مجھے دیدار ہو محبوبِ عالم کا
خدا کے آخری پیمبر نورِ مجسم کا
تیرا لطف و کرم مجھ پر رہے میدانِ محشر میں
نگاہوں کو تیرا دیدار ہو پُرہول منظر میں

(جمشید علی رزاقی)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ......صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

۱۳- جو یہ درود شریف پڑھتا ہے تو اس پر رحمت کے ستّر دروازے کھول دیئے جاتے ہیں: ’’صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ‘‘۔ (مدنی پنج سورہ بحوالہ القول البدیع)

لطف و کرم ان پہ عام رہتا ہے
جن کے لبوں پہ درود و سلام رہتا ہے
تنویر اللہ کی عبادت ہے یہ یقیناً
پھر کیوں تجھے اس کے سوا کام رہتا ہے

(عطاری عفی عنہ)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ......صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

۱۴- حضرت احمد صاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بعض بزرگوں سے نقل کرتے ہیں: اس درود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ درود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔ (مدنی پنج سورہ بحوالہ افضل الصلوات)

’’اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ‘‘۔

اے مدینے کے تاجدار تجھے اہل ایماں سلام کہتے ہیں
تیرے عشاق تیرے دیوانے جانِ جاناں سلام کہتے ہیں (وسائل بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ...... صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

۱۵- یہ درود شریف ہر نماز کے بعد خصوصاً بعد نمازِ جمعہ مدینہ منورہ کی جانب منہ کر کے سو مرتبہ پڑھنے سے بے شمار فضائل و برکات حاصل ہوتے ہیں۔

(مدنی پنج سورہ بحوالہ الوظیفۃ الکریمہ)

"صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً وَّسَلَامًا عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ"۔

آمنہ کے دلبر و دلدار پہ لاکھوں سلام

انبیاء کے سرور و سردار پہ لاکھوں سلام

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ...... صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

۱۶- درودِ تنجینا کے بارے میں ایمان افروز مدنی بہار

علامہ ابن فاکہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کتاب "الفجر المنیر" میں اس درود شریف کے بارے میں ایک واقع بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ پارسا شیخ موسیٰ ضریر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھ سے بیان کیا کہ وہ بذریعہ کشتی سمندری سفر پر روانہ ہوئے، راستہ میں شدید طوفان نے آلیا، جسے "اقلابیہ" (الٹ پلٹ کر دینے والا) کہتے ہیں، بہت کم لوگ ہیں جو اس طوفان میں پھنس کر ڈوبنے سے بچتے ہیں، لوگ ڈوبنے کے خوف سے چیخ و پکار کرنے لگے، مجھے نیند آ گئی، خواب میں نبی اکرم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کشتی والوں کو کہو کہ وہ ایک ہزار مرتبہ درود شریف "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاةً تُنَجِّيْنَا بِهَا" سے لے کر "بَعْدَ الْمَمَات" تک پڑھیں، میں بیدار ہوا اور کشتی والوں کو خواب بیان کی، ہم نے مل کر تین سو مرتبہ پڑھا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے طوفان سے نجات عطاء فرمائی۔

شیخ مجدالدین فیروز آبادی، صاحبِ قاموس نے، شیخ حسن بن علی اسوانی کے

حوالے سے بیان کیا کہ جو شخص یہ درودِ پاک (درود تنجینا) کسی بھی مشکل' آفت یا مصیبت میں ایک ہزار مرتبہ پڑھے' اللہ تعالیٰ اس مشکل کو آسان فرمادے گا اور اس کا مقصد پورا فرمادے گا:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنَجِّیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّاٰتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○ (مدنی پنج سورہ بحوالہ مطالع المسرات)

فریاد اُمتی جو کرے حالِ زار میں
ممکن نہیں کہ خیرِ بشر کو خبر نہ ہو

(حدائقِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ...... صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

۱۷- حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

نبی پاک' صاحبِ لولاک' سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جسے یہ پسند ہو کہ اس کو پورا ثواب ملے تو جب ہم اہل بیت پر درود پڑھے تو کہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

(مشکوٰۃ شریف ص88' رقم 810' درمنثور ج6 ص572 بیروت' ابوداؤد ج1 ص148' شفاء شریف ج2 ص358)

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

(قصیدہ بردہ شریف)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ......صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

۱۸- باوضو مریض کو یہ درود شریف لکھ کر دیں کہ زبان سے چاٹے یا پانی میں گھول کر پلا دیں' شفاء ہونے تک یہ عمل برابر کرتے رہیں' باذن اللہ موت کے سوا ہر مرض کو مفید ہے۔ (مدنی پنج سورہ)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوْبِ وَدَوَآئِھَا وَعَافِیَةِ الْاَبْدَانِ وَشِفَآئِھَا وَنُوْرِ الْاَبْصَارِ وَضِیَآئِھَا وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحٰبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ۔

شافعِ روزِ جزاء تم پہ کروڑوں درود
دافعِ جملہ بلا تم پہ کروڑوں درود
شافی و نافی ہو تم' کافی و وافی ہو تم
درد کو کر دو دوا تم پہ کروڑوں درود

(حدائقِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ......صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

۱۹- اس درود پاک کو ایک بار پڑھا جائے تو ایک لاکھ درود شریف پڑھنے کا ثواب ملتا ہے' نیز اگر کسی کو کوئی حاجت درپیش ہو تو یہ درود پاک پانچ سو بار پڑھے' ان شاء اللہ حاجت پوری ہوگی۔ (مدنی پنج سورہ بحوالہ افضل الصلوات)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النُّوْرِ الذَّاتِیِّ وَالسَّارِیْ فِیْ سَآئِرِ الْاَسْمَآءِ وَالصِّفَاتِ ۔

تاجدارِ حرم اے شہنشاہِ دیں! تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام
ہو نگاہِ کرم ہم پہ سلطانِ دیں' تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام

(وسائلِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ......صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

۲۰-درودِ تاج کے فضائل:

1- جو شخص چاند کی پہلی سے چودھویں تک شب جمعہ میں بعد نمازِ عشاء' باوضو' پاک کپڑے پہن کر' خوشبو لگا کر' ایک سو ستر بار اس درود پاک کو پڑھ کر سو رہے گیارہ شب متواتر اسی طرح کرے' انشاء اللہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوگا۔

2- سحر و آسیب' جن و شیطان کے دفع کیلئے اور چیچک کیلئے گیارہ بار پڑھ کر دم کرے' انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

3- قلب کی صفائی کیلئے ہر روز بعد نمازِ صبح ساٹھ بار اور بعد نمازِ عصر تین بار اور بعد نمازِ عشاء تین بار وِرد رکھے۔

4- دشمنوں' ظالموں' حاسدوں اور حاکموں کے شر سے محفوظ رہنے کے لیے اور غم و غربت دور ہونے کے لیے' چالیس شب متواتر بعد نمازِ عشاء ۴۱ بار پڑھے۔

5- روزی میں برکت کیلئے سات بار بعد نمازِ فجر ہمیشہ وِرد رکھے۔

6- بانجھ عورت کے لیے ۲۱ چھوہاروں پر سات سات بار دم کر کے ایک چھوہارا روز کھلا دے اور پاکی کے دنوں میں ہمبستر ہو' بفضلِ خدا نیک فرزند پیدا ہوگا۔

7- اگر حاملہ کو تکلیف ہو تو سات دن برابر سات مرتبہ پانی پر دم کر کے پلائیں۔

8- جائز محبت' مثلاً میاں بیوی اور ہر مقصود کیلئے آدھی رات کے وقت باوضو چالیس بار صدق کے ساتھ پڑھے' انشاء اللہ مطلوبِ دلی حاصل ہوگا: (مدنی پنج سورہ)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ دَافِعِ الْبَلَاءِ وَالْوَبَاءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ اِسْمُهٗ مَكْتُوْبٌ مَّرْفُوْعٌ مَّشْفُوْعٌ مَّنْقُوْشٌ فِي اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ سَيِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ جِسْمُهٗ مُقَدَّسٌ مُّعَطَّرٌ مُّطَهَّرٌ مُّنَوَّرٌ فِي الْبَيْتِ وَالْحَرَمِ شَمْسِ الضُّحٰى بَدْرِ الدُّجٰى

صَدْرِ الْعُلٰی نُوْرِ الْهُدٰی كَهْفِ الْوَرٰی مِصْبَاحِ الظُّلَمِ جَمِيْلِ الشِّيَمِ شَفِيْعِ الْاُمَمِ صَاحِبِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ وَاللّٰهُ عَاصِمُهٗ وَجِبْرِيْلُ خَادِمُهٗ وَالْبُرَاقُ مَرْكَبُهٗ وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُهٗ وَسِدْرَةُ الْمُنْتَهٰی مَقَامُهٗ وَقَابَ قَوْسَيْنِ مَطْلُوْبُهٗ وَالْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُهٗ وَالْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُهٗ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ اَنِيْسِ الْغَرِيْبِيْنَ رَحْمَةٍ لِّلْعَالَمِيْنَ' رَاحَةِ الْعَاشِقِيْنَ' مُرَادِ الْمُشْتَاقِيْنَ شَمْسِ الْعَارِفِيْنَ سِرَاجِ السَّالِكِيْنَ مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِيْنَ مُحِبِّ الْفُقَرَآءِ وَالْغُرَبَآءِ وَالْمَسَاكِيْنِ سَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ نَبِيِّ الْحَرَمَيْنِ اِمَامِ الْقِبْلَتَيْنِ وَسِيْلَتِنَا فِی الدَّارَيْنِ صَاحِبِ قَابَ قَوْسَيْنِ مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبِّ الْمَغْرِبَيْنِ جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ مَوْلَانَا وَمَوْلَی الثَّقَلَيْنِ اَبِی الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ نُوْرٍ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ يَآاَيُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

"مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ
وَالْفَرِيْقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمٖ"

(قصیدہ بردہ شریف)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِيْبِ......صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

درودوسلام پڑھنے کی مدنی بہاریں

بہارنمبرا: جب ابوالعباس احمد بن منصور رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فوت ہوئے تو ان کو اہلِ شیراز میں سے ایک شخص نے اپنی جامع مسجد کے پاس کھڑے دیکھا' حلّہ پہنے اور سر پر جواہر سے مرصع تاج رکھے ہوئے' پوچھا: اللہ تعالیٰ نے آپ سے کیا سلوک کیا؟ فرمایا: مجھے بخش دیا' مجھے عزت دی اور مجھے جنت میں داخل فرمایا' کہا: کس سبب سے؟ فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود وسلام کثرت سے پڑھا کرتا تھا۔ سبحان اللہ عزوجل!

(سعادۃ الدارین ج1 ص331' القول البدیع ص123 بیروت)

بخشش کا وسیلہ ہے درود و سلام
عاشق کا خزینہ ہے درود و سلام
دنیا کے رنج و الم سے پریشان نہ ہو تنویر
دلوں کا سکینہ ہے درود و سلام

(عطاری عفی عنہ)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ...... صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

بہارنمبر۲: ایک مرتبہ چند کافر ایک جگہ بیٹھے تھے' ایک سائل آیا اور اُس نے اُن کافروں سے کچھ سوال کیا' انہوں نے تمسخر کے طور پر کہہ دیا کہ تم علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے پاس جاؤ! وہ تمہیں کچھ دیں گے۔ سائل جب حضرت مولیٰ علی شیر خدا مشکل کشا کرم اللہ وجہہ الکریم کے پاس آیا' اور اُس نے کہا: اللہ کے واسطے! مجھے کچھ دیجئے'

تنگ دست ہوں۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس اس وقت بظاہر کوئی چیز نہ تھی' آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دس بار درود پاک پڑھ کر سائل کی ہتھیلی پر پھونک مار کر فرمایا: ہتھیلی کو بند کر لو اور وہاں جا کر کھولنا' جب سائل کافروں کے پاس آیا تو اُنہوں نے پوچھا: تجھے کیا ملا ہے؟ اس نے مٹھی کھول کر دکھائی تو سونے کے دیناروں سے بھری ہوئی تھی' یہ دیکھ کر کئی کافر مسلمان ہو گئے۔ (آبِ کوثر)

مشکل جو سر پہ آ پڑی تیرے ہی نام سے ٹلی
مشکل کشا ہے تیرا نام تجھ پر درود و سلام

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ......صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

بہار نمبر ۳: ایک بادشاہ بیمار ہوا' بیماری کی حالت میں چھ مہینے گزر گئے' کہیں سے آرام نہ آیا' بادشاہ کو پتہ چلا کہ حضرت شیخ شبلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہاں آئے ہوئے ہیں' اُس نے قاصد بھیجا کہ تشریف لائیں' جب آپ تشریف لائے تو دیکھ کر فرمایا: فکر نہ کرو! اللہ تعالیٰ کی رحمت سے آج ہی آرام ہو جائے گا۔ آپ نے درود پاک پڑھ کر اس کے جسم پر ہاتھ پھیرا تو اسی وقت وہ تندرست ہو گیا' یہ ساری برکت درود پاک کی ہے۔ (آبِ کوثر)

شافی و نافی ہو تم' کافی و وافی ہو تم
درد کو کر دو دوا تم پہ کروڑوں درود
(حدائق بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ......صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

بہار نمبر ۴: حضرت سعد زنجانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ مصر میں ہمارے پاس ایک عابد' زاہد شخص رہتا تھا جسے ابوسعید خیاط کے نام سے پکارا جاتا تھا' وہ لوگوں سے میل جول نہ رکھا کرتا تھا اور نہ ہی محفلوں میں حاضر ہوتا' پھر اچانک اس نے ابن



رشیق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مجلس میں ہمیشہ بلاناغہ آنا شروع کر دیا' اس پر لوگوں کو حیرانگی ہوئی اور اُنہوں نے اس سے اس کی وجہ پوچھی' وہ بولا: میں نے خواب میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ابن رشیق کی مجلس میں حاضر ہوا کرو کہ اس محفل میں مجھ پر بکثرت صلوٰۃ و سلام بھیجا جاتا ہے۔ (سعادۃ الدارین ج1 ص330' القول البدیع ص60 بیروت)

تزئین مجلسوں کی درود و سلام سے ہے
تسکین عاشقوں کی درود و سلام سے
اُٹھ والہانہ کہہ یہ شہباز قادری
تعیین سُنّیوں کی درود و سلام سے ہے

(ابوالخیر عفی عنہ)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ...... صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

بہار نمبر۵: بلخ شہر میں ایک مالدار تاجر رہتا تھا' اس کے دو بیٹے تھے' وہ تاجر مر گیا اور اس کے دونوں بیٹوں نے اس کا مال آپس میں نصف نصف تقسیم کر لیا' ان کے باپ کے ترکہ میں سرکارِ دو عالم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے تین موئے مبارک (بال) بھی تھے' دونوں نے ایک ایک بال مبارک لے لیا اور ایک بال مبارک رہ گیا' بڑے بھائی نے کہا: ہم بال توڑ کر نصف نصف کر لیتے ہیں' دوسرے نے کہا: نہیں! خدا کی قسم! ایسا نہیں ہو سکتا' نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا بال مبارک توڑا نہیں جا سکتا' یہ اس کی عظمت کے خلاف ہے۔ اب بڑے بھائی نے چھوٹے بھائی سے کہا کہ باپ کے ترکہ میں سے تم یہ تینوں بال مبارک' لے لو! اور باقی سارا سامان مجھے دے دو' چھوٹے نے کہا: مجھے یہ پسند ہے' اب بڑے بھائی نے سارا مال سمیٹا اور چھوٹے بھائی نے تینوں بال مبارک حاصل کر لیے' یہ تینوں بال مبارک اس نے اپنی جیب میں رکھ لیے۔

اب وہ ان کو نکالتا' ان کی زیارت کرتا اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود وسلام پڑھتا اور پھر جیب میں رکھ لیتا' جب کچھ عرصہ گزرا تو بڑے بھائی کا سارا مال ومتاع ختم ہو گیا اور چھوٹے بھائی کی دولت بڑھ گئی۔ چھوٹا بھائی کچھ عرصہ زندہ رہ کر فوت ہو گیا' ایک مردِ صالح نے اسے خواب میں دیکھا اور اس کے ہمراہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھا' حضور علیہ السلام نے فرمایا: لوگوں سے کہہ دو' جس کو اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت ہو تو وہ اس کی قبر پر آئے اور اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت پوری ہونے کا سوال کرے' پس لوگ اس کی قبر پر آنے لگے' اب یہ حال تھا کہ جو سوار اس کی قبر کے پاس سے آتا تو سواری سے اتر جاتا اور پیدل گزرتا۔

(سعادۃ الدارین ج1 ص336' آب کوثر)

ان کے جو غلام ہو گئے' خلق کے امام ہو گئے

آقا پہ درود جب پڑھا میرے سارے کام ہو گئے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ...... صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

بہار نمبر ۶: ایک عورت حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں آئی اور عرض کیا: اے شیخ! میری بچی فوت ہو گئی ہے اور میں چاہتی ہوں کہ اسے خواب میں دیکھوں۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے فرمایا: چار رکعت نماز پڑھو اور ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ' ایک مرتبہ سورۃ ''اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ'' پڑھو اور یہ نماز عشاء کے بعد پڑھنا' پھر لیٹ جاؤ اور سوتے وقت تک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود شریف پڑھتی رہو۔

اس عورت نے ایسا ہی کیا' پس اس نے خواب میں اس بچی کو عذاب میں گرفتار دیکھا' اس پر تانبے کا لباس تھا' ہاتھ جکڑے ہوئے اور پاؤں میں آگ کی بیڑیاں' جب وہ بیدار ہوئی تو حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں آئی اور تمام واقعہ عرض کیا' فرمایا: کوئی صدقہ کرو' شاید اللہ تعالیٰ اسے معاف کر دے۔ رات کو حضرت

حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سوئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ گویا جنت کے باغوں میں سے ایک باغ میں ہیں' ایک تخت بچھا ہوا ہے' اس پر ایک حسین و جمیل لڑکی ہے' جس کے سر پر نور کا تاج ہے' کہنے لگی: آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نہیں! عرض کیا: میں اسی عورت کی لڑکی ہوں جسے آپ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنے کا حکم دیا تھا۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تیری ماں نے تو تیری کچھ اور ہی حالت بتائی تھی' جو کہ ایسی نہ تھی۔ لڑکی نے کہا: میری حالت ایسی ہی تھی جیسی میری ماں نے آپ کو بتائی تھی ۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: پھر تو اس درجہ تک کیسے پہنچی؟ وہ بولی: جیسا کہ میری والدہ نے آپ سے بیان کیا ہے کہ ہم ستر ہزار اشخاص سزا بھگت رہے تھے' تو ایک مردِ صالح کا ہماری قبروں پر گزر ہوا' اس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ایک بار درود شریف پڑھا اور اس کا ثواب ہم کو ایصال کر دیا' پس اللہ تعالیٰ نے اس کو قبول فرمایا اور ہم سب کو اس عذاب سے آزاد فرما دیا اور مجھے یہ مرتبہ ملا جو آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ (سعادۃ الدارین ج 1 ص 338)

عمل ہے نہ کوئی سنانے کے قابل
نہ منہ ہے تمہارے دکھانے کے قابل
شفاعت کے صدقے میں جنت ملی ہے
عمل تھے جہنم میں جانے کے قابل

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ...... صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

بہار نمبر ۷: حضرت ابوبکر بن محمد بن عمر فرماتے ہیں کہ میں ابوبکر بن مجاہد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس حاضر تھا' حضرت شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تشریف لائے' ابوبکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ان کے استقبال کے لیے کھڑے ہو گئے' ان سے معانقہ کیا اور ان کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا' میں نے کہا: حضور! آپ شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے

اتنے ادب سے پیش آئے' حالانکہ خود آپ اور بغداد کے تمام لوگوں کا خیال ہے کہ یہ شخص مجنون ہے؟ فرمایا: میں نے ان سے وہی سلوک کیا جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ان سے کرتے دیکھا۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا' شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے' نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہو گئے اور شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! آپ شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے یہ برتاؤ فرما رہے ہیں' تو سرکار علیہ السلام نے فرمایا: یہ نماز کے بعد یہ آیہ کریمہ پڑھتے ہیں:

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ○ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ ﺯﻕ ﺻﻠﮯ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَؕ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ○

(ترجمہ کنز الایمان:) بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول' جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے' تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان' پھر اگر وہ منہ پھیریں تو تم فرما دو کہ مجھے اللہ کافی ہے' اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں' میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور وہ بڑے عرش کا مالک ہے۔

اور اس کے بعد مجھ پر درود و سلام بھیجتے ہیں۔

(سعادۃ الدارین ج 1 ص 243' آب کوثر)

شیخ محقق علامہ محمد عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اسی کے تحت لکھتے ہیں:

اس آیت کریمہ کو درود شریف پڑھنے سے پہلے پڑھنا حرمین شریفین کے ان حضرات کے درمیان رائج ہے جو میلاد شریف کی محفلیں منعقد کرتے اور ذکر میلاد بیان کرتے ہیں' اس آیہ کریمہ کے بعد وہ حضرات یہ آیہ کریمہ "اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ

یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ (الآیۃ)'' پڑھتے ہیں پھر اس حکم کی بجا آوری میں ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِهٖ وَسَلِّمْ'' پڑھتے ہیں۔

(مدارج النبوۃ ج1 ص486)

تاجدارِ حرم اے شہنشاہِ دیں! تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام
ہو نگاہِ کرم ہم پہ سلطانِ دیں، تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام

(وسائل بخشش)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِیْبِ......صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

بہار نمبر ۸: عبدالرحیم بن عبدالرحمٰن بن احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حمام میں گرنے کی وجہ سے میرے ہاتھ پر سخت چوٹ لگی، شدید درد ہو رہا تھا اور ہاتھ ورم زدہ (سوج گیا) تھا، میں رات کو اسی درد میں مبتلا تھا کہ آنکھ لگ گئی، خواب میں رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی، سرکار علیہ السلام نے فرمایا: بیٹا! تمہارے درود وسلام نے مجھے متوجہ کیا، صبح اٹھا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے نہ درد تھا نہ ورم (سوجن)۔

(سعادۃ الدارین ج1 ص343، القول البدیع ص167 بیروت)

فریاد اُمتی جو کرے حالِ زار میں
ممکن نہیں کہ خیرِ بشر کو خبر نہ ہو

(حدائق بخشش)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِیْبِ......صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

بہار نمبر ۹: حضرت ابوالمواہب شاذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا تو سرکار علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: تم ایک لاکھ کی شفاعت کرو گے، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ شرف مجھے کیسے حاصل ہوا؟ فرمایا: اس ثواب کا بدلہ جو تم درود پڑھ کر مجھے اس کا ثواب ایصال

کرتے ہو۔ (سعادۃ الدارین ج1 ص364)

کعبہ کے بدر الدجیٰ تم پہ کروڑوں درود
طیبہ کے شمس الضحیٰ تم پہ کروڑوں درود

(حدائق بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب......صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

بہار نمبر ۱۰: حضرت خلاد بن کثیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر جب نزع کا وقت آیا تو لوگوں نے ان کے سرہانے ایک رقعہ دیکھا' جس میں لکھا تھا کہ یہ خلاد بن کثیر کا جہنم سے چھٹکارے کا پروانہ ہے' پس لوگوں نے ان کے اعمال کے متعلق دریافت کیا تو ان کے گھر والوں نے بتایا کہ وہ ہر جمعۃ المبارک کو نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ایک ہزار مرتبہ درودِ وسلام پڑھا کرتے تھےان الفاظ سے: "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ مُحَمَّدٍ" اس درود شریف کی برکت سے کفن' دفن' حشر ونشر اور حساب کتاب سے پہلے مغفرت کا پروانہ مل گیا۔

(سعادۃ الدارین ج1 ص376' جذب القلوب ص339' آبِ کوثر' تحفۃ الصلوٰۃ ص441)

آقا کا گدا ہوں اے جہنم! تو بھی سن لے
وہ کیسے جلے جو کہ غلامِ مدنی ہو

(وسائل بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب......صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

بہار نمبر ۱۱: امیر اہل سنت' بانئ دعوتِ اسلامی ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ اپنی کتاب "رفیق المعتمرین" میں لکھتے ہیں: دو یا تین سال پہلے کا واقعہ ہے' ایک پچاسی سالہ بڑھیا حج کے لیے آئی تھی' مدینہ منورہ میں سنہری جالیوں کے سامنے صلوٰۃ وسلام عرض کرنا شروع کیا' ناگاہ (اچانک) ایک خاتون پر نظر پڑی جو ایک کتاب میں سے دیکھ دیکھ کر بڑے ہی عمدہ القاب کے ساتھ صلوٰۃ وسلام

عرض کررہی تھی، یہ دیکھ کر بے چاری اَن پڑھ بڑھیا کا دل ڈوبنے لگا، عرض کیا: یارسول اللہ! میں تو پڑھی لکھی ہوں نہیں جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے شایانِ شان القاب کے ساتھ سلام عرض کروں، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی عظمت وشان واقعی بہت بلند وبالا ہے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم تو انہیں کا سلام قبول فرماتے ہوں گے جو بہترین انداز میں سلام پیش کرتے ہوں گے، ظاہر ہے مجھ اَن پڑھ کا سلام آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو کہاں پسند آئے گا، دل بھر آیا، رو دھو کر چپ ہو رہی، رات کو جب سوئی تو قسمت انگڑائی لے کر جاگ اُٹھی، کیا دیکھتی ہے کہ سرہانے اُمت کے والی سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لائے ہیں، لب ہائے مبارک کو جنبش ہوئی، پھول جھڑنے لگے، الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: مایوس کیوں ہوتی ہو، ہم نے تمہارا سلام سب سے پہلے قبول فرمایا ہے۔

تم اس کے مددگار ہو تم اس کے طرف دار
جو تم کو نکمے سے نکما نظر آئے
لگاتے ہیں اس کو بھی سینے سے آقا
جو ہوتا نہیں منہ لگانے کے قابل

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ...... صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

بہار نمبر ۱۲: بعض روایات میں ہے کہ بنی اسرائیل کا ایک شخص انتہائی گنہ گار تھا جب وہ مر گیا تو لوگوں نے اسے بغیر کفن ودفن کے پھینک دیا، اللہ عزوجل نے اپنے پاک نبی موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ اسے غسل دو اور اس کی نمازِ جنازہ ادا کرو کیونکہ میں نے اسے بخش دیا ہے، موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا: یارب! تو نے کس عمل کی وجہ سے اسے بخش دیا؟ اللہ عزوجل نے فرمایا: اس نے ایک دن تورات کو کھولا اور اس میں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام لکھا ہوا پایا، محبت سے اسے بوسہ دیا اور ان کی ذاتِ والا صفات پر درود پاک پڑھا، اس لیے میں نے اس کے تمام گناہ معاف فرما

دیئے ہیں۔

(افضل الصلوات ص 175 ' القول البدیع ص 124 بیروت ' نزہۃ المجالس ج 2 ص 223 ' آبِ کوثر)

بخشش ہوئی ہے اس کی جس نے پڑھا درود
جنت ملی ہے اس کو جس نے پڑھا درود

(عطاری عفی عنہ)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ...... صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

بہار نمبر ۱۳: ایک تجارتی جہاز سمندر میں جا رہا تھا ' اس میں ایک شخص عاشقِ درود بھی موجود تھا ' جو روزانہ درود پڑھا کرتا تھا ' ایک دن وہ اونچی آواز سے درود شریف پڑھ رہا تھا کہ ایک مچھلی نے درود شریف کی آواز سنی تو مست ہو گئی اور جھومتی ہوئی جہاز کے پیچھے پیچھے تیرتی رہی اور درود پاک سنتی رہی ' اتفاق سے وہی مچھلی ماہی گیر کے جال میں پھنس گئی ' ماہی گیر اس مچھلی کو بیچنے کے لیے بازار لے آیا ' ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس نیت سے خرید فرمائی کہ پکا کر مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں پیش کروں گا ' چنانچہ اُن کی زوجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جب مچھلی کو ہنڈیا میں ڈال کر چولہے پر رکھ کر جلانا چاہا تو آگ نہ جلی ' جب بھی آگ جلائی جاتی ' بجھ جاتی ' تھک ہار کر سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے دربار میں حاضر ہو کر اُس صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ماجرا عرض کیا ' سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا کی آگ تو کیا اس کو تو دوزخ کی آگ بھی نہیں جلا سکتی کیونکہ جہاز پر سوار ایک آدمی درود شریف پڑھ رہا تھا اور یہ سنتی رہی تھی۔

سبحان اللہ! جب ایک مچھلی صرف درود شریف سننے کی برکت سے آگ سے محفوظ رہ سکتی ہے تو پھر اگر کوئی مسلمان محبت وشوق میں ڈوب کر اُٹھتے بیٹھتے سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود شریف بھیجتا رہے گا تو وہ جہنم کی آگ میں کیوں کر جلے گا؟ (حکایاتِ درود وسلام)

آقا کا گدا ہوں اے جہنم! تو بھی سن لے
وہ کیسے جلے ہو کہ غلامِ مدنی ہو

(وسائل بخشش)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب......صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

بہار نمبر۱۴: ایک دن آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اسلامی لشکر کے ساتھ جہاد کیلئے تشریف لے جا رہے تھے' راستے میں ایک جگہ پڑاؤ کیا اور حکم دیا کہ یہیں پر جو کچھ کھانا ہے' کھالو!

جب کھانا کھانے لگا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یارسول اللہ! روٹی کے ساتھ سالن نہیں ہے' پھر صحابہ کرام نے دیکھا کہ ایک شہد کی مکھی ہے اور بڑے زور زور سے بھنبھناتی ہے' عرض کیا: یارسول اللہ! یہ مکھی کیوں شور مچاتی ہے؟ فرمایا: یہ کہہ رہی ہے کہ مکھیاں بے قرار ہیں' اس وجہ سے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس سالن نہیں ہے حالانکہ یہاں قریب ہی غار میں ہم نے شہد کا چھتہ لگایا ہوا ہے' وہ کون لائے گا؟ ہم اسے اُٹھا کر نہیں لا سکتیں۔

پھر سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پیارے علی (کرم اللہ وجہہ الکریم)! اس مکھی کے پیچھے پیچھے جاؤ اور شہد لے آؤ! چنانچہ حیدرِ کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک چوبی پیالہ پکڑ کر اُس کے پیچھے ہو لیئے' وہ مکھی آگے آگے اُس غار میں پہنچ گئی اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہاں جا کر شہد مصفّا نچوڑ لیا اور دربارِ رسالت میں حاضر ہو گئے۔

سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے وہ شہد تقسیم فرما دیا اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کھانا کھانے لگے تو مکھی پھر آ گئی اور بھنبھنانا شروع کر دیا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)! مکھی پھر اسی طرح شور کر رہی ہے' تو فرمایا: میں نے اس سے ایک سوال کیا ہے اور یہ اُس کا

جواب دے رہی ہے، میں نے اس سے پوچھا ہے کہ تمہاری خوراک کیا ہے؟ مکھی کہتی ہے کہ پہاڑوں اور بیابانوں میں جو پھول ہوتے ہیں وہ ہماری خوراک ہیں، میں نے پوچھا: پھول تو کڑوے بھی ہوتے ہیں پھیکے بھی اور بدمزہ بھی، تو تیرے منہ میں جا کر نہایت شیریں اور صاف شہد کیسے بن جاتا ہے؟ تو مکھی نے جواب دیا: یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم! ہمارا ایک امیر اور سردار ہے، ہم اس کے تابع ہیں، جب بھی پھولوں کا رس چوستی ہیں تو ہمارا امیر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ اقدس پر درود پاک پڑھنا شروع کرتا ہے اور ہم بھی اُس کے ساتھ مل کر درود پاک پڑھتی ہیں تو وہ بدمزہ اور کڑوے پھولوں کا رس درود پاک کی برکت سے میٹھا ہو جاتا ہے اور اسی کی برکت ورحمت کی وجہ سے وہ شہد شفاء بن جاتا ہے............ اگر درود پاک کی برکت سے کڑوے اور بدمزہ پھولوں کا رس نہایت میٹھا شہد بن سکتا ہے، تلخی شیریں میں بدل سکتی ہے تو درود پاک کی برکت سے گناہ بھی نیکیوں میں تبدیل ہو سکتی ہیں۔

یوں ہی درودِ پاک کی برکت سے ہماری نامکمل نمازیں اور ناتمام سجدے و دیگر عبادتیں بھی قبول ہو سکتی ہیں۔ (آبِ کوثر)

آپ کا نامِ نامی اے صلِ علیٰ
ہر جگہ ہر مصیبت میں کام آ گیا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب...... صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

بہار نمبر ۱۵: مؤلف دلائل الخیرات حضرت شیخ امام محمد بن سلیمان الجزولی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سفر میں تھے کہ نماز کا وقت آ گیا، آپ وضو فرمانے کیلئے اُٹھے، لیکن کوئی چیز نہ مل سکی، جس کے ذریعے کنوئیں سے پانی نکالتے، اسی اثناء میں ایک بچی نے انہیں بالاخانہ سے دیکھا اور پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ حضرت شیخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنا تعارف کرایا تو بچی کہنے لگی: آپ کی تو بہت تعریف کی جاتی ہے لیکن آپ اس معاملہ میں اس قدر پریشان ہیں کہ کنوئیں سے پانی کس طرح نکالا جائے اور ساتھ ہی اس نے

کنویں میں اپنا تھوک گرا دیا تو کنویں کا پانی کناروں سے اُبل کر زمین پر بہنے لگا۔ حضرت شیخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے وضو سے فارغ ہونے کے بعد فرمایا کہ میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ بتا تو نے یہ مرتبہ کیسے پایا؟ لڑکی نے کہا: اس ذاتِ اقدس پر کثرتِ درود سے کہ اگر وہ صحرا میں تشریف لے جائیں تو وحشی جانور بھی ان کے دامنِ رحمت سے چمٹ جاتے ہیں۔ حضرت شیخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر اس واقعہ کا اتنا اثر ہوا کہ اُنہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف کے بارے میں کتاب لکھنے کی قسم کھالی اور پھر آپ نے ایک کتاب لکھی جس کا نام "دلائل الخیرات" ہے۔

(افضل الصلوات ص220' آبِ کوثر)

گر کچھ مرتبہ چاہے تو تھام درود و سلام
اسی سے منفرد ہوا امام جزولی کا مقام

(عطاری عفی عنہ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ......صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

بہار نمبر۱۶: 1965ء کی پاک و بھارت جنگ میں سیالکوٹ کے محاذ پر جب بھارت نے شہر میں ٹینکوں' ٹینک شکن توپوں' بکتر بند گاڑیوں اور خودکار ہتھیاروں کے ساتھ حملہ کر دیا' تو ایس۔ اے زبیری کا بیان ہے: مجھے حکم ملا کہ اللہ تعالیٰ کے سہارے دشمن پر حملہ کر دو' چنانچہ میں اور میرے ساتھ صرف چار ٹینکوں کے ساتھ درود پاک پڑھتے ہوئے دشمن پر چڑھ دوڑے' بس ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے دشمن کے شرمن ٹینک آگ میں لپٹ چکے تھے اور جس غرور کے ساتھ دشمن نے ہم پر حملہ کیا تھا' وہ خاک میں مل چکا تھا۔ (آبِ کوثر بحوالہ کوہستان 25 اکتوبر 1965ء)

مشکل میں ہمیں سہارا ہے درود و سلام کا
تاجدارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی عالی مقام کا

(عطاری عفی عنہ)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ...... صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

بہار نمبر ۱۷: ایک شخص دربارِ رسالت میں حاضر ہوا اور دوسرے شخص کے خلاف دعویٰ کر دیا کہ اس نے میرا اونٹ چوری کر لیا ہے اور دو گواہ بھی لے آیا' اُن دونوں نے گواہی بھی دے دی' نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا ارادہ فرمایا تو مدعی علیہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ اونٹ کو حاضر کرنے کا حکم دیجئے' پھر اونٹ سے پوچھ لیجئے کہ اصل حقیقت کیا ہے؟ میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اُمید کرتا ہوں کہ وہ اونٹ کو بولنے کی قوت عطاء فرمائے گا۔

چنانچہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے اونٹ کو پیش کرنے کا حکم دیا' اونٹ آیا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اے اونٹ! میں کون ہوں اور یہ کیا ماجرا ہے؟

اونٹ فصیح زبان سے بولا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں' حقاً حقاً۔

یارسول اللہ! اس میرے مالک کا ہاتھ نہ کاٹیں کیونکہ مدعی منافق ہے اور دونوں گواہ بھی منافق ہیں' انہوں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی عداوت اور دشمنی کی بنا پر میرے مالک کا ہاتھ کاٹنے کا منصوبہ بنایا ہے۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے اونٹ کے مالک سے پوچھا: وہ کون سا عمل ہے جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے تجھے اس مصیبت سے بچا لیا ہے؟ عرض کیا: حضور! میرے پاس کوئی بڑا عمل نہیں ہے' لیکن ایک عمل ہے وہ یہ کہ اُٹھتے بیٹھتے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ گرامی پر درود پاک پڑھتا رہتا ہوں' حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اس عمل پر قائم رہ! اللہ تعالیٰ تجھے دوزخ سے یوں ہی بری کر دے گا جیسے تجھے ہاتھ کٹ جانے سے بری کیا ہے۔

اور نزہۃ المجالس میں اتنا زیادہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے اُسے

فرمایا: اے میرے پیارے صحابی! جب تو پلِ صراط پر گزرنے لگے گا تو تیرا چہرہ یوں چمکے گا جیسے چودھویں رات کا چاند چمکتا ہے' یہ ساری برکتیں درود پاک کی ہیں۔

(آبِ کوثر)

مشکل جو سر پہ آ پڑی تیرے ہی نام سے ٹلی
مشکل کشا ہے تیرا نام تم پہ درود اور سلام

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(قصیدہ بردہ شریف)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ...... صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

بہار نمبر ۱۸: شبِ معراج سرورِ دوعالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے جو عجائبات ملاحظہ فرمائے' ان میں سے ایک یہ بھی ملاحظہ فرمایا کہ ایک فرشتہ ہے' جس کے پر جلے ہوئے تھے' یہ دیکھ کر فرمایا: اے جبریل! اس فرشتے کو کیا ہوا؟ عرض کی: یارسول اللہ! اس فرشتے کو اللہ تعالٰی نے ایک شہر تباہ کرنے کیلئے بھیجا تھا' اس نے وہاں پہنچ کر ایک شیر خوار بچے کو دیکھا تو اُسے رحم آ گیا' یہ اسی طرح واپس آ گیا تو اللہ تعالٰی نے اسے یہ سزا دی ہے۔ یہ سن کر حبیبِ خدا صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے جبریل! کیا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ جبریل علیہ السلام نے عرض کی: قرآن کریم میں موجود ہے: "وَاِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ" (طٰہٰ:۸۲) (ترجمہ کنز الایمان:) بے شک میں بہت بخشنے والا ہوں اُسے جس نے توبہ کی۔

یہ سن کر سیّدِ دوعالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے دربارِ الٰہی میں عرض کی: یااللہ! اس پر رحم فرما! اس کی توبہ قبول فرما! اللہ تعالٰی نے فرمایا: اس کی توبہ یہ ہے کہ آپ پر دس بار درود پاک پڑھے' آپ نے اُس فرشتے کو حکم سنایا تو اُس نے دس بار درود پاک پڑھا' اللہ تعالٰی نے اُس کو بال و پر عطاء فرمائے اور وہ اوپر کو اڑ گیا اور ملائکہ میں یہ

شور برپا ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے درود پاک کی برکت سے ''کروبیین'' پر رحم فرمایا ہے۔
(آبِ کوثر)

نگاہِ لطف کے اُمیدوار ہم بھی ہیں
لیے ہوئے دل بے قرار ہم بھی ہیں
ہمارے دستِ تمنا کی لاج بھی رکھنا
تیرے فقیروں میں اے شہر! ہم بھی ہیں

(ذوقِ نعت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ...... صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

بہار نمبر ۱۹: کتب تاریخ کا مطالعہ رکھنے والے اس بات سے لاعلم نہیں ہیں کہ سلطان نورالدین زنگی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جہاں ایک ماہر جنگجو مجاہد اور حکمران تھے' وہاں وہ عاشقِ رسول' عابد و زاہد انسان تھے' عام مسلمانوں کی طرح وہ پانچوں وقت باجماعت نماز ادا کرتے' رمضان المبارک کے پورے روزے رکھتے لیکن سلطان عادل کا ایک پوشیدہ عمل یہ بھی تھا کہ وہ ہر رات سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر بڑے پرسوز لہجے میں درود و سلام بھیجتے' یہاں تک کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے اور پھر وہ اسی حالت میں سو جاتے' پھر اہل ایمان کی طرح سلطان نورالدین زنگی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بھی ایک ہی خواہش تھی کہ کسی دن خواب میں رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم انہیں بھی اپنے دیدار سے مشرف فرمائیں۔ سلطانِ عادل کا یہ درود و سلام والا عمل برسوں سے جاری تھا' مگر ابھی تک ان کی یہ آرزو پوری نہیں ہوئی تھی۔ پھر 557ھ کی ایک رات جب وہ سوئے تو دیدارِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ان کی تشنہ آرزو سیراب ہو گئی۔ سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم والیٔ شام کو مخاطب فرما رہے تھے: نورالدین! یہ دونوں آدمی مجھے ستا رہے ہیں' جلدی اُٹھو اور ان کے شر کا خاتمہ کرو۔ سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے بعد سلطان

نورالدین زنگی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دو اور نورانی چہرے نظر آئے‘ ان دونوں کی بڑی بڑی داڑھیاں تھیں اور رنگ بہت زیادہ گورا تھا‘ پھر وہ دونوں نورانی چہرے بھی غائب ہو گئے۔

سلطان نورالدین زنگی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی آنکھ کھل گئی اور وہ گھبرا کر اُٹھ بیٹھے‘ بہت ہی عجیب خواب تھا‘ ایک طرف حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سلطانِ عادل کو اپنی زیارت سے مشرف یاب کیا تھا اور یہ بھی فرمادیا کہ دو آدمی مجھے ستا رہے ہیں‘ سلطان اس خواب کی تعبیر سمجھنے سے قاصر رہے‘ صبح کو دربار میں صحیح طریقے بیٹھ بھی نہ سکے (یہ واقعہ دمشق میں اقامت کے دوران پیش آیا تھا) دوسری رات آئی‘ سلطان نورالدین زنگی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نمازِ عشاء کے بعد حسبِ معمول سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں والہانہ انداز میں انتہائی شوقِ محبت سے اچھے کپڑے پہن کر‘ خوشبو لگا کر درود وسلام پیش کیا‘ اس دوران سلطان کی آنکھوں سے اشکوں کا سیل رواں تھا‘ پھر اسی گریہ وزاری کی حالت میں یہ دعا کرتے ہوئے سو گئے:

اے اللہ! میں نے یہ کیسا خواب دیکھا ہے‘ تو اس گناہ گار بندے پر اس کی تعبیر ظاہر فرمادے!

پھر جیسے ہی سلطان کی آنکھ لگی‘ خواب میں وہی منظر دوبارہ نظر آیا‘ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم والیٔ شام کو فرما رہے تھے:

نورالدین! یہ دو آدمی مجھے بہت ستا رہے ہیں‘ جلدی اُٹھو اور ان کے شر کا خاتمہ کرو۔

سرکارِ دو عالم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے بعد سلطان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو وہی دو نورانی چہرے لمبی لمبی سفید عبائیں‘ سفید داڑھیاں‘ وہی دلکش خدوخال‘ جن سے شرافت جھلک رہی تھی‘ پھر یہ چہرے غائب ہو گئے۔

گھبرا کر سلطان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی آنکھ کھل گئی' پورا جسم پسینے سے شرابور تھا' سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زبان مبارک سے ادا ہونے والے مقدس کلمات کی بازگشت پھر سنائی دی: نورالدین! یہ لوگ مجھے بہت ستا رہے ہیں۔

سلطان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے جسم پر لرزہ طاری ہو گیا اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ سارا دن بے چینی سے گزر گیا' خواب کی تعبیر بھی ظاہر نہ ہوئی' تمام دن عبادت کے ساتھ یہ دعا کرتے رہے: اے اللہ! اپنے عاجز و ناتواں بندے کو ہدایت دے اور میری مشکل کشائی فرما! پھر تیسری رات بھی سلطان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے وہی خواب دیکھا' ہدایت مل چکی تھی' خواب ختم ہوا تو سلطانِ عادل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

والیٔ شام بستر سے اُترے اور مدینہ منورہ کی طرف رخ کر کے دست بستہ کھڑے ہو گئے' پھر نہایت رقت آمیز لہجے میں عرض کرنے لگے:

یارسول اللہ! اس غلام کے ہوتے ہوئے یہ ممکن نہیں کہ کوئی ملعون و بدبخت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو اذیت پہنچائے۔

اگلے دن سلطان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مملکت کے اُمور اپنے معتمد خاص کے حوالے کیے اور قریبی دوستوں اور لشکر کے کچھ قابل نوجوان سپاہی بھی ساتھ لے لیے اور مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہو گئے' دمشق سے مدینہ منورہ کا سفر 25 دن کا تھا' لیکن انہوں نے یہ طویل فاصلہ اپنی تیز رفتاری سے 15 دنوں میں طے کر لیا اور سولہویں دن نمازِ فجر کے بعد سلطانِ عادل اور ان کے مصاحب و سپاہی گھوڑوں سے اتر کر مدینہ منورہ کی حدود میں داخل ہوئے' یہ اس شہر مقدس کا احترام تھا۔

سلطان عادل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے گورنر مدینہ سے مل کر پورے شہر کی ناکہ بندی کر دی' پھر ایک طویل میدان کو عارضی طور پر قناتوں سے بند کر دیا گیا اور کسی کو بھی مدینہ سے باہر جانے کی اجازت نہ دی گئی اور ساتھ ہی اعلان کر دیا گیا کہ کل ہماری

طرف سے تمام اہل مدینہ کی ضیافت ہے اور جو اس دعوت میں شریک نہ ہوگا' وہ سزا پائے گا۔

پھر دوسرے دن تمام مہمانوں کی پرتکلف کھانوں سے ضیافت کی گئی' سلطان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے افسران کے ساتھ مرکزی دروازے پر کھڑے ہو گئے' جو شخص بھی فارغ ہو کر جاتا' وہ اسے بغور دیکھتے اور پھر جانے دیتے' سارے امراء' وزراء پریشان کہ سلطان کس کو ڈھونڈ رہے ہیں (کیونکہ سلطان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنا وہ خواب کسی کو نہ بتایا تھا)' جب دعوت کا آخری مہمان بھی چلا گیا تو سلطان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بڑی مایوس اور اداسی سے کہا: ان میں سے کوئی بھی نہیں! اور پریشان بھی ہو گئے۔

گورنرِ مدینہ نے پوچھا: سلطان! آپ کس کو ڈھونڈ رہے ہیں؟ سلطان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اصل بات بتانے کے بجائے گورنر مدینہ سے پوچھا: کیا اس ارضِ مقدس کے سارے لوگ اس دعوت میں شرک ہوئے تھے؟

میرا تو یہی خیال ہے' گورنر نے جواب دیا' اس قدر سخت احکامات تھے۔

گورنر کی بات سن کر سلطان مزید پریشان ہو گئے' اچانک ایک انتظامی افسر نے سلطان عادل کو مخاطب کیا: حضور! صرف دو افراد اس دعوت میں شریک نہیں ہوئے تھے۔

سلطان نے جلدی سے پوچھا: وہ دونوں کون ہیں؟

اس افسر نے جواب دیا: وہ دونوں نہایت ہی عابد و زاہد ہیں' دن رات عبادت کرتے رہتے ہیں' کسی دعوت میں شریک ہونا تو دور کی بات' وہ لوگوں سے ملنا بھی گوارا نہیں کرتے' اگر انہیں کچھ وقت ملتا ہے تو جنت البقیع میں لوگوں کو پانی پلاتے ہیں۔

پھر سلطان نے گورنر سے کہا کہ ان کو دربار میں حاضر کیا جائے۔

پھر جب وہ دونوں عابد و زاہد انسان دربار میں آئے تو سلطان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک نظر میں انہیں پہچان لیا' یہ وہی تھے جن کو تین بار خواب میں دکھایا گیا تھا اور

انہی کے بارے میں ارشادِ پاک تھا کہ یہ مجھے بہت ستا رہے ہیں۔ ان دونوں کو دیکھ کر سلطان نے اپنے جوش و جذبات پر قابو پا کر تحمل سے ان دونوں سے پوچھا: تم لوگ کون ہو اور مدینہ منورہ میں کیا کرتے ہو؟

وہ دونوں سلطان کو نہیں پہچانتے تھے' اسی وجہ سے بے نیازی سے کہنے لگے: ہم قربتِ رسول چاہتے ہیں' اس کے سوا ہمیں دنیا کی کسی شے سے غرض نہیں۔

سلطان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ان دونوں کا اندازِ گفتگو دیکھ کر چونک اُٹھے' پھر سلطان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سختی سے کہا کہ تم اپنے بیان کی وضاحت کرو کہ آخر کس طرح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی قربت تلاش کرتے ہو؟

ان دونوں نے اسی بے نیازی سے جواب دیا: ہم نے روضۂ رسول کے قریب کرائے پر مکان لیا ہے' اسی میں دن رات عبادت کرتے رہتے ہیں' یا پھر گنبدِ رسول کی زیارت کرتے ہیں' تاکہ قلب و نظر کو سکون حاصل ہو۔

یکایک سلطان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے غضب ناک لہجے میں پوچھا: سچ سچ بتاؤ! تم لوگ کون ہو؟

ان میں سے ایک نے بلند آواز سے کہا' جیسے وہ ان پر اپنے زہد و تقویٰ کا رعب ڈال رہا ہو کہ ''کیا مسلمان کے علاوہ کوئی اور بھی روضۂ رسول کی قربت کا طلب گار ہو سکتا ہے''؟

سلطان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے غصہ سے فرمایا: تمہاری ظاہری شکلیں تو اہلِ ایمان کی طرح ہیں مگر تم مجھے اندر سے مسلمان نظر نہیں آتے۔

دوسرے شخص نے انتہائی ناگوار لہجے میں کہا: ایک مسلمان کو زیب نہیں دیتا کہ وہ دوسرے مسلمان کے ایمان میں شک کرے' دلوں اور نیتوں کا حال تو صرف اللہ ہی جانتا ہے۔

بے شک! سلطان علیہ الرحمۃ نے پُرجلال لہجے میں کہا۔ مگر میں نے ایسا کوئی

مسلمان نہیں دیکھا کہ جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام مبارک لے اور اسم مقدس کے ساتھ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نہ کہے' اتنی طویل گفتگو میں تم نے ایک بار بھی سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود نہیں بھیجا' پھر تم کس طرح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی قربت کے طلب گار ہو سکتے ہو' اللہ تعالیٰ میری بدگمانی معاف کرے! مگر مجھے تمہارے اہلِ ایمان ہونے کے بارے میں شک ہے۔ یہ کہہ کر سلطان نورالدین زنگی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے سپاہیوں کو حکم دیا: جب تک میں نہ آ جاؤں' ان دونوں کو اپنی تحویل میں رکھنا اور سخت نگرانی کرنا۔

پھر سلطان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے مصاحبوں اور امراء' وزراء و گورنر وغیرہ کے ساتھ ان دونوں کے مکان پر پہنچے' یہ ایک چھوٹا سا مکان تھا جس میں مختصر سامان مکینوں کی زاہدانہ زندگی کی گواہی دے رہا تھا' بظاہر وہاں کوئی قابل اعتراض چیز نہ نظر آ رہی تھی' سلطان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کمر سے تلوار کھولی اور اس سے فرش کو ٹھوکنا شروع کر دیا' ایک جگہ انہیں چٹائی کے نیچے فرش ہلتا ہوا محسوس ہوا' سلطان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے چٹائی اُٹھائی تو نیچے ایک سوراخ تھا جو کسی سرنگ کی نشاندہی کر رہا تھا۔

سلطان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس سرنگ میں مشعل روشن کر کے داخل ہو گئے' کچھ دور جانے کے بعد وہ سرنگ ختم ہو گئی' پھر جو منظر سلطانِ عادل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پیش نظر تھا' اسے دیکھ کر ان کے جسم پر لرزا طاری ہو گیا اور بے اختیار آنسو بہنے لگے......سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے پائے اقدس نظر آ رہے تھے۔ سلطان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مضطرب ہو کر اپنے دونوں ہونٹ پائے اقدس پر رکھ دیئے' وہ قدم جنہیں چومنے کے لیے صحابہ کرام علیہم الرضوان بے چین رہتے تھے' آج وہ عظیم سعادت سلطان نورالدین زنگی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حصہ میں آئی تھی۔ اے اللہ! میں گنہگار اس قابل نہیں! سلطان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پائے اقدس سے آنکھیں مل رہے تھے اور زار و قطار رو رہے تھے۔ پھر جب سلطان عادل کا پورا چہرہ آنسوؤں سے دھل

گیا تو انہوں نے آخری بار سرورِ انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مقدس قدموں کو بوسہ دیا اور اُلٹے پاؤں واپس لوٹے' پھر جب سرنگ سے باہر لوٹے تو سارے امراء وغیرہ ساکت کھڑے تھے' پوچھنے پر فقط اتنا ہی بتایا کہ یہ دونوں شیطان سرنگ کھو کر میرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مقدس قدموں تک پہنچ گئے تھے۔

یہ سن کر تمام لوگوں کا خون کھول اُٹھا' مگر سلطان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے صبر و تحمل کی تلقین کی اور دوبارہ مجرموں کو اپنے روبرو طلب کر لیا' اب ان کے لیے کوئی راہِ فرار نہ تھی' مجبوراً انہیں اعتراف کرنا پڑا: اے سلطان! ہم یہودی ہیں اور اپنی قوم کی طرف سے تمہارے رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کا جسم چرانے پر مامور ہوئے ہیں' ہمارے نزدیک اس سے بڑھ کر کارِ ثواب کوئی اور نہیں' لیکن افسوس تم نے ہمیں اس وقت گرفتار کر لیا' جب ہمارا بہت تھوڑا کام باقی رہ گیا تھا' اگر ہمیں دو تین دن کی مہلت اور مل جاتی تو ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہو چکے ہوتے۔ ان دونوں کی ناپاک گفتگو سن کر سلطان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم غصے سے بے قابو ہو گئے اور چیختے ہوئے ان سفید شیطانوں کو مخاطب کر کے کہنے لگے: تم اپنے ناپاک مقاصد میں کس طرح کامیاب ہو سکتے تھے جبکہ تمہاری نقل و حرکت کی نگرانی وہ آنکھ کر رہی تھی جسے کبھی اونگھ نہیں آئی۔ یہ کہہ کر سلطان عادل مسند سے اترے' اپنی شمشیر بے نیام کی اور دونوں کے سر قلم کر دیئے' پھر جب لاشیں ٹھنڈی ہو گئیں تو سلطانِ عادل نے دوسرا حکم جاری کیا کہ ان دونوں کے سروں کو نیزوں پر بلند کر کے ارضِ مقدس کے گلی کوچوں میں پھراؤ اور اعلان کرو کہ اہلِ مدینہ لوگوں کے چہروں اور لباسوں سے دھوکہ نہ کھائیں۔ گھمانے کے بعد ایک آگ کے بہت بڑے الاؤ میں ان کی لاشوں کو سلطانِ عادل نے اپنے ہاتھوں سے اُٹھا کر ڈال دیا' پھر جب راکھ ہو گئے تو سلطانِ عادل نے انہیں مخاطب کر کے کہا:

یہ آگ تو بجھ گئی مگر وہ آگ کبھی سرد نہ ہو گی جس کا مزہ تم قیامت میں چکھو گے۔

اس کے بعد سلطان علیہ الرحمۃ نے پورے مدینے کا طواف کیا' آنکھیں اشک

برسا رہی تھیں اور زبان سے بس ایک ہی کلمہ جاری تھا: میرے آقا! میں اپنی قسمت پر نازاں ہوں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس خدمت کے لیے غلام کو چنا۔

طوافِ مدینہ کے بعد سلطان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارضِ مقدس کے باشندوں میں عطیات تقسیم کیے' پھر سلطانِ عادل نے اپنی نگرانی میں روضۂ اطہر کے چاروں طرف اتنی گہری خندق کھدوائی کہ پانی نکل آیا' پھر اس خندق کو سیسہ سے بھر دیا' یہ سیسے کی دیوار آج بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے روضۂ اقدس کے گرد موجود ہے اور انشاء اللہ! قیامت تک موجود رہے گی۔

آج بھی اہل مدینہ سلطان نورالدین زنگی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام نہایت محبت و احترام سے لیتے ہیں اور ان کا شمار ایسے برگزیدہ انسانوں میں کرتے ہیں' جن پر خود سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے اعتماد کا اظہار کیا۔

(فاتح اعظم صلاح الدین ایوبی بتصرف ما)

یہ سب درود وسلام کی برکتیں ہیں کہ اوّلاً تو دیدار نصیب ہوا اور پھر ان شیطانوں کو دفع کرنے کی خدمت سونپی گئی اور یہ بھی پتہ چلا کہ گستاخِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کسی رعایت کا مستحق نہیں ہے' وہ واجب القتل ہے' چاہے جتنی نمازیں پڑھے' لمبے سجدے وقیام کرے اور زمانے بھر میں معزز ومکرم ہو' الّا یہ کہ سچی توبہ کرے۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْبِ......صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

بہار نمبر ۲۰: ایک نوجوان طوافِ کعبہ کرتے ہوئے فقط درود شریف ہی پڑھ رہا تھا' کسی نے اس سے کہا: کیا تجھے کوئی اور دعائے طواف نہیں آتی یا کوئی اور بات ہے؟ اُس نے کہا: ہاں دعائیں تو آتی ہیں' مگر بات یہ ہے کہ میں اور میرے والد دونوں حج کیلئے نکلے تھے میرے والد راستے میں بیمار ہوکر فوت ہو گئے' پھر کچھ وقت کے بعد اُن کا چہرہ سیاہ ہو گیا' آنکھیں پھر گئیں اور پیٹ پھول گیا' میں بہت رویا اور کہا: انا للہ وانا الیہ راجعون! افسوس! میرے والد مسافری کے عالم میں وطن سے دور

جنگل میں انتقال کر گئے۔ جب رات ہو گئی تو مجھ پر نیند کا غلبہ ہوا' میں سو گیا تو میں نے خواب میں ایک حسین و جمیل ہستی کی زیارت کی' جو سفید لباس میں ملبوس تھے اور خوشبوؤں سے مہک رہے تھے' انہوں نے میرے والد کی میت کے قریب تشریف لا کر اپنا نورانی ہاتھ اُن کے چہرے اور پیٹ پر پھیرا' دیکھتے ہی دیکھتے میرے مرحوم باپ کا چہرہ دودھ سے زیادہ سفید اور روشن ہو گیا اور پیٹ بھی اصلی حالت پر آ گیا' جب وہ بزرگ واپس جانے لگے تو میں نے اُن کا دامن اقدس تھام لیا اور عرض کی: اے میرے سردار! آپ کو اُس کی قسم جس نے آپ کو اس جنگل میں میرے والد کیلئے رحمت بنا کر بھیجا! آپ کون ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: تو ہمیں نہیں پہچانتا! ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں' تیرا یہ باپ نہایت گنہ گار تھا مگر یہ ہم پر درود شریف بہت پڑھتا تھا' جب اس پر یہ مصیبت نازل ہوئی تو اس نے ہم سے فریاد کی' لہٰذا ہم نے اس کی فریاد رسی کی ہے اور ہم ہر اُس شخص کی فریاد رسی کرتے ہیں جو اس دنیا میں ہم پر زیادہ درود بھیجتا ہے۔ (رفیق الحرمین)

فریاد اُمتی جو کرے حالِ زار میں
ممکن نہیں کہ خیر البشر کو خبر نہ ہو

(حدائق بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب...... صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

بہار نمبر ۲۱: حضرت سیّدنا ابو الحسن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمارے بعض دوستوں نے ہمیں بتایا کہ مکہ مکرمہ میں ایک بزرگ جو ابن ثابت کے نام سے مشہور تھے' رہتے تھے۔ متواتر ساٹھ سال تک وہ ہر سال فقط حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں سلام عرض کرنے کی نیت سے مدینہ منورہ حاضر ہوتے رہے۔ ایک سال کسی وجہ سے حاضر نہ ہو سکے تو ایک دن اُنہوں نے اپنے حجرہ میں بیٹھے ہوئے کچھ غنودگی کی حالت میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ارشاد فرما رہے تھے: ابن ثابت! تم ہماری زیارت کو نہ آئے تو ہم تمہاری زیارت کو آ گئے۔ (ایضاً)

دیکھی جو بے کسی تو انہیں رحم آ گیا
خود آپ دوڑے آئے گرفتار کی طرح

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْبِ...... صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

بہار نمبر ۲۲: حضرت السید نورالدین یحییٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب روضۂ اقدس پر حاضر ہوئے تو عرض کیا: ''اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ'' تو جتنے لوگ اُس وقت وہاں حاضر تھے' اُن سب نے سنا کہ روضۂ انور سے جواب آیا: ''وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا وَلَدِیْ'' (یعنی اور تجھ پر سلام ہو' اے میرے بیٹے!) (ایضاً)

تم کو غلاموں سے ہے کچھ ایسی محبت
ہے ترکِ ادب ورنہ کہیں ہم پر فدا ہو!

(ذوقِ نعت)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْبِ...... صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

بہار نمبر ۲۳: امام اہل سنت مجدد دین وملت مولانا شاہ احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' زبردست عاشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم تبحر عالم تھے' کم وبیش پچاس علوم پر دسترس رکھتے تھے۔

علمائے حرمین طیبین نے آپ کو چودھویں صدی کا مجدد کہا۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دین کو باطل کی آمیزش سے پاک کر کے احیائے سنت کے لیے زبردست کام کیا' ساتھ ہی لوگوں کے دلوں میں جو شمعِ عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم مدھم پڑتی جا رہی تھی' اُسے ازسرِنو فروزاں کیا' آپ بے شک فنا فی الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے اعلیٰ منصب پر فائز تھے' بارہا مدنی سرکار صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تھے۔

دوسری بار جب مدینہ پاک کی حاضری ہوئی تو بیداری میں زیارت کی حسرت لیے مواجہہ شریف میں پوری رات حاضر ہو کر درود پاک کا ورد کرتے رہے، پہلی رات کی قسمت میں یہ سعادت نہ تھی، دوسری رات آ گئی، مواجہہ شریف میں حاضر ہوئے اور دردِ فراق سے بے تاب ہو کر ایک نعتیہ غزل پیش کی، جس کے چند شعر یہ ہیں:

وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں
تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں
ہر چراغِ مزار پر قدسی
کیسے پروانہ وار پھرتے ہیں
اُس گلی کا گدا ہوں میں جس میں
مانگتے تاجدار پھرتے ہیں
پھول کیا دیکھوں میری آنکھوں میں
دشتِ طیبہ کے خار پھرتے ہیں
کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضا
تجھ سے شیدا ہزار پھرتے ہیں

مقطع میں اعلیٰ حضرت نے ازراہِ تواضع اپنے آپ کو کتا فرمایا ہے، امیر اہل سنت امیر دعوتِ اسلامی ابو بلال مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں: میں نے ادباً اس کی جگہ شیدا لکھ دیا ہے، اور حقیقت بھی یہی ہے۔

آپ بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم میں درود وسلام پیش کرتے رہے، آخر کار راحت العاشقین، مراد المشتاقین نے اپنے عاشقِ حقیقی کے حالِ زار پر خاص کرم فرمایا، انتظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں اور...... قسمت انگڑائی لے کر اُٹھ بیٹھی، نقابِ رُخ اُٹھ گیا، خوش نصیب عاشق نے عین بیداری میں اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ

وسلم کا چشمانِ سر (سر کی آنکھوں) سے دیدار کیا۔ (ایضاً)

شربتِ دید نے اک آگ لگائی دل میں
تپشِ دل کو بڑھایا ہے بجھانے نہ دیا
اب کہاں جائے گا نقشہ تیرا میرے دل سے
تہ میں رکھا ہے اِسے گمانے نہ دیا
سجدہ کرتا اگر اس کی اجازت ہوتی
کیا کروں اِذن مجھے اس کا خدا نے نہ دیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب...... صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

بہار نمبر۲۴: پنجاب کے شہر گلزارِ طیبہ (سرگودھا) کی مقیم اسلامی بہن کی تحریر کا خلاصہ یہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے میری عملی حالت انتہائی ابتر تھی، ماڈرن سہیلیوں کی صحبت کے باعث میں فیشن کی پتلی اور مخلوق تفریح گاہوں کی بے متوالی تھی، معاذ اللہ! نہ نماز پڑھتی، نہ ہی روزے رکھتی اور برقع سے تو کوسوں دور بھاگتی تھی، بس T.V اور V.C.R. ہوتا اور میں، خودسر اتنی تھی کہ اپنے سامنے کسی کی چلنے نہیں دیتی تھی، اُن دنوں میں کالج میں فسٹ ایئر کی طالبہ تھی، ایک روز مجھے کسی نے مکتبۃ المدینہ کے جاری کردہ سنتوں بھرے بیان کی کیسٹ بنام ''وضو اور سائنس'' تحفے میں دی، بیان معلوماتی اور خاصا دلچسپ تھا۔ اس بیان سے متاثر ہو کر میں نے علاقے میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے اسلامی بہنوں کے سنتوں بھرے اجتماع میں جانا شروع کر دیا۔ مدنی ماحول کا نور میری تاریک زندگی کو منور کرنے لگا، وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ الحمد للہ عزوجل! میں اپنی بُری باتوں سے توبہ کرنے میں کامیاب ہو گئی۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے حاصل ہونے والی برکت سے کچھ ہی عرصے میں مدنی برقع پہننے لگی، میرے گھر والے، رشتے دار اور میری سہیلیاں اس حیرت انگیز تبدیلی پر بہت حیران تھے۔ انہیں یہ سب خواب لگ رہا تھا، مگر یہ سو فیصدی

حقیقت تھی، الحمد للہ! اب میں اپنے گھر میں فیضانِ سنت سے درس دیتی ہوں، دیگر اسلامی بہنوں کے ساتھ مل کر مدنی کام کرنے کی سعادت سے بھی بہرہ مند ہوتی ہوں، روزانہ فکر مدینہ کے ذریعہ مدنی انعامات کے رسالے کے خانے پُر کرکے ہر ماہ جمع کروانا میرا معمول ہے، ایک روز مجھ پر رب عزوجل کا ایسا کرم ہوا کہ میں جتنا بھی شکر کروں، کم کم اور کم ہے، ہوا یوں کہ ایک رات میں سوئی تو میری سوئی ہوئی قسمت انگڑائی لے کر جاگ اُٹھی۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ دعوتِ اسلامی کا سنتوں بھرا اجتماع ہو رہا ہے، میں جس جگہ بیٹھی ہوں، وہاں کھڑکی سے ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا آ رہی ہے میں نے بے ساختہ کھڑکی سے باہر کی طرف دیکھا تو آسمان پر بادل نظر آتے ہیں، میں بے اختیار یہ سلام پڑھنا شروع کر دیتی ہوں:

اے صبا! مصطفٰی سے کہہ دینا
غم کے مارے سلام کہتے ہیں

اچانک میرے سامنے ایک حسین و جمیل اور نورانی چہرے والے بزرگ سفید لباس میں ملبوس سبز عمامہ شریف کا تاج سر مبارک پر سجائے مسکراتے ہوئے تشریف لے آئے، میں ابھی نظارے ہی میں گم تھی کہ کسی کی آواز سنائی دی: یہ حضور اکرم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ پھر میری آنکھ کھل گئی، میں اپنی سعادتوں کی اس معراج پر شدتِ جذبات سے رونے لگی، دل چاہتا تھا کہ آنکھیں بند کروں اور بار بار وہی منظر دیکھوں۔ اب بھی ہر رات اسی اُمید پر درود پاک پڑھتے پڑھتے سوتی ہوں کہ کاش! میرے بھاگ دوبارہ جاگ اُٹھیں۔ (اسلامی بہنوں کی نماز)

کیا خبر آج کی شب دید کا ارمان نکلے
اپنی آنکھوں کو عقیدت سے بچھائے رکھئے

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ...... صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

بہار نمبر ۲۵: ایوب کالونی، لطیف آباد نمبر 11 (حیدر آباد) کے مقیم اسلامی بھائی



کے بیان کا خلاصہ ہے کہ رمضان المبارک 1425ھ کی 27ویں شب میں درود پاک کے ورد میں مشغول تھا کہ میری قسمت کا ستارہ چمک اُٹھا' خدا کی قسم! عین بیداری کے عالم میں مجھے دو جہاں کے سلطان' شہنشاہِ کون و مکان' سرورِ ذیشان' محبوبِ رحمٰن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا دیدارِ عالی شان نصیب ہوگیا' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے لب ہائے مبارکہ کو جنبش ہوئی' رحمت کے پھول جھڑنے لگے' الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: الیاس قادری کو میرا سلام کہنا! (سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا پیغام' عطار کے نام)

اللہ عزوجل کی امیر اہل سنت پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو (آمین!)

جلوۂ یار ادھر بھی کوئی پھیرا تیرا
حسرتیں آٹھ پہر تکتی ہیں رستہ تیرا

(ذوقِ نعت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیبِ..... صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

بہار نمبر ۲۶: باب الاسلام سندھ کے مشہور شہر حیدرآباد کے مقیم اسلامی بھائی نے حلفیہ (یعنی خدا کی قسم کھا کر) بیان کیا ہے کہ مجھے 4 رمضان المبارک 1429ء مدینہ شریف حاضری کی سعادت نصیب ہوئی' 5 شوال المکرم 1429ھ بروز پیر شریف یا منگل دوپہر تقریباً اڑھائی بجے الوداعی حاضری کیلئے بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم میں عین سنہری جالیوں کے سامنے اپنا اور دیگر حضرات کا سلام پیش کر رہا تھا' اس دوران جب میں اپنے پیرومرشد' شیخ طریقت' امیر اہل سنت' بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ کا سلام بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم میں پیش کیا تو جالی مبارک کے پیچھے سے آواز آئی: میرے الیاس کو بھی سلام کہنا! میں ایک دم چونکا اور ادھر اُدھر دیکھا تو ہر طرف ماحول پرسکون تھا' عید گزر جانے کے باعث وہاں بہت کم لوگ تھے' میں نے ایک بار پھر اپنے

پیرومرشد، امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ کا سلام بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں پیش کیا تو دوبارہ جالی مبارکہ کے پیچھے سے آواز آئی:

میرے الیاس کو بھی میرا سلام کہنا۔

یہ سن کر مجھ پر رقت طاری ہوگئی اور بے اختیار میں نے ایک بار پھر اپنے پیرومرشد، امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ کا سلام بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں پیش کیا تو خدا کی قسم! میں نے بیداری کے عالم میں تیسری بار پھر یہ سنا کہ میرے الیاس کو بھی میرا سلام کہنا!

میں کافی دیر کھڑا روتا رہا، کچھ دنوں بعد میں پاکستان لوٹ آیا۔

چونکہ امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ ان دنوں ملک سے باہر تھے، لہٰذا میں آپ کو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا سلام نہ پہنچا سکا۔ امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ کی وطن واپسی کے بعد بھی میں کافی عرصہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا سلام آپ دامت برکاتہم العالیہ کو نہ پہنچا سکا۔ 30 صفر المظفر 1430ھ بروز جمعرات جب میں نے مدنی چینل پر سنہری جالیوں کا رُوح پرور منظر دیکھا تو یکا یک وہی آواز مجھے پھر سنائی دی، الفاظ کچھ یوں تھے:

میرے الیاس کو تم نے ابھی تک میرا پیغام نہیں پہنچایا۔

میں بے قرار ہوگیا اور آخرکار 3 ربیع النور شریف بروز اتوار بعد نمازِ عشاء والد صاحب کے ہمراہ عالمی مدنی مرکز، فیضانِ مدینہ، باب المدینہ (کراچی) میں ہونے والے مدنی مذاکرے میں شرکت کے لیے جا پہنچا۔

نصیب سے سحری میں پیرومرشد دامت برکاتہم العالیہ کی بارگاہ میں حاضری کی سعادت ملی تو موقع ملنے پر امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ کی بارگاہ میں سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا سلام پیش کرنے کی سعادت حاصل کی اور سکون کا سانس لیا کہ مرنے سے پہلے پہلے میں نے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا

پیغام اپنے پیرو مرشد، امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ تک پہنچا دیا، اس سے پہلے میں نے یہ بات کسی کو نہیں بتائی تھی، آپ (یعنی رسالے کے مرتب) اور والد صاحب کو بھی آج ہی بتا رہا ہوں۔ (سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا پیغام عطار کے نام)

اللہ عزوجل کی امیر اہلسنت پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو (آمین!)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ...... صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

بہار نمبر ۲۷: آج بھی جلوے عام ہیں

ایک عاشقِ رسول کا کچھ اس طرح کا بیان ہے: شبِ عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ککری گراؤنڈ، بابُ المدینہ، کراچی میں دعوت اسلامی کی طرف سے منعقد کردہ بڑی رات کے غالباً دنیا کے سب سے بڑے اجتماع میلاد میں ہم چند اسلامی بھائی حاضر ہوئے۔ برسبیل تذکرہ ایک اسلامی بھائی کہنے لگے: دعوت اسلامی کے اجتماع میلاد میں پہلے کافی رقت ہوا کرتی تھی، اب وہ بات نہیں رہی۔ یہ سن کر دوسرا بولا: یار! آپ کی یہاں بھول ہو رہی۔ اجتماع میلاد کی کیفیت تو وہی ہے مگر ہمارے دلوں کی کیفیت پہلے کی سی نہیں رہی، ذکر رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بھلا کیسے بدل سکتا ہے! ہماری ذہنیت تبدیل ہو گئی ہے! اگر آج بھی ہم تنقید کی خشک وادیوں میں بھٹکنے کے بجائے بصد عقیدت تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حَسین تصور میں ڈوب کر نعت شریف سنیں تو انشاء اللہ عزوجل کرم بالائے کرم ہو گا۔ پہلے اسلامی بھائی کا شیطانی وسوسوں پر مبنی غیر ذمہ دارانہ اعتراض اگرچہ قدموں کو متزلزل کر کے بوریت دلا کر اجتماع میلاد سے محروم کر کے واپس گھر پہنچانے والا تھا مگر دوسرے اسلامی بھائی کا جواب صد کروڑ مرحبا! کہ وہ نفسِ لوامہ کو جگانے والا اور شیطان کو بھگانے والا تھا۔ چنانچہ وہ جواب بالصواب تاثیر کا تیر بن کر میرے جگر میں پیوست ہو گیا، میں نے ہمت کی، قدم اٹھائے اور اجتماع میلاد کے وسط میں جا پہنچا اور عاشقانِ

رسول کے اندر جم کر بیٹھ گیا اور نعتوں کے پُر کیف نغموں میں کھو گیا۔ صبحِ صادق کا سہانا وقت قریب آیا۔ تمام عاشقانِ رسول صبحِ بہاراں کے استقبال کے لیے کھڑے ہو گئے' اجتماع پر ایک وجد سا طاری تھا' ہر طرف مرحبا کی دھومیں مچی تھیں' شاہ خیر الانام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں درود و سلام کے گلدستے پیش کیے جا رہے تھے' عاشقانِ رسول کی آنکھوں سے سیلِ اشک رواں تھے' ہر طرف سے آہوں اور سسکیوں کی آوازیں آ رہی تھیں' مجھ پر بھی عجیب کیف و مستی طاری تھی' میری گنہگار آنکھوں نے ہر طرف ہلکی ہلکی بُوندکیاں اور خوشگوار پُھوار برستی دیکھی' گویا سارے کا سارا اجتماع بارانِ رحمت میں نہا رہا تھا' میں سر کی آنکھیں بند کیے پیارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے حسین تصور میں گم درود و سلام پڑھنے میں مشغول تھا۔ یکا یک دل کی آنکھیں کھل گئیں' سچ کہتا ہوں' جس کا جشنِ ولادت منایا جا رہا تھا' اُسی شہنشاہِ اُمم' نورِ مجسم' نبی محترم' رسولِ محتشم' حبیبِ ربِ اکرم' شاہ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھ سراپا گنہگار و سزاوارِ ذم پر کرم بالائے کرم فرما دیا اور مجھے اپنا جلوۂ زیبا دکھا دیا۔ الحمد للہ! دیدارِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے کلیجہ ٹھنڈا ہو گیا۔ واقعی اُس اسلامی بھائی نے بالکل سچ کہا تھا کہ دعوتِ اسلامی کا اجتماع میلاد تو حسب سابق سوز و رقت والا ہی ہے مگر ہماری اپنی کیفیت بدل گئی ہے' اگر ہم متوجہ رہیں تو آج بھی اُن کے جلوے عام ہیں ؎

آنکھ والا تیرے جوبن کا تماشہ دیکھے
دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

کوئی آیا پا کے چلا گیا' کوئی عمر بھر بھی نہ پا سکا
یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے' یہ بڑے نصیب کی بات ہے

(رسالہ- صبحِ بہاراں از امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب...... صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

درود پاک نہ پڑھنے پر وعیدیں

آپ نے گزشتہ احادیث' اقوال و مدنی بہاروں میں ملاحظہ فرمایا کہ سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ بابرکات پر درود و سلام پڑھنے کے کیا کیا فضائل و برکات ہیں اور عاشقوں کو کیا کیا سعادتیں ملتی ہیں۔ تاجدارِ انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام پڑھنے کے بارے میں جہاں بے شمار فضائل ہیں' وہاں نہ پڑھنے پر بے شمار وعیدیں بھی ہیں۔

ابھی کچھ احادیث اسی موضوع پر بیان کی جائیں گی:

حدیث نمبرا: حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

نبی پاک' صاحبِ لولاک' سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

- جب کچھ لوگ مجلس میں بیٹھیں اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کریں اور نہ ان کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف بھیجیں تو وہ مجلس قیامت کے دن کے لیے ندامت اور حسرت کا باعث ہوگی' اللہ تعالیٰ چاہے تو انہیں معاف فرما دے اور چاہے تو ان کو عذاب دے۔

(جلاء الافہام ص 31' درمنثور ج 6 ص 577' جواہر البحار ج 2 ص 778' شفاء شریف ج 2 ص 364' مدارج النبوت ج 1 ص 476' افضل الصلوات ص 203' الترغیب والترہیب' کتاب الذکر والدعاء ص 387 بیروت)

رسولِ مجتبیٰ کہیے محمد مصطفیٰ کہیے
خدا کے بعد بس وہ ہیں پھر اس کے بعد کیا کہیے

جب ان کا ذکر ہو دنیا سراپا گوش ہو جائے
جب ان کا نام آئے مرحبا صلِ علیٰ کہیے

(ماہرالقادری)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْبِ...... صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر۲: حضرت سیّدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سحری کے وقت کچھ سی رہی تھیں کہ سوئی گم ہوگئی اور چراغ بجھ گیا' اتنے میں رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نور سے سارا گھر بقعۂ نور بن گیا' ان کو سوئی مل گئی' عرض کیا: حضور! آپ کا چہرۂ اقدس کتنا نورانی ہے! فرمایا: اس کے لیے خرابی جو قیامت کے دن میرے دیدار سے محروم رہے گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا: حضور! آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار سے کون محروم رہے گا؟ فرمایا: بخیل' عرض کیا: بخیل کون ہے؟ فرمایا: جو میرا نام سنے اور درود نہ بھیجے۔ (سعادۃ الدارین ص248' القول البدیع ص157 بیروت)

سوزنِ گمشدہ ملتی ہے تبسم سے تیرے
رات کو صبح بناتا ہے اُجالا تیرا
آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ اُن سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

(حدائق بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْبِ...... صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر۳: حضرت سیّدنا عبداللہ بن جراد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: تاجدارِ مدینہ' قرارِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے' جہنم میں جائے گا۔

(سعادۃ الدارین ج1 ص235' کشف الغمہ ج1 ص600' افضل الصلوات ص203)

محمد کی غلامی ہے سند آزاد ہونے کی
خدا کے دامنِ توحید میں آباد ہونے کی

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْبِ......صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر۴: حضرت سیّدنا قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

اللہ کے محبوب، دانائے غیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ زیادتی ہے کہ میرا کسی آدمی کے پاس ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔

(افضل الصلوات ص203، شفاء شریف ج2ص264، مدارج النبوت ج1ص487، سعادۃ الدارین ج1ص234، مصنف عبدالرزاق ج2ص217، رقم 3121)

تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ......اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ

حدیث نمبر۵: حضرت سیّدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے:

رسولِ اکرم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین طرح کے لوگ میرا چہرہ نہیں دیکھ سکیں گے: (۱) ماں باپ کا نافرمان (۲) میری سنت کا تارک (۳) اور جو اپنے سامنے میرا ذکر سن کر بھی مجھ پر درود نہ بھیجے۔

(سعادۃ الدارین ج1ص228، القول البدیع ص156 بیروت)

تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ......اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ

حدیث نمبر۶: حضرت سیّدنا ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

تاجدارِ رسالت، شمع بزمِ ہدایت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو قوم مجلس میں بیٹھے اور اس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ بھیجے تو وہ ان کے لیے حسرت کا باعث ہوگی، اگرچہ دوسری نیکیوں کی وجہ سے وہ لوگ داخلِ جنت بھی ہو جائیں۔

(شفاء شریف ج2ص364، جلاء الافہام ص32، جواہر البحار ج2 ص781، سعادۃ الدارین ج1ص228، نزہۃ المجالس ج2ص487، مدارج النبوت ج1ص487، درمنثور ج6ص577)

تُوْبُوْا اِلَى اللّٰہِ......اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ

حدیث نمبر ۷: حضرت سیّدنا حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: کسی انسان کے بخیل ہونے کیلئے یہی کافی ہے کہ اس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود پاک نہ بھیجے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج2 ص399، احیاء علوم الدین ج1 ص395، کتاب الاذکار ص136، جلاء الافہام ص102، کشف الغمہ ج1 ص600، سعادۃ الدارین ج1 ص207، جذب القلوب ص326، الخصائص الکبریٰ ج2 ص407، دلائل الخیرات)

تُوْبُوْا اِلَى اللّٰہِ......اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ

حدیث نمبر ۸: حضرت سیّدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

تاجدارِ مدینہ، سرورِ قلب وسینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ معطر ومعنبر پسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

کچھ لوگ جمع ہوں، پھر اللہ تعالیٰ کے ذکر اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود شریف پڑھے بغیر کھڑے ہوجائیں تو وہ مردار کی بدبو سے کھڑے ہوتے ہیں۔

(جلاء الافہام ص78، مدارج النبوت ج1 ص487، افضل الصلوات ص203، شفاء شریف ج2 ص364، درمنثور ج6 ص577، سعادۃ الدارین ج1 ص230)

تُوْبُوْا اِلَى اللّٰہِ......اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ

حدیث نمبر ۹: رسولِ اکرم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

جس کے پاس میرا ذکر ہو اور اس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا، وہ بدبخت ہے۔

(کتاب الاذکار ص136، کشف الغمہ ج1 ص600، مدارج النبوت ج1 ص472، سعادۃ الدارین ج1 ص214، افضل الصلوات ص204، آبِ کوثر ص94)

تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ......اَسْتَغْفِرُ اللّٰه

حدیث نمبر۱۰: کچھ لوگوں کو قیامت کے دن جنت میں جانے کا حکم ہوگا' لیکن وہ جنت کا راستہ بھول جائیں گے' عرض کی گئی: یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! وہ کون لوگ ہیں اور کیوں راستہ بھول جائیں گے؟ فرمایا: یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے میرا نام پاک سنا اور مجھ پر درود پاک نہ پڑھا۔

(آبِ کوثر ص89 'نزہۃ المجالس ج2 ص272)

تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ......اَسْتَغْفِرُ اللّٰه

حدیث نمبر۱۱: حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے:

سرکارِ مدینہ' قرارِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اس شخص کی ناک گرد آلود ہو! جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

(شفاء شریف ج2 ص355 'افضل الصلوات ص202 'مدارج النبوت ج1 ص478)

تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ......اَسْتَغْفِرُ اللّٰه

حدیث نمبر۱۲: حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں' وہ فرماتے ہیں کہ تاجدارِ عرب وعجم' شفیعِ اُمم' صاحبِ جودوکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جس کے آگے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے' یقیناً اس نے جنت کی راہ بھلادی۔

(مدارج النبوت ج1 ص486' کشف الغمہ ج1 ص600' نزہۃ المجالس ج2 ص268' شفاء شریف ج2 ص236' جواہر البحار ج2 ص780' الزواجر جزء اوّل ص165 بیروت' جلاء الافہام ص 74-93-103' دلائل الخیرات' الترغیب والترہیب' کتاب الذکر والدعاء ص433 بیروت)

تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ......اَسْتَغْفِرُ اللّٰه

حدیث نمبر۱۳: سرورِ کائنات، فخرِ موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

وہ شخص اللہ عزوجل کی رحمت سے دور ہوا جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود پاک نہ پڑھے۔ (کشف الغمہ ج1 ص600)

وہ کہ اس در کا ہوا خلقِ خدا اُس کی ہوئی
وہ کہ اس در سے پھرا اللہ اس سے پھر گیا

(حدائق بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ...... صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر۱۴: سرورِ کونین، نبی الحرمین، نانائے حسنین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

وہ شخص ذلیل ہوتا ہے جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔

(کتاب الاذکار ص136، کشف الغمہ ج1 ص600)

جو تیرے در پر جھکا وہ سر بلندی پا گیا
جو اکڑ کر رہ گیا بے شک ذلیل و خوار ہے

(وسائل بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ...... صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر۱۵: ابن ماجہ شریف میں حضرت سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اس کا وضو کامل نہیں ہے جس نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود نہ بھیجا۔

(مدارج النبوت ج1 ص476، کشف الغمہ ج1 ص601، سعادۃ الدارین ج1 ص228، جلاء الافہام ص411)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس کے تحت فرماتے ہیں کہ ظاہر

مطلب یہ ہے کہ وضو کے درمیان میں درود بھیجے۔ (مدارج النبوت ج1 ص 477)

تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ...... اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ

حدیث نمبر۱۶: امام دارقطنی اور امام بیہقی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حدیث بیان کی ہے: سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے نماز پڑھی اور مجھ پر اور میرے اہل بیت پر درود نہ پڑھا، اس کی نماز قبول نہیں کی جائے گی۔

(الصواعق المحرقہ ص 527، سعادۃ الدارین ج1 ص243)

تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ...... اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ

حدیث نمبر۱۷: حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرمایا:

دعا زمین اور آسمان کے درمیان معلق رہتی ہے اور ان میں سے کوئی چیز اوپر نہیں جاتی، جب تک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ بھیجا جائے۔

(مشکوٰۃ شریف ص88، رقم 876، مدارج النبوۃ ج1 ص474، الخصائص الکبریٰ ج2 ص409، جلاء الافہام ص58، شفاء شریف ج2 ص354، کتاب الاذکار ص137، جواہر البحار ج2 ص782، افضل الصلوات ص200، الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء ص431 بیروت)

دامن محبوب چھوڑے مانگے خود اللہ سے
ایسے مردک کو خدا سے مدعا ملتا نہیں

(سامانِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ...... صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر۱۸: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھ پر درود شریف نہ پڑھا، اس کا دین نہیں۔

(جلاء الافہام ص45، کشف الغمہ ج1 ص601، سعادۃ الدارین ج1 ص248)

تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ......اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ

حدیث نمبر۱۹: حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

سرکارِ ذی وقار، دو عالم کے مالک و مختار، حبیب پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

وہ کلام جس کی ابتداء اللہ تعالیٰ کا ذکر کیے بغیر اور مجھ پر درود بھیجے بغیر کی جائے، وہ برکت سے محروم اور نامکمل رہتا ہے۔ (سعادۃ الدارین ج1 ص226)

تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ......اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ

حدیث نمبر۲۰: تاجدارِ عرب و عجم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے ایک آدمی گزرا، جس کے پاس ایک ہرنی تھی، جسے اس نے شکار کیا تھا، اللہ عزوجل نے اس ہرنی کو قوتِ گویائی عطاء فرمائی، ہرنی نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں، جنہیں میں دودھ پلاتی ہوں، اب وہ بھوکے ہوں گے، اس شکاری کو حکم فرمایئے کہ یہ مجھے چھوڑ دے تاکہ میں اپنے بچوں کو جا کر دودھ پلاؤں، پھر میں واپس آ جاؤں گی۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تو واپس نہ آئی تو پھر؟ پھر ہرنی نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! اگر میں واپس نہ آؤں تو مجھ پر اس شخص کی طرح اللہ عزوجل کی لعنت ہو جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر سنے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ پڑھے یا اس آدمی کی طرح مجھ پر لعنت ہو جو نماز پڑھے اور دعا نہ مانگے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے شکاری کو آزاد کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: میں اس کا ضامن ہوں۔ چنانچہ ہرنی دودھ پلا کر واپس آ گئی، پھر جبریل علیہ السلام بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! اللہ عزوجل سلام ارشاد فرماتا ہے۔

اور ارشاد فرماتا ہے: مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وآلہ وسلم کی اُمت پر اس سے بھی زیادہ مہربان ہوں' جیسے اس ہرنی کو اپنی اولاد سے شفقت ہے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طرف لوٹاؤں گا' جیسے کہ یہ ہرنی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طرف لوٹ آئی۔

(رحمتوں کی برسات بحوالہ القول البدیع ص 153 بیروت' سعادۃ الدارین ج 1 ص 283' نزہۃ المجالس ج 2 ص 277)

رتبے سے آنجناب کے انسان کو کیا خبر
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب......صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۲۱: حضرت سیّدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن ارشاد فرمایا: منبر لے آؤ! ہم منبر لے آئے' جب آپ پہلے زینہ پر چڑھے تو فرمایا: آمین! پھر دوسرے پر چڑھے تو فرمایا: آمین! جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نیچے تشریف لے آئے تو ہم نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! آج ہم نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے منہ مبارک سے ایسی بات سنی ہے جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے کبھی نہیں سنی' تو نبی پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور اُنہوں نے دعا کی کہ وہ شخص ہلاک ہو جائے جو رمضان المبارک کا مہینہ پائے اور اس کی مغفرت نہ ہو' میں نے کہا: آمین! جب میں دوسری سیڑھی پر چڑھا تو انہوں نے کہا: ہلاک ہو جائے وہ شخص جس کے پاس آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ہو اور وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ بھیجے' تو میں نے کہا: آمین! جب میں تیسری سیڑھی پر چڑھا تو جبریل علیہ السلام نے کہا: ہلاک ہو جائے وہ شخص جو اپنے والدین کو یا ان میں سے کسی ایک کو بڑھاپے کی حالت

ہیں پائے اور وہ اسے جنت میں داخل نہ کروا دیں (یعنی وہ اپنے والدین کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کر لے)' تو میں نے کہا: آمین!۔

(رحمتوں کی برسات بحوالہ المستدرک علی الصحیحین رقم 7256' جلاء الافہام ص90' سعادۃ الدارین ج1 ص212' افضل الصلوات ص202' شفاء شریف ج2 ص363' الزواجر حصہ اول ص164 بیروت' درمنثور ج1 ص575 بیروت' الترغیب والترہیب' کتاب الذکر والدعاء ص431 بیروت)

اگر کوئی اپنا بھلا چاہتا ہے
اسے چاہے جس کو خدا چاہتا ہے
درود ان پہ بھیجو سلام ان پہ بھیجو
یہی مؤمنوں سے خدا چاہتا ہے

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِیْبِ...... صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عطاء سے یہ کتاب اختتام پذیر ہوئی' اللہ عزوجل کی بارگاہِ عالیہ میں دست بستہ دعا ہے کہ اس کے ہر قاری کو نہایت خلوص سے پڑھ کر عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔

(آمین بجاہ طٰہٰ ویٰسین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)

کروڑوں درود وسلام

تاجدار حرم اے شہنشاہِ دیں
تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام
ہو نگاہِ کرم مجھ پر سلطانِ دیں
تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام
دور رہ کر نہ دم ٹوٹ جائے کہیں
کاش طیبہ میں اے میرے ماہ مبیں!
دفن ہونے کو مل جائے دو گز زمیں
تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام
کوئی حسن عمل پاس میرے نہیں
پھنس نہ جاؤں قیامت میں مولیٰ کہیں
اے شفیع امم لاج رکھنا تمہیں
تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام
دونوں عالم میں کوئی بھی تم سا نہیں
سب حسینوں سے بڑھ کر تمہیں ہو حسیں
قاسم رزق رب العلیٰ ہو تمہیں
تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام
فکر امت میں راتوں کو روتے رہے
عاصیوں کے گناہوں کو دھوتے رہے

تم پہ قربان جاؤں مرے مہ جبیں!
تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام

پھول رحمت کے ہر دم لٹاتے رہے
ہم غریبوں کی بگڑی بناتے رہے
حوضِ کوثر پہ نا بھول جانا کہیں
تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام

کافروں کے ستم ہنس کے سہتے رہے
پھر بھی ہر آن حق بات کہتے رہے
کتنی محنت سے کی تم نے تبلیغ دیں
تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام

موت کے وقت کر دو نگاہِ کرم
کاش اس شان سے یہ نکل جائے دم
سنگِ در پہ تمہارے ہو میری جبیں
تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام

اب مدینے میں سب کو بلا لیجئے
اور سینہ مدینہ بنا دیجئے
از پئے غوثِ اعظم امامِ مبیں
تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام

عشق سے تیرے معمور سینہ رہے
لب پہ ہر دم مدینہ مدینہ رہے
بس میں دیوانہ بن جاؤں سلطانِ دیں
تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام

دور ہو جائیں دنیا کے رنج و الم
ہو عطا اپنا غم دیجئے چشم نم
مال و دولت کی کوئی تمنا نہیں
تم پر ہر دم کروڑوں درود و سلام

پھر بلا لو مدینے میں عطاؔر کو
یہ تڑپتے ہیں طیبہ کے دیدار کو
کوئی اس کے سوا آرزو ہی نہیں
تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام

(وسائل بخشش)

مآخذ و مراجع

قرآن مجید

نام کتاب	مصنف	مطبوعہ
۱- کنز الایمان	امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خان علیہ الرحمۃ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
۲- تفسیر ابن عباس	حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما	فرید بک سٹال لاہور
۳- تفسیر در منثور	امام حافظ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ	دار احیاء التراث العربی، بیروت
۴- صحیح مسلم	الامام الحافظ مسلم بن حجاج قشیری علیہ الرحمۃ	قدیمی کتب خانہ کراچی
۵- سنن ترمذی شریف	الامام الحافظ ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی علیہ الرحمۃ	دار الکتب العلمیہ بیروت
۶- سنن نسائی شریف	الامام ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی علیہ الرحمۃ	مکتبہ رحمانیہ لاہور
۷- سنن ابن ماجہ شریف	الامام حافظ ابو عبداللہ محمد بن یزید قزوینی علیہ الرحمۃ	دار الکتب العلمیہ بیروت
۸- المستدرک علی الصحیحین	الامام الحافظ ابو عبداللہ الحاکم نیشاپوری علیہ الرحمۃ	دار المعرفۃ - بیروت
۹- مسند احمد	الحافظ الامام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ	نشر السنۃ - ملتان
۱۰- مؤطا امام محمد	الحافظ الامام محمد بن حسن شیبانی علیہ الرحمۃ	مکتبہ رحمانیہ - لاہور
۱۱- مشکوٰۃ شریف	الامام شیخ ولی الدین محمد بن عبداللہ خطیب تبریزی علیہ الرحمۃ	مکتبہ رحمانیہ - لاہور
۱۲- مرقاۃ المفاتیح	محدث شہیر ملا علی بن سلطان محمد القاری علیہ الرحمۃ	مکتبہ امدادیہ - ملتان
۱۳- مرآۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ	قادری پبلشرز - لاہور
۱۴- معجم الاوسط	الامام الحافظ ابو قاسم سلیمان بن احمد طبرانی علیہ الرحمۃ	دار الکتب العلمیہ - بیروت
۱۵- مجمع الزوائد	الحافظ نور الدین علی بن ابو بکر ہیثمی علیہ الرحمۃ	دار الفکر - بیروت
۱۶- سنن للبیہقی	الامام الحافظ ابو بکر احمد بن حسین بیہقی علیہ الرحمۃ	ادارہ تالیفات اشرفیہ - ملتان
۱۷- الترغیب والترہیب	الامام الحافظ زکی الدین عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری علیہ الرحمۃ	دار الکتب العلمیہ - بیروت
۱۸- مصنف عبدالرزاق	الحافظ ابو بکر عبدالرزاق بن ہمام علیہ الرحمۃ	المجلس العلمی - کراچی
۱۹- مصنف ابن ابی شیبہ	امام عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ علیہ الرحمۃ	مکتبہ امدادیہ - ملتان
۲۰- احیاء علوم الدین	الامام ابو حامد محمد بن غزالی علیہ الرحمۃ	دار احیاء التراث العربی - بیروت

۲۱-کتاب الاذکار	امام ابوزکریا یحییٰ بن شرف النووی علیہ الرحمۃ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز-لاہور
۲۲-دلائل النبوۃ	ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی علیہ الرحمۃ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز-لاہور
۲۳-نزہۃ المجالس	علامہ عبدالرحمٰن بن عبدالسلام الصفوری علیہ الرحمۃ	قادری رضوی کتب خانہ-لاہور
۲۴-الخصائص الکبریٰ	علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ	شبیر برادرز-لاہور
۲۵-شفاء شریف	ابوالفضل قاضی عیاض مالکی علیہ الرحمۃ	زاویہ پبلشرز لاہور
۲۶-مطالع المسرات	امام محمد مہدی فاسی علیہ الرحمۃ	نوریہ رضویہ پبلی کیشنز لاہور
۲۷-جواہر البحار	الامام علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی علیہ الرحمۃ	مکتبہ حامدیہ لاہور
۲۸-کشف الغمہ	الامام عبدالوہاب بن احمد شعرانی علیہ الرحمۃ	ادارہ پیغام القرآن لاہور
۲۹-بلوغ المرام	الامام احمد علی ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ	مکتبہ رحمانیہ-لاہور
۳۰-دلائل الخیرات	شیخ ابوعبداللہ محمد بن سلیمان الجزولی علیہ الرحمۃ	مکتبہ قادریہ-لاہور
۳۱-القول البدیع	امام شمس الدین محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی علیہ الرحمۃ	دارالکتاب العربی-بیروت
۳۲-سعادۃ الدارین	الامام علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی علیہ الرحمۃ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز-لاہور
۳۳-جذب القلوب	شیخ محقق حضرت عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ	شبیر برادرز-لاہور
۳۴-افضل الصلوٰت	الامام علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی علیہ الرحمۃ	مکتبہ نبویہ-لاہور
۳۵-جلاء الافہام	شمس الدین ابن قیم الجوزی علیہ الرحمۃ	فرید بک سٹال-لاہور
۳۶-تحفۃ الصلوٰۃ	مولانا محمد عنایت اللہ نقشبندی مجددی مدظلہ العالی	ضیاء القرآن پبلی کیشنز-لاہور
۳۷-آب کوثر	الحاج مفتی محمد امین مدظلہ العالی	مکتبہ سلطانیہ، سردار آباد (فیصل آباد)
۳۸-صلوا علیہ وآلہ	سید محمد حسین تنویر مشہدی علیہ الرحمۃ	کاہنہ نو-لاہور
۳۹-رحمتوں کی برسات	شیخ الحدیث والتفسیر مفتی محمد قاسم قادری مدظلہ العالی	مکتبہ اہلسنت، سردار آباد (فیصل آباد)
۴۰-حکایات درودوسلام	امیر اہل سنت ابوبلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ (کراچی)
۴۱-ازواجرعن اقتراف الکبائر	ابوعباس احمد بن محمد بن علی ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ	دارالکتب العلمیہ-بیروت
۴۲-کشف المحجوب	شیخ المشائخ السید علی بن عثمان الہجویری علیہ الرحمۃ	شبیر برادرز-لاہور
۴۳-الرسالۃ القشیریہ	الامام ابوالقاسم عبدالکریم بن ہوازن قشیری علیہ الرحمۃ	دارالکتاب العربی بیروت
۴۴-تنبیہ الغافلین	فقیہ ابواللیث نصر بن محمد ابراہیم سمرقندی علیہ الرحمۃ	شبیر برادرز-لاہور
۴۵-مقام رسول	حضرت علامہ مفتی محمد منظور احمد فیضی علیہ الرحمۃ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز-لاہور
۴۶-شانِ حبیب الرحمٰن	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ	قادری پبلشرز-لاہور

۴۷- جمالِ مصطفیٰ	علامہ سید تراب الحق شاہ مدظلہ العالی	بزم رضا - کراچی
۴۸- معارف اسم محمد	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد علیہ الرحمۃ	ادارہ مسعودیہ - کراچی
۴۹- ملفوظات اعلیٰ حضرت	شہزادۂ اعلیٰ حضرت علامہ محمد مصطفیٰ رضا خان علیہ الرحمۃ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ (کراچی)
۵۰- بہارِ شریعت	صدر الشریعہ مولانا مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ (کراچی)
۵۱- مدنی پنج سورہ	امیر اہل سنت ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ (کراچی)
۵۲- صبح بہاراں	امیر اہل سنت ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ (کراچی)
۵۳- نماز کے احکام	امیر اہل سنت ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ (کراچی)
۵۴- اسلامی بہنوں کی نماز	امیر اہل سنت ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ (کراچی)
۵۵- سرکار کا پیغام عطار کے نام	مجلس المدینۃ العلمیہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ (کراچی)
۵۶- رفیق الحرمین	امیر اہل سنت ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ (کراچی)
۵۷- صحابہ کرام کا عشق رسول	مولانا محمد اکرم رضوی علیہ الرحمۃ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ (کراچی)
۵۸- سوانح کربلا	صدر الافاضل علامہ سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ (کراچی)
۵۹- الصواعق المحرقۃ	شیخ الاسلام احمد بن حجر مکی علیہ الرحمۃ	شبیر برادرز - لاہور
۶۰- فاتح اعظم	خان آصف	القریش پبلی کیشنز لاہور
۶۱- شرح کلام رضا	حضرت مولانا غلام حسن قادری مدظلہ العالی	مشتاق بک کارنر - لاہور
۶۲- ماہنامہ تقیع	مولانا محمد اشرف نقشبندی مجددی مدظلہ العالی	جمعیت اشاعت اہلسنت کراچی
۶۳- نور الانوار	مولانا شیخ احمد المعروف ملاجیون علیہ الرحمۃ	مکتبہ رحمانیہ - لاہور

کلام

۱- قصیدہ بردہ شریف	حضرت امام محمد شرف الدین البوصیری علیہ الرحمۃ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور



حدائقِ بخشش	امام اہلسنّت الشاہ احمد رضا خان علیہ الرحمۃ	مسلم کتابوی' لاہور
ذوقِ نعت	مولانا حسن رضا خاں علیہ الرحمۃ	ضیاء الدین پبلی کیشنز۔ کراچی
سامانِ بخشش	شہزادہ اعلیٰ حضرت مولانا محمد مصطفیٰ رضا خان علیہ الرحمۃ	اکبر بک سیلرز لاہور
قبالہ بخشش	مولانا محمد جمیل الرحمٰن قادری علیہ الرحمۃ	مدینہ پبلی کیشنز۔ لاہور
دیوانِ سالک	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ	مکتبہ اسلامیہ۔ لاہور
سفینۂ بخشش	مولانا اختر رضا خان ازہری مدظلہ العالی	برکاتی پبلشرز کراچی
وسائلِ بخشش	امیر اہلسنت ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ (کراچی
کلیاتِ اقبال	شاعر مشرق ڈاکٹر محمد اقبال	فیضان اکیڈمی۔ لاہور
مسدس حالی	خواجہ الطاف حسین حالی	مکتبہ خلیل لاہور

۱۴۳۲ھ کو عرسِ داتا گنج بخش علی ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے موقع پر لکھی گئی نظم

داتا کا آستانہ کیا جگمگا رہا ہے
صدیوں سے اہلِ دل کی امید گاہ رہا ہے

احسان مند جس کے ہیں رہبرانِ عالم
وہ مرتبہ عزت حق نے اسے دیا ہے

گلشن بنانے کے لیے اس ارض آتشیں کو
داتا پیا کی ذات کو اوّل چنا گیا ہے

تعمیل حکم مرشد جس نے رکھی مقدم
بستے دیار چھوڑے جنگل بسا لیا ہے

دھرتی کے باسیوں میں کوئی تھا بت کا راکع
آتش کا کوئی ساجد کوئی یونہی کھڑا ہے

ذلت کی پستیوں میں تھے چلتے پھرتے مردے
دے کے شرابِ ایماں زندہ انہیں کیا ہے

گنگا کے طالبوں کو جمنا کے حالفوں کو
یادِ محمدی سے کوثر کا لب دیا ہے

سو سو خداؤں والے تھے جو حقیقی مشرک
رُخ پھیر کے دلوں کے انہیں اِک خدا دیا ہے

کاٹیں جڑیں شرک کی کہ بتا دیا جہاں کو
معبود اِک خدا ہے اور وہ ہی اِک اللہ ہے

بندگانِ کبریا سے مَن کی مرادیں پانا
یہ فیض احمدی ہے جو ربّ کی ہی عطا ہے

جو محبّ اولیاء پہ چھاپے شرک کے فتوے
وہ خبیث کہہ رہا ہے وہ غلیظ بک رہا ہے

"من عمل صالحا" یہ جو بھی ہے عمل پیرا
"فَلَنُحْيِيَنَّهٗ" ربّ نے خود اس کو کہہ دیا ہے

دیکھو مزارِ پاک پہ آ کے او منکرو
کیسا ظہور آیت ربی کا ہو رہا ہے

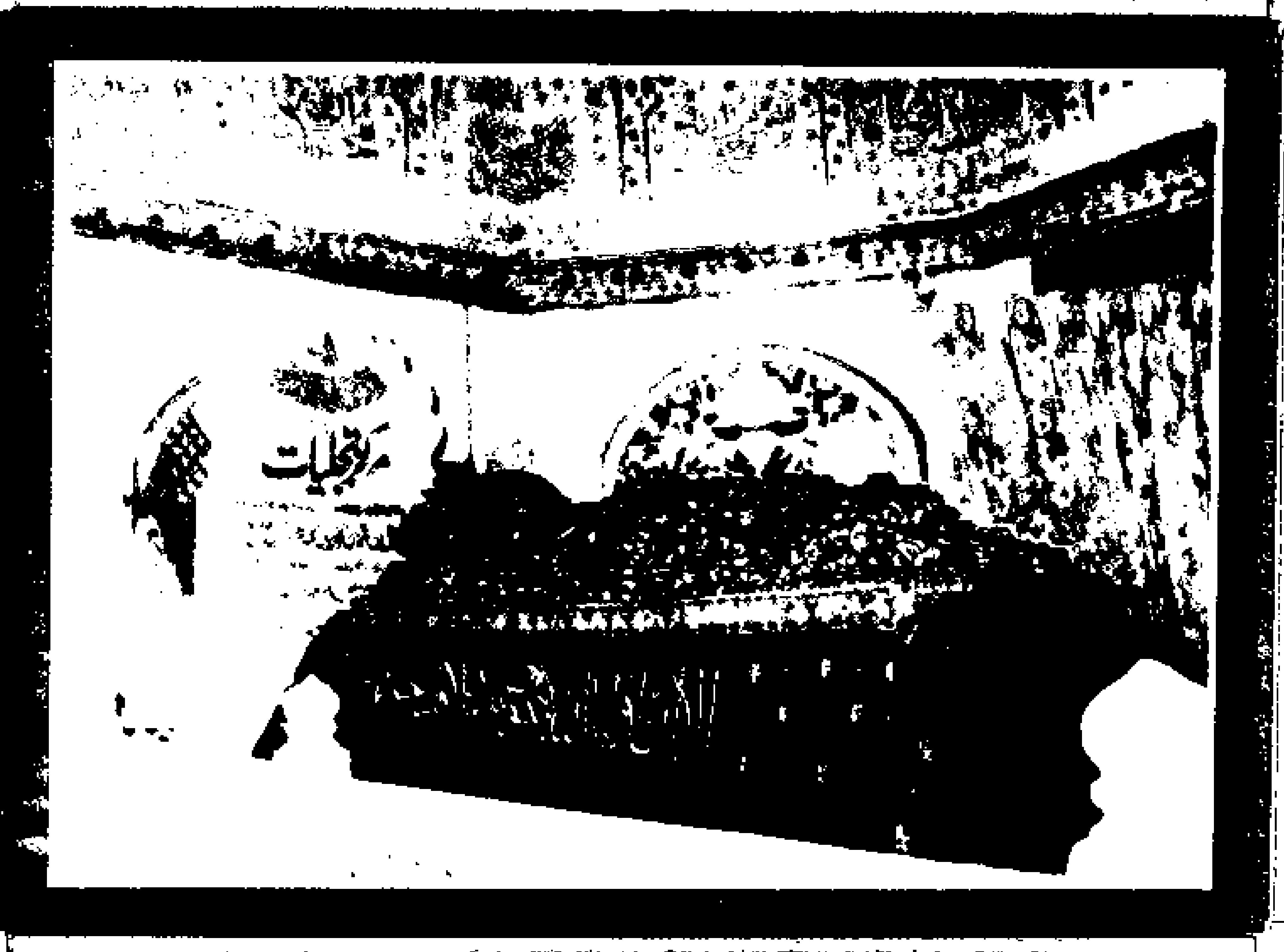
اہلِ عجم یہ ایماں جو دل میں ہے تمہارے
فیضانِ گنج بخش سے تم کو ملا ہوا ہے

رکھو ادب کو لازم کرو احترام پیہم
سائل کا مدعا بس یہیں ختم ہو گیا ہے

(از ابوالخیر عفی عنہ)

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
ناقصاں را پیر کامل کاملاں را رہنما





حضرت داتا گنج بخش ہجویری

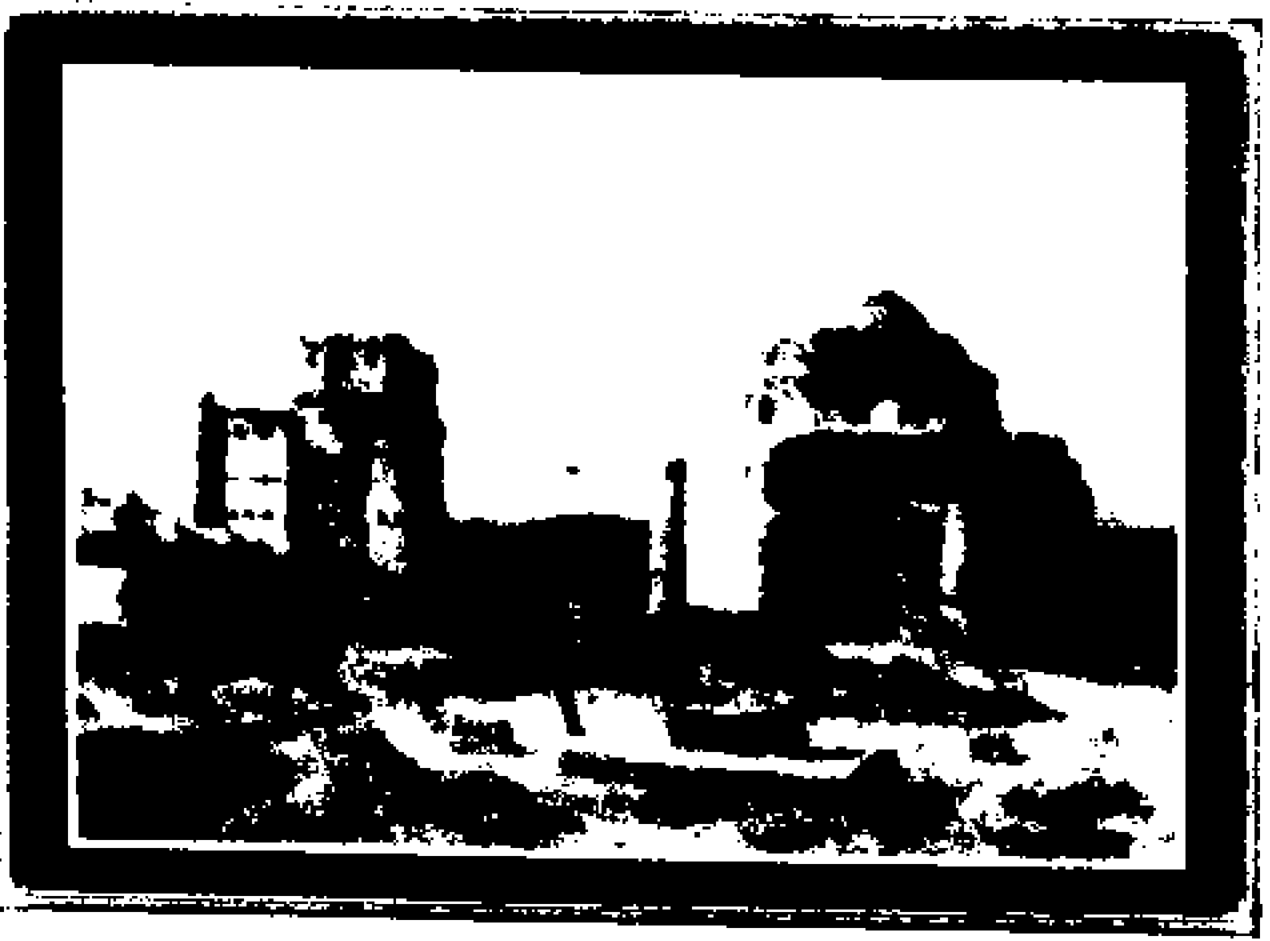
مدینۃ الاولیاء (اوچ شریف)

کے تاریخی مقبرے

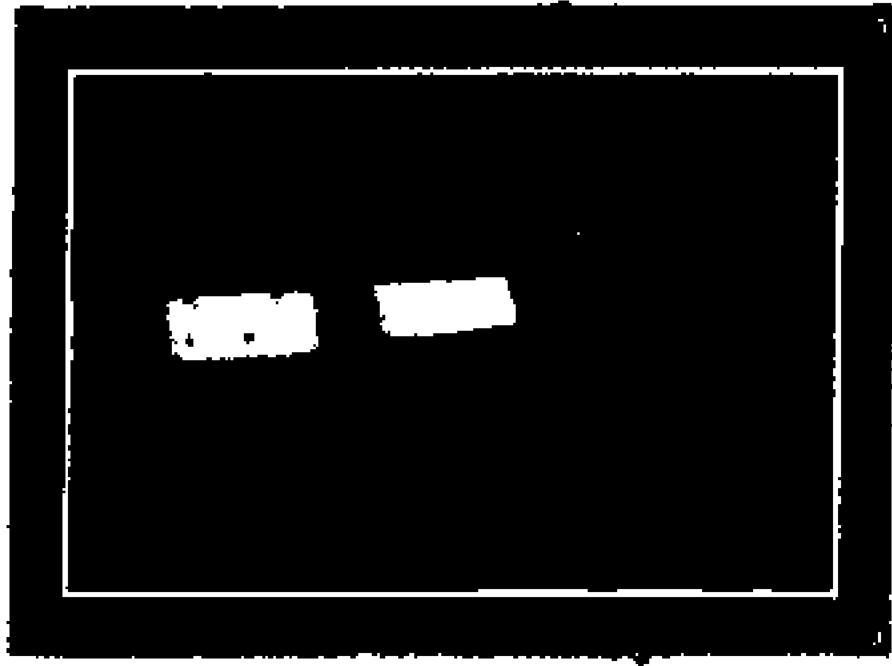


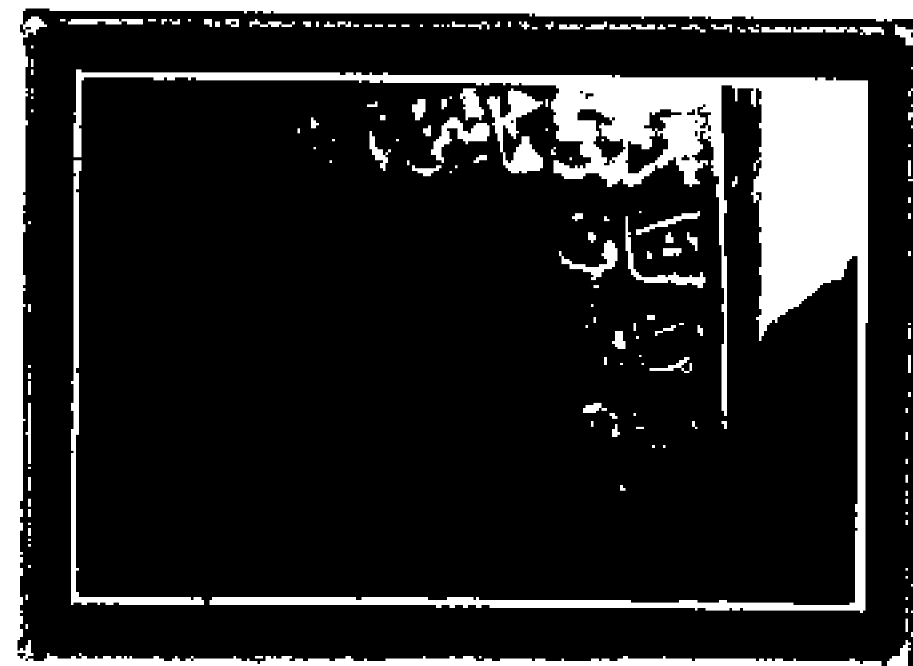
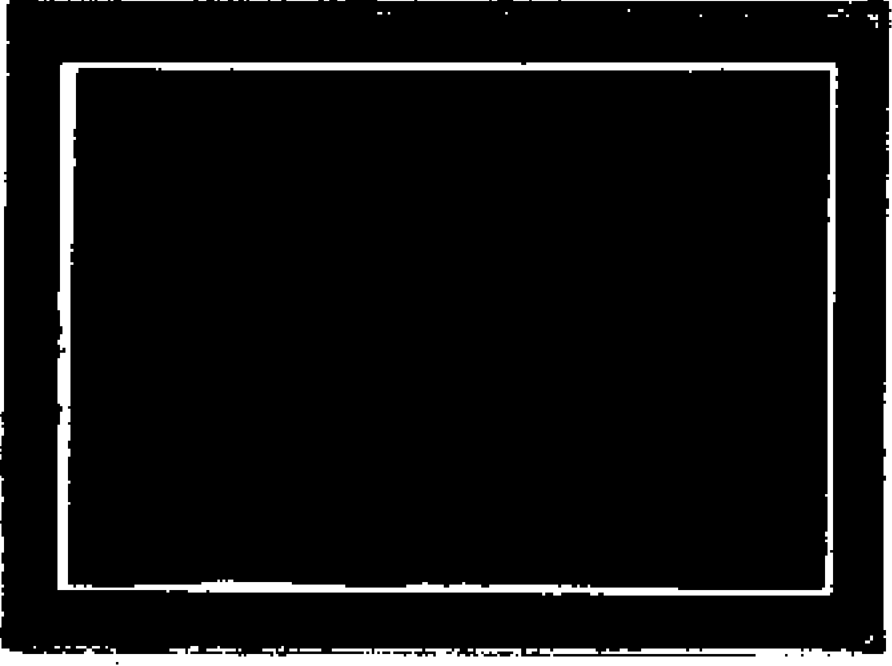


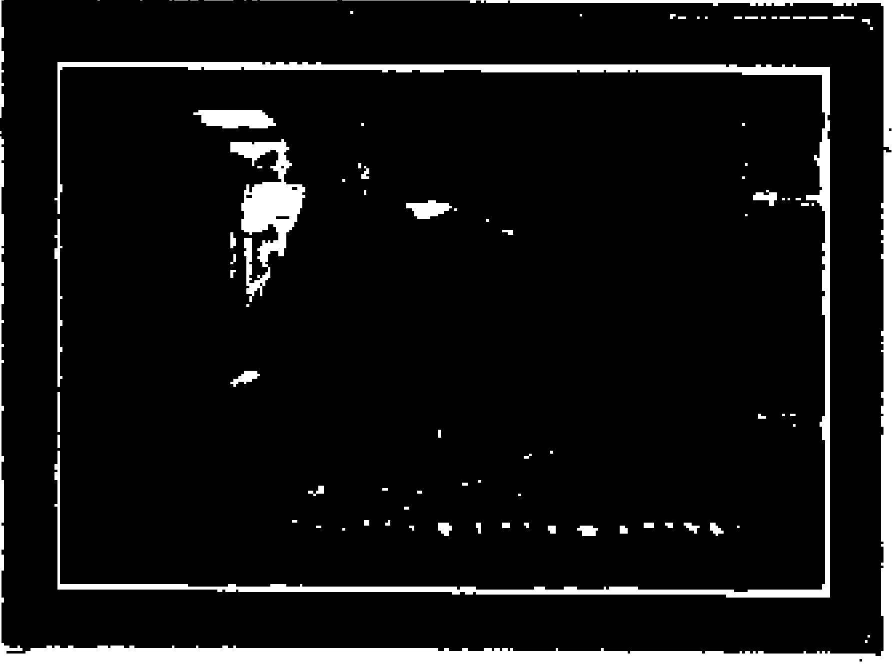
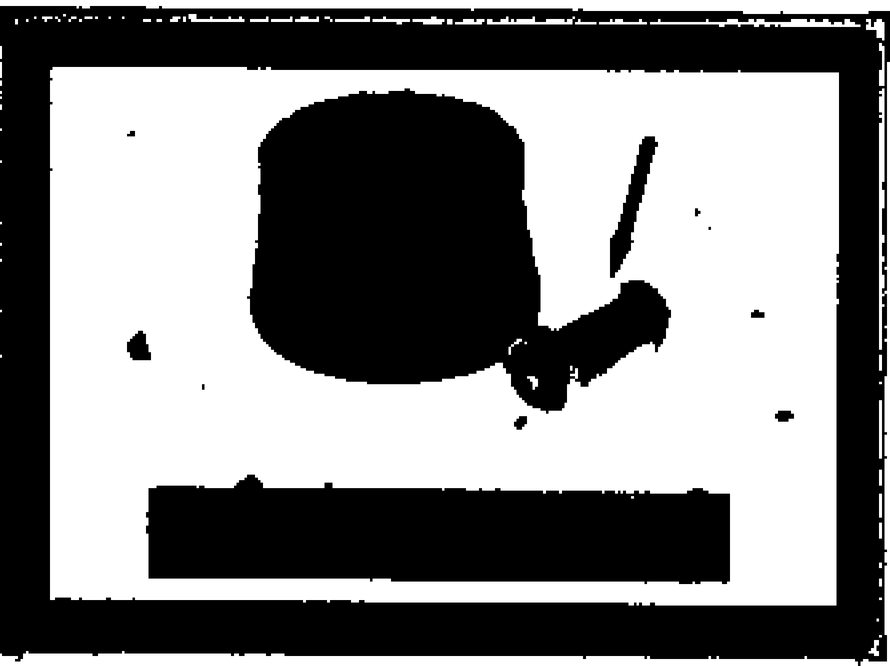
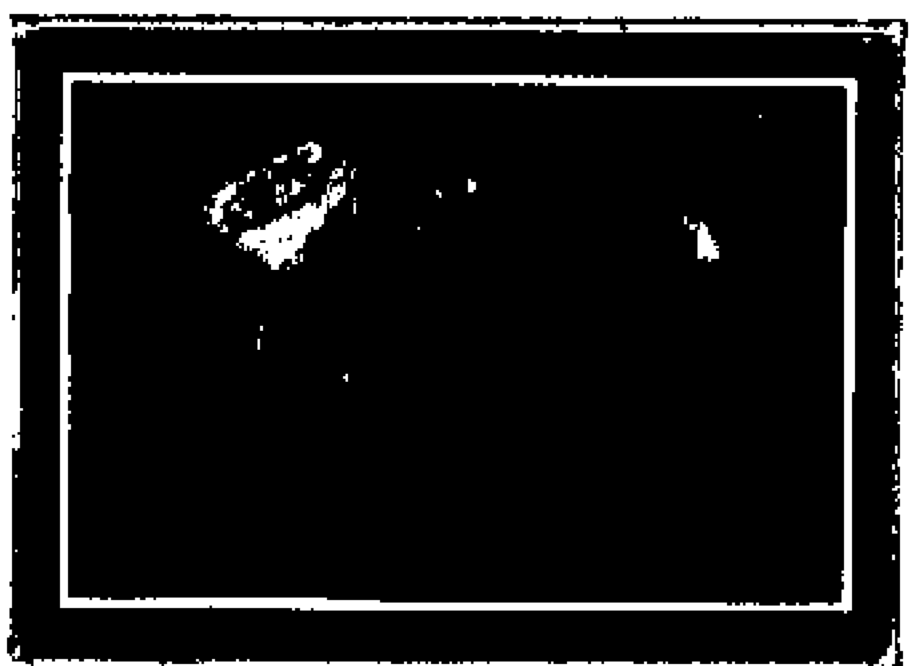


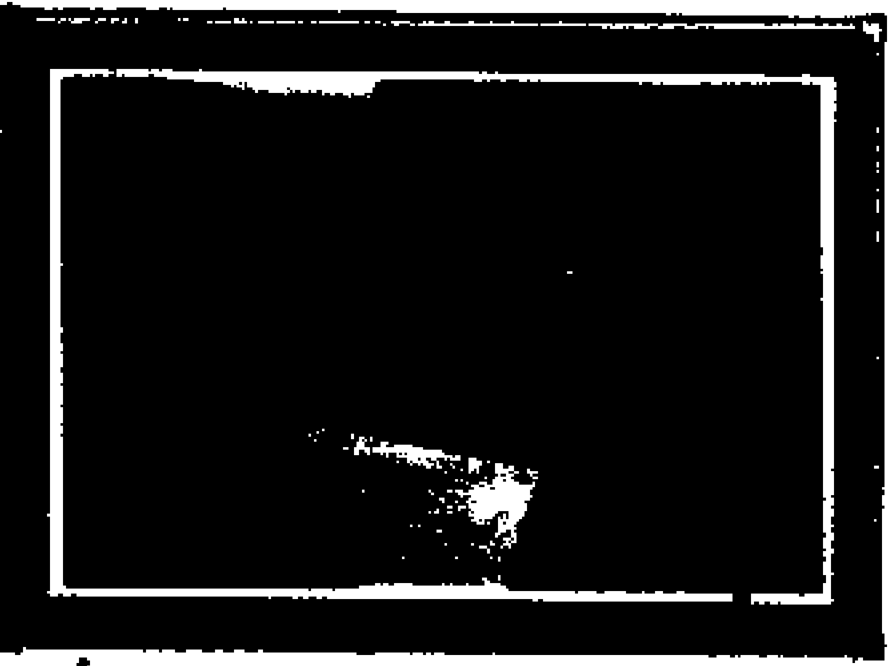
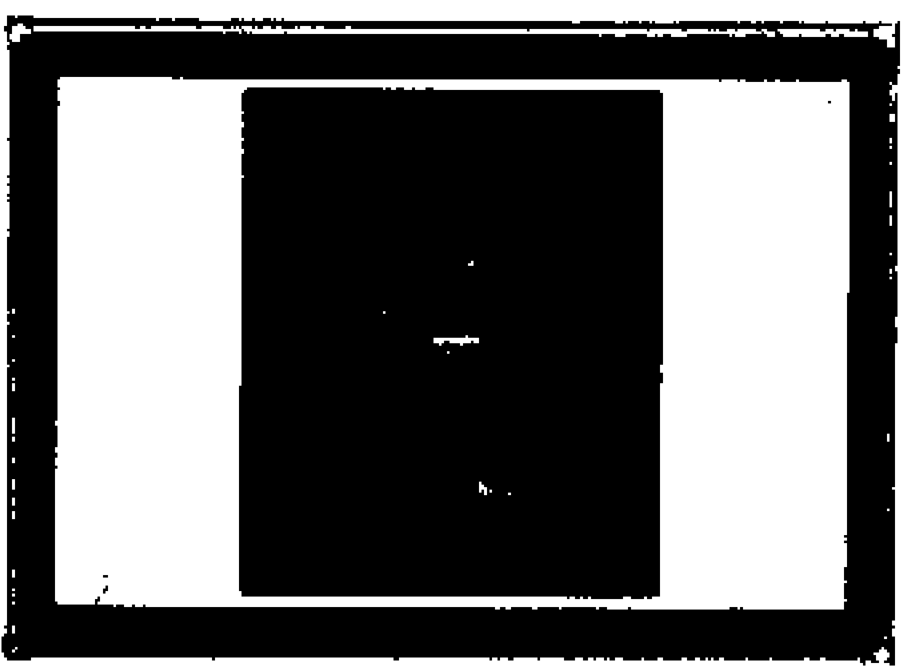
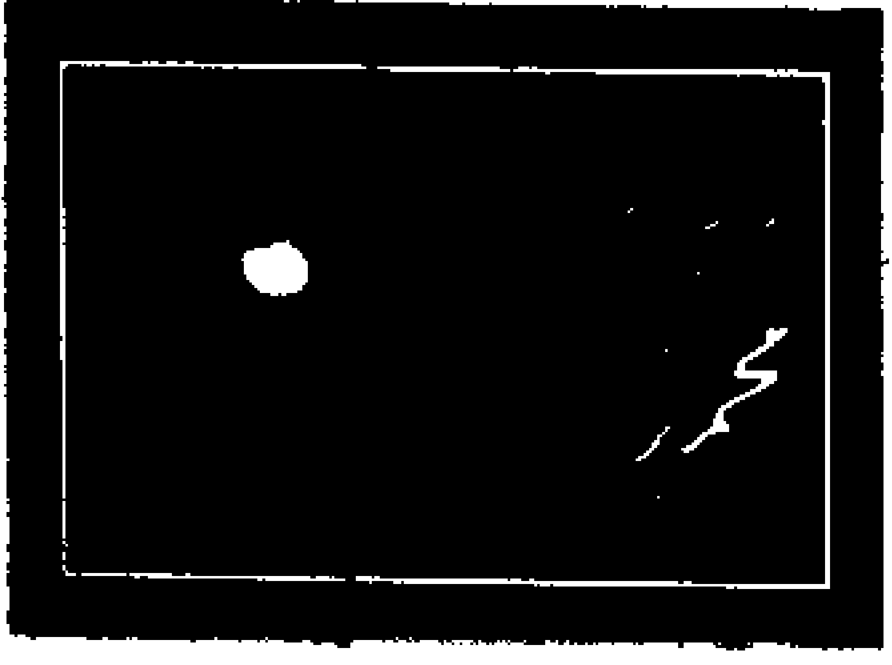


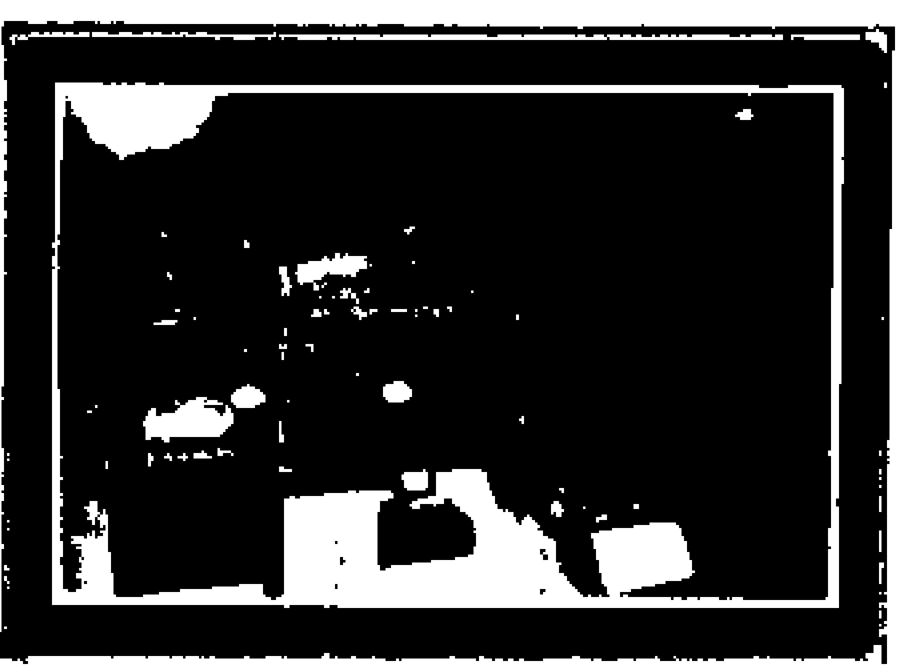
تبرکاتِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم





کرماں والا بک شاپ

دکان نمبر ۵ دربار مارکیٹ لاہور

Email:Info@Karmanwalabookshop.com
Visit us at:www.karmanwalabookshop.com
+92-42-37249515-0300-4306876-0307-4132690